

ایلن جی وائٹ

با برکت پہاڑی کے خیالات



ایلن جی وائٹ اسٹیٹ

بابرکت پہاڑی کے

خیالات

تحریر: ایلن جی وائٹ

1896

ELLEN G. WHITE

THOUGHTS FROM THE MOUNT OF
BLESSING

- URDU -

Project Manager: Sunil Joseph
Translation: Tanveer Sadiq
Proofread: Sunil Joseph

Publisher: ADVEDIA VISION e.V.
Finkenstraße 13
84367 Tann
Germany
advedia-vision.org (German)
god-is-life.org (English, Urdu)

Pictures by: unsplash.com

Scripture taken from the Holy Bible in Urdu Revised Version.
Copyright © 2011, by The Pakistan Bible Society.
Used by permission of the Pakistan Bible Society.
All rights reserved.

Copyright © 2020 by ADVEDIA VISION e.V. - All rights reserved

کتاب کا نام

مُصنّف

پروجیکٹ مینیجر

مترجم

نظرِ ثانی

لے آؤٹ کمپوزنگ

بابرکت پہاڑی کے خیالات

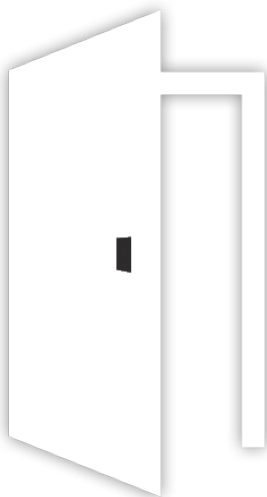
ایلن جی وائٹ

سُنیل جوزف

تنویر صدیق

سُنیل جوزف

تنویر صدیق



GOD
is life

www.god-is-life.org

پیش لفظ

پہاڑی وعظ دُنیا کے لیے آسمانی برکت یعنی خدا کے تخت سے آنے والی ایک آواز ہے۔

یہ بنی نوع انسان کو شریعت کی پاسداری کرنے اور آسمانی نُور کے مطابق خود کو بنانے کے لیے اُن کی تمام پریشانیوں اور زندگی کی سرگرمیوں کے دوران نا اُمیدی میں اُمید اور تسلی دینے، بد امنی میں خوشی اور اطمینان دینے کی خاطر ملیں۔ یہاں شہنشاہِ مبلغین، اُستادِ اعظم کے منہ سے وہ الفاظ صادر ہوئے جو اُسے باپ کی طرف سے ملے تھے۔

مبارک بادیاں مسیح کی طرف سے محض ایمانداروں کے لیے نیک تمنائیں نہیں بلکہ یہ پوری نسلِ انسانی کے لیے ہیں۔ یوں دکھائی دیتا ہے کہ وہ ایک لمحے کے لیے اس بات کو بھول گیا کہ وہ آسمان کی بجائے زمین پر ہے اور وہ نورِ جہاں کی نمایاں تشبیہات کو استعمال کرتا ہے۔ جب وہ خوشحال زندگی کی نمایاں باتیں بیان کرتا ہے تو اُس کے منہ سے برکات صادر ہوتی ہیں۔

جب مسیح ہم پر کردار کی خوبیاں ظاہر کرتا ہے تو اس میں کسی قسم کا شک باقی نہیں رہتا کہ وہ ہمیشہ جانتا ہے اور وہی برکت دے گا۔ دُنیاوی خواہشات میں پھنسے ہوئے جن لوگوں نے اُسے رد کیا وہ اُن کی طرف مُڑ کر یہ اعلان کرتا ہے کہ جو اُس کے نُور اور زندگی کو قبول کرتا ہے وہ مبارک ہے۔ روحانی غریبوں، حلیموں، ادنیٰ، غمزدوں، رد کئے ہوؤں، دُکھوں میں مبتلا لوگوں کے لیے وہ یوں کہتے ہوئے اپنی بازو (بانہیں) پھیلاتا ہے کہ ”میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دُوں گا“۔

مسیح دُنیا کو غم کی پچا رگی کے بغیر اُسکی وہ حالت دیکھ سکتا ہے جب انسان کو خلق کیا گیا۔ وہ انسانی دل کو گناہ اور پچا رگی سے ہٹ کر دیکھتا ہے۔ اپنی لازوال حکمت اور محبت کی بدولت وہ انسان کے لیے ممکنہ باتوں کو دیکھتا ہے یعنی انسان کس عروج تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ اس بات کو بھی جانتا ہے کہ اگرچہ نسلِ انسانی اُس کے رحم سے محروم اور خدا داد و قار کو کھوپچکی ہے اس کے باوجود اُن کی نجات کی بدولت

خالق کے نام کو جلال ملے گا۔

مبارک باد یوں کے پہاڑ پر جو الفاظ مسیح کے منہ سے صادر ہوئے وہ اُن کی قوت کو بحال کریں گے۔ اُس کا ہر ایک جملہ سچائی کے خزانے سے نکلے ہوئے بیش قیمت موتی کی مانند ہے۔ اُس کی طرف سے بیان کردہ تمام اُصول ہر عمر اور ہر طبقے کے لوگوں کے لیے یکساں مفید ہیں۔ اپنی الہی قدرت کے ساتھ درجہ بہ درجہ برکت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسیح نے اپنے ایمان اور اُمید کا اظہار کیا، اسی کے وسیلے اچھی کردار سازی ہوتی ہے۔ زندگی بخشنے والے کی مانند زندگی گزارتے ہوئے، اُسی پر ایمان رکھنے کی بدولت ہر کوئی اُس کے کلام کے مقرر کردہ معیار تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ ایلن جی وائٹ

فہرست مضامین

پیش لفظ.....	7
باب نمبر 1- پہاڑی کے دامن میں.....	10
باب نمبر 2- مبارک بادیاں.....	15
باب نمبر 3- شریعت کی رُوحانیت.....	54
باب نمبر 4- خدمت کا حقیقی محرک.....	86
باب نمبر 5- دُعائے ربانی.....	107
باب نمبر 6- عیب جو نہ بنو بلکہ کچھ کرنے والے بنو.....	126

پہاڑی کے دامن میں

غالباً چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ پہلے یسوع مسیح بیت لحم میں پیدا ہوئے۔ بنی اسرائیل وادی سکم میں ایک تہوار پر جمع تھے اور پہاڑیوں کی ہر طرف سے کاہنوں کی آوازیں برکات اور لعنتوں کو پکارتے ہوئے سنائی دیں۔ ”برکت، اگر آپ اپنے خُداوند کے احکام مانیں..... اور لعنت اگر آپ نہ مانیں تو“ (استثناہ 27:11، 28) اور پھر جس پہاڑی پر سے آخری دُعائیہ کلمات پکارے جاتے وہ برکت کی پہاڑی کے نام سے موسوم کی جاتی۔ مگر یہ آخری دُعائیہ کلمات جو گناہ آلود، دکھی انسانیت اور دُنیا کیلئے کہے گئے۔ اسرائیلی اس اعلیٰ مرتبت پر پہنچنے میں ناکام رہے جو کہ اُنکے سامنے تھی۔ یسوع کے علاوہ کسی اور شخص کو خداوند کے بچوں کی ایمان میں رہنمائی کرنی تھی۔ گریزیم مبارک باد یوں کی پہاڑی نہیں کہلاتی بلکہ گینسرت کی جھیل کے کنارے جس پہاڑی کا کوئی نام بھی نہیں اُس پر سے یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں اور ہجوم کیلئے برکت کے کلمات کہے۔

آئیے اپنے تصورات میں اُس منظر کو بٹھائیں کہ ہم شاگردوں اور ہجوم کے ساتھ پہاڑی کے پہلو میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اُن خیالات میں مُستغرق ہیں جن سے اُن کے دل لبریز ہیں اس بات کو سمجھیں کہ یسوع مسیح کی گفتار اُس کے سامعین کے لئے کیا معنی رکھتی تھی۔ ہم اُن الفاظ میں نئی طاقت اور حُسن کی تلاش کریں اور اپنے لئے اُس میں سے گہرا مطلب نکالیں۔

جب مُنہجی نے اپنی خدمت کے کام کا آغاز کیا تو مسیح اور اُس کے کام کا تصور ایسا رنگ پکڑ چکا تھا کہ لوگ کلیہ طور پر نااہل تھے کہ یسوع مسیح کو قبول کرتے۔ حقیقی عبادات کی رُوح رسم و رواج کی نظر ہو چکی تھی اور پیش گوئیاں مغز و راور مادہ پرست اشخاص کی زبان کے مطابق بیان کی جاتی تھیں۔ یہودیوں

نے آنے والی ہستی سے گناہ سے چھٹکارا دینے والے منجی کی اُمید نہ لگائی بلکہ یوں اُمید لگائی تھی کہ وہ ایک عظیم شہزادہ ہوگا جو کہ تمام قوموں کو یہودہ کے شیربر کے ماتحت کرے گا۔ یوحنا اصطباغی نے پرانے نبیوں کی مانند دلوں کو جانچنے والی قدرت میں بے سود یہ پکار دی کہ توبہ کرو۔ اُس نے یردن کے کنارے بے سود یسوع مسیح کو کہا کہ یہ خدا کا بڑا ہے جو کہ جہان کے گناہ اٹھالے جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا تھا کہ وہ یسعیاہ نبی کی اُس پیشین گوئی کی طرف توجہ دیں جس میں نجات دہندہ دکھ اٹھاتا ہے مگر انہوں نے کان نہ دھرے۔

اگر اسرائیل کے سردار اور معلم یسوع مسیح کے فضل کے سامنے جھکتے تو مسیح خداوند انہیں آدمیوں کے درمیان سفیر بنا دیتا۔ یہودیہ میں بادشاہت کے آنے کی گواہی اور توبہ کرنے کی للکار پیش کی گئی۔ یروشلم کی ہیکل میں تاجروں کے تختے الٹا کر یسوع نے اس بات کا اعلان کیا کہ وہ مسیح ہے۔ ایسی ہستی ہے جو روح کو گناہ کی غلاظت سے چھٹکارا دیتی ہے اور اپنے لوگوں کو خداوند خدا کے حضور مقدس بناتی ہے۔ مگر یہودی حکمران اپنے آپ کو حلیم کرنے کیلئے تیار نہ تھے کہ وہ حلیم ناصری اُستاد کو قبول کرتے۔ جب وہ دوسری دفعہ یروشلم میں آیا تو صدر عدالت کے روبرو اُس پر الزام تراشی ہوئی اور محض لوگوں کے خوف نے اُن حکمرانوں کو یسوع کی جان لینے سے باز رکھا۔ تب یوں ہوا کہ یسوع یہودیہ کو چھوڑ کر گلیل میں منادی کرنے لگا۔

پہاڑی وعظ سے پہلے اُس کا کام کچھ مہینے جاری رہا۔ پیغام جو اُس سرزمین میں دیا گیا تھا ”آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے“ (متی 4:17)۔ اس پیغام نے تمام طبقات کے لوگوں کی توجہ کو اپنی جانب مبذول کیا اور اس سے کہیں بڑھ کر اُن کی اُمیدوں کے اشتیاق کو ہوا دی۔ فلسطین کی سرحدوں سے باہر بھی اِس نئے استاد کا چرچا پھیل گیا۔ مذہبی حکمرانوں کے رویہ اور احساسات میں یہ گمان پیدا ہوا کہ یسوع ہی مخلصی دینے والا ہوگا۔ ایک بڑی بھیڑ اُس کے گرد جمع تھی اور جوش و خروش اپنے عروج پر تھا۔

اب وقت آپہنچا کہ اُس کے شاگرد جو کہ اُس کی قربت سے لطف اندوز ہوتے رہے تھے اُس کے کام میں کھلے بندوں متحد ہوں۔ تاکہ اُن بڑے بڑے گروہوں کو اس طرح نہ چھوڑ دیا جاتا جیسے کہ اُن کی کوئی قدر کرنے والا ہی نہیں یا جیسے بھیڑ چرواہے کے بغیر ہوں۔ ان شاگردوں میں سے کچھ اُس کے منادی کے کام کے شروع میں اُسے ساتھ شامل ہوئے تھے اور غالباً بارہ کے بارہ ہی اُسکے ساتھ ایسے رہتے تھے جیسے کہ یسوع کے خاندان کے فرد ہوں مگر پھر بھی شاگرد رہیوں کی تعلیم سے متاثر تھے۔ اُنکے بھی خیالات تھے کہ یسوع کی بادشاہت زمینی ہوگی وہ یسوع مسیح کے کاموں کا صحیح جائزہ نہ لگا سکے۔ وہ پہلے ہی اس بات سے دُکھ منس کرتے تھے کہ یسوع مسیح کا ہنوں اور رہیوں کی امداد لینے کی جانب کوئی توجہ کیوں نہیں دیتا اور اپنی دینی بادشاہت کے حصول میں کچھ کیوں نہیں کرتا۔ چنانچہ اس سے پہلے کہ شاگرد پاکیزہ کام کرنے کے اہل ٹھہرتے ایک عظیم کام کی انجام دہی باقی تھی تاکہ وہ پاکیزہ کام یسوع کے اوپر اٹھائے جانے کے بعد اُن کا اپنا ٹھہرتا۔ شاگردوں نے یسوع مسیح کی محبت سے لولگائی تھی۔ اگرچہ شاگرد یقین کرنے میں کچھ سست اعتقاد تھے مگر یسوع مسیح نے اُن میں وہ بات دیکھی کہ وہ انہیں عظیم کام کرنے کیلئے تیار کرے۔ اور اب وہ اُس کے ساتھ اتنی مدت تک رہے تھے کہ یسوع اُن میں اپنی سیرت کی مہر ثبت کرتا اور لوگوں نے بھی اُس کی طاقت کی گواہی دیکھی جس پر وہ سوال نہیں اٹھا سکتے تھے۔ اُس کی بادشاہت کے اُصول کے اقرار یا اعتراف کیلئے راہ ہموار تھی جس کی بدولت اُن کی رہنمائی ہوتی کہ وہ اُسکی صحیح سیرت کی پہچان کرتے۔

گللیل کے سمندر کے قریب یسوع مسیح نے ایک پہاڑی پر اُن چند اشخاص کیلئے دُعا کرنے میں پوری رات تنہا صرف کی۔ صبح صادق پر اُس نے انہیں اپنے پاس بلایا۔ دُعا اور تعلیم کے کلمات کے ساتھ اُن کے سروں پر برکت دینے کے لئے ہاتھ بڑھائے اور انہیں انجیل کی بشارت کے لئے الگ کیا تب وہ شاگردوں کے ساتھ سمندر کی جانب مُڑا جہاں علی الصبح ہی بڑی بھیڑ جمع ہونا شروع ہو گئی تھی۔

حسب معمول گلیل کے گرد و نواح کے قصبوں کی بھیڑ کے علاوہ یہودیہ اور یروشلم سے بھی بے شمار لوگ جمع تھے۔ پیریا سے اور دلکپس کی ملی جلی بے دین آبادی بھی موجود تھی۔ یہودیہ کے دُور جنوب سے یعنی ادومیہ، طائر، سوڈان اور لسنسوں کے شہروں سے جو کہ بحیرہ روم کے ساحل پر ہیں لوگ موجود ہیں۔ ”یہ سُن کر کہ اُس نے بڑے بڑے کام کیے ہیں“ وہ اُسے سُنے کے لئے آئے تھے اور وہ اس لئے آئے تھے.... کہ اپنی بیماریوں سے نجات پائیں... اور قوت اُس میں سے آئی جس نے سب کو شفا دی“ (مرقس 3:8؛ لوقا 6:17-19)۔

چونکہ ساحل سمندر پر جگہ تنگ تھی اور لوگ جو اُسے سُننا چاہتے تھے اُنکے کھڑے ہونے کے لئے بھی ساحل پر جگہ نہ تھی جہاں وہ اُسکی آواز کو سُن سکتے۔ چنانچہ اُس نے پہاڑی کے پہلو کی جانب دوبارہ رہنمائی فرمائی۔ ایک ہموار جگہ پر پہنچ کر جہاں پر اُس بڑے ہجوم کیلئے کافی جگہ تھی وہ گھاس پر بیٹھ گیا اور اُسکے شاگردوں اور ہجوم نے بھی ایسا ہی کیا۔

اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ کوئی غیر معمولی بات ہو گئی اُس کے شاگردوں نے یسوع مسیح کو گھیر رکھا تھا۔ صبح کے واقعات سے اُنہوں نے اس بات کا یقین کر لیا تھا کہ اُس کی بادشاہت سے متعلقہ کوئی اعلان ہوگا۔ شاگردوں کی اُمید بھی ایسی ہی تھی کہ وہ جلد ہی اپنی بادشاہی کو قائم کرے گا۔ ہجوم میں بھی اس بات کا احساس پھیل گیا اور کچھ مشتاق چہروں نے گہری دلچسپی پر گواہی بھی دی۔

جونہی اُس عظیم پہاڑی کے کنارے پر بیٹھے لوگ الہی معلم کے الفاظ کا انتظار کر رہے تھے تو لوگوں کے دل مستقبل کے جلال سے معمور تھے۔ وہاں فقیہ اور فریسی موجود تھے جو محض اُس دن کے انتظار میں تھے کہ کب رومیوں پر غلبہ حاصل کریں جن سے کہ وہ نفرت رکھتے تھے اور کب وہ دُنیا کی عظیم مملکت کے جاہ و جلال اور امارت سے معمور ہونگے۔ غریب کسانوں اور ماہی گیروں نے یہ اُمید رکھی تھی کہ وہ یہ سُنیں گے کہ اُنکی بوسیدہ جھونپڑیاں، گھٹیا خوراک، محنت مشقت اور کسی کا خوف مکانات کی

بہتات سب بھلے دنوں میں بدل جائے گا۔ اُن کے ایک لباس کے بدلے میں جو کہ دن کو اُن کا لباس
اور رات کو اوڑھنی ہے یسوع مسیح اُنہیں اُن کے حاکموں کے آمرانہ لباس دے گا۔
تمام لوگوں کے دل اس متکبرانہ اُمید سے بھرے ہوئے تھے کہ جلدی اسرائیل کو قوموں کے
درمیان ایک چُنیدہ قوم ہونے کا اعزاز ملے گا اور یروشلیم ایک عالمگیر سلطنت کا صدر مقام ہونے کی وجہ
سے عروج حاصل کرے گا۔



مبارک بادیاں

”اور اپنی زبان کھول کر یوں تعلیم دینے لگا مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان

کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔“ متی 2:5، 3

حیرت زدہ ہجوم کے کانوں کیلئے یہ کلمات عجیب و غریب ہیں یہ تعلیم تو اُن تمام تعلیمات سے مختلف ہے جو وہ ربیوں اور کاہنوں سے سُننے آتے ہیں۔ اُنہوں نے اس تعلیم میں کچھ نہیں دیکھا جس سے اُن کا تکبر بڑھے اور وہ تقویت پائیں مگر اس لئے اُستاد میں ایک خاص قوت ہے جس نے اُنہیں مسحور کر رکھا ہے۔ اُس کے حضور سے الہی محبت کی شیرینی پھولوں کی مانند مہک رہی ہے۔ اُس کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں ”جیسے کٹی ہوئی گھاس پر مینہ اور اُس بارش کی مانند جو زمین کو سیراب کرتی ہے“ (زبور 67:2)

دفعۃً ہر ایک محسوس کرتا ہے کہ وہ ایسی ہستی ہے جو دلوں کی خوابیدہ باتوں کو جانتی ہیں مگر پھر بھی نہایت رحیم ہو کر اُن کے قریب آتی ہے اُن کے دل اُسکے سامنے کھلتے ہیں اور وہ سُننے ہیں رُوح القدس اُنکے سامنے اُن اسباق کو کھولتا ہے جو کہ انسانیت کو ہر زمانہ میں سیکھنے ہیں۔

خداوند مسیح کے ایام میں مذہبی رہنمایہ محسوس کرتے تھے کہ وہ رُوحانی دولت سے مالا مال ہیں۔ فریسی کہ وہ دُعا ”خداوند میں شکر گزار ہوں کہ دوسروں کی مانند نہیں ہوں“ (لوقا 11:18) نے اُس کے طبقہ کی ترجمانی کی اور وسیع پیمانہ پر پوری قوم کی ترجمانی کی۔ مگر اُس ہجوم میں جو یسوع کے ارد گرد تھا کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو اپنی روحانی غربت کا احساس رکھتے تھے۔ جب معجزانہ طور پر بہت زیادہ مچھلیاں پکڑی تو وہاں اُسکی الہی قوت نمودار ہوئی۔ پطرس منجی کے پاؤں میں گر کر کہنے لگا ”خداوند مجھ سے دُور

ہو، کیونکہ میں گنہگار آدمی ہوں“ (لوقا 5:8)۔ چنانچہ اُس پہاڑی پر جمع ہونے والے ہجوم میں اُس کی پاک حضوری میں ایسے لوگ بھی تھے جو اُس نے محسوس کیا کہ وہ خوار، مصیبت زدہ، غریب، اندھے اور ننگے ہیں (مکاشفہ 3:17)۔ اُن کی جستجو تھی کہ وہ ”خداوند کا فضل حاصل کریں جو کہ نجات لاتا ہے“ (ططس 2:11)۔ اُن انسانوں میں خداوند کے تمہیدی کلام نے اُمید کے چراغ روشن کر دیئے۔ اُنہوں نے محسوس کیا کہ اُن کی جانیں خدا تعالیٰ کے دعائے خیر دینے کے تحت ہیں۔

خداوند یسوع مسیح نے اُن لوگوں کی جانب برکات کا پیالہ بڑھایا جو کہ یہ محسوس کرتے تھے کہ وہ امیر اور مالدار ہیں (مکاشفہ 3:17) اور اُنہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اُنہوں نے خداوند کے فضل کے انعام کو گھٹیا سمجھا۔ وہ شخص جو سمجھتا ہے کہ وہ کامل ہے وہ جو سمجھتا ہے کہ وہ مخصوص حد تک درست ہے اور اپنی موجود حالت پر اکتفا کرتا ہے، وہ خداوند کے فضل اور راستبازی میں حصہ دار نہیں بنتا۔ متکبر ضرورت ہی نہیں محسوس کرتا چنانچہ وہ مسیح خداوند کے سامنے دل کو بند کر لیتا ہے۔ جنہیں دینے کیلئے وہ آیا تھا ایسے شخص کے دل میں خداوند کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ وہ لوگ جو اپنی نظر میں امیر اور معزز ہوتے ہیں وہ ایمان سے ہرگز نہیں مانگتے کہ وہ خدا تعالیٰ کی برکات حاصل کریں۔ وہ اپنی معموری کا احساس رکھتے ہیں۔ اسی لئے وہ خالی لوٹتے ہیں اور جنہیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنی جانوں کو نہیں بچا سکتے اور نہ ہی راستبازی کے کام کر سکتے ہیں، وہی لوگ اُس مدد کی تعظیم کرتے ہیں جو مسیح اُنہیں مہیا کر سکتا ہے۔ وہ دل کے غریب ہیں جنہیں خداوند کہتا ہے کہ مبارک ہیں۔

جنہیں خداوند مخلصی دیتا ہے اُنہیں پہلے اپنی غلطی کا اعتراف کرنا ہوتا ہے اور یہ کام رُوح القدس کا ہے کہ اُنہیں اپنے گناہوں کا احساس دلائے۔ وہ لوگ جن کے دل خداوند کے تابع کرنے والے رُوح کی بدولت مل جاتے ہیں وہی یہ محسوس کرتے ہیں کہ اُن میں کچھ بھلائی نہیں۔ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ اُنہوں نے جو کچھ بھی کیا وہ خود پرستی اور گناہ کے زیر سایہ ہی تھا۔ غریب محصول لینے والے کی طرح

دُور ہی کھڑے ہو کر آسمان کی جانب نظر اٹھانے کی ہمت بھی نہ کرتے ہوئے پکارتے ہیں ”خداوند مجھ گنہگار پر رحم کر“ (لوقا 12:18)۔ وہی مبارک ٹھہرتے ہیں۔ نادم ہونے والی رُوح کیلئے معافی ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح ”خدا کا بڑا ہے جو کہ جہان کے گناہ اٹھالے جاتا ہے“ (یوحنا 1:29)۔ خداوند کا وعدہ ہے ”اگرچہ تمہارے گناہ قمری ہوں وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے اور ہر چند وہ ارغوانی ہوں تو بھی وہ اُون کی مانند اُجلے ہوں گے“ ”اور میں تم کو نیا دل بخشوں گا... اور میں اپنی رُوح تمہارے باطن میں ڈالوں گا“ (یسعیاہ 1:28؛ حزقی ایل 26:26، 27)۔

دل کے غریب اشخاص کے متعلق خداوند نے فرمایا ہے ”آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے“ یہ بادشاہی مادی اور دینی حکومت نہیں جیسا کہ مسیح کے سامعین نے سوچا تھا۔ خداوند یسوع مسیح کی محبت، فضل اور راستبازی کی رُوحانی بادشاہت اُنکے سامنے کھولنے کو تھے جسکے ماتحت دل کے غریب، حلیم اور راستبازی کے سبب سے ستائے گئے، آسمان کی بادشاہت اُن ہی کی ہے۔ اگرچہ یہ کام پایہ تکمیل تک تو ابھی نہیں پہنچا مگر اُن کے درمیان کام شروع ہو چکا ہے اور یہ کام انہیں اس قابل بنادے گا کہ مقدسوں کے ساتھ میراث کا حصہ پائیں“ (کلیسیوں 12:1)۔

وہ تمام انسان جو دل کی غربت کا احساس رکھتے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اُنکے اندر کوئی بھی بھلائی نہیں، وہی یسوع مسیح پر توجہ مبذول کرنے سے راستبازی اور تقویت پائیں گے۔ وہ فرماتا ہے ”بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ“ (متی 11:28)۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ اپنی مفلسی کو اُس کے فضل کے عوض بدل لیں۔ ہم خدا کے لائق نہ تھے مگر یسوع مسیح ہماری ضمانت اس لائق ٹھہرا اور وہ سب کو بہتات کے ساتھ بچانے کی قدرت رکھتا ہے جو کہ اُسکے پاس آئیں۔ خواہ آپ کا ماضی کیسا ہی کیوں نہ تھا، خواہ آپ کا حال کتنی ہی پست ہمتی کا پیام برہو، اگر آپ یسوع مسیح کے پاس اپنی موجودہ حالت میں آئیں یعنی کمزور، بے آسرا اور غمگین حالت میں ہمارا منجی دُور ہی سے آپ کو قبول کر لے گا اور آپ کے

گرد اپنے محبت بھرے ہاتھ اور راستبازی کا لباس دے گا وہ ہمیں باپ کے سامنے اپنی راستبازی کے سفید لباس کے کردار میں پیش کرتا ہے وہ حق تعالیٰ کے حضور ہماری خاطر شفاعت کرتا اور یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ میں نے گنہگار کی جگہ لے لی ہے۔ اس بے راہ بچہ پر نگاہ نہ کر بلکہ مجھ پر نگاہ کر۔ شیطان ہمیں گناہ کا مجرم ٹھہرا کر ہمیں اپنا شکار بناتے ہوئے ہماری رُحوں کے خلاف زور زور سے چلاتا ہے مگر یسوع مسیح کا خون اُس سے بھی بلند تر اور زیادہ قوت سے پکارتا ہے۔

”میرے حق میں ہر ایک کہے گا کہ یقیناً خداوند ہی راست بازی اور توانائی ہے... اسرائیل کی کل نسل خداوند میں صادق ٹھہرے گی اور اُس پر فخر کرے گی“ (یسعیاہ 45:24، 25)

”مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے“ متی 4:5

یہاں پردل کی جس غمگینی کا ذکر ہے وہ اُس کی وہ حالت ہے جس میں وہ گناہ کی وجہ سے غم اُٹھاتا ہے۔ یسوع مسیح نے فرمایا ”اور میں اگر زمین پر سے اونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا“ (یوحنا 12:32)۔ اور جو نبی ایک انسان یسوع کو صلیب پر دیکھنے کی طرف جھکتا ہے تو وہ اپنی گناہ آلودہ حالت میں تمیز کرتا ہے۔ وہ اس بات کو پرکھتا ہے کہ گناہ نے ہی جلال کے خداوند کو دکھ دیا اور مصلوب کیا۔ وہ اس بات کی پہچان کرتا ہے کہ اُس کی زندگی بیان سے باہر محبت کے عوض ناشکر گزاری اور بغاوت کا مسلسل منتظر رہی ہے۔ اُس نے اپنے بہترین دوست کو بھلا دیا اور آسمان کے بیش قیمت انعام سے محروم رہا۔ اُس نے اپنے لئے منجی کو دوبارہ نئے سرے سے مصلوب کیا ہے اور اُس دکھی دل کو جس سے خون کے دھارے بہے نئے سرے سے دکھایا ہے۔ وہ گناہ کی خلیج کی بدولت خدا تعالیٰ سے الگ ہو چکا ہے اور وہ خلیج وسیع تاریک اور گہری ہے پھر وہ دل کی شکستگی سے ماتم کننا ہوتا ہے۔

انسان جو ایسا غم محسوس کرتے ہیں ”تسلی پائینگے“۔ خدا تعالیٰ ہم پر ہماری خطا کو واضح کرتا ہے تاکہ ہم یسوع کی جانب بھاگیں اور اُسی کے وسیلہ ہم گناہ کی غلامی سے آزاد ہوتے ہیں۔ تب ہم خداوند کے فرزند ہونے کی آزادی میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ پھر ہم سچے دل سے پشیمان ہوتے ہوئے صلیب کے قدموں تلے آتے ہیں اور وہاں اپنی فکریں اور بوجھ پھینک دیتے ہیں۔

منجی کے الفاظ اُن لوگوں کے لئے بھی تسلی کا باعث ہیں جو کہ دُکھ میں مبتلا ہیں اور محرومی کا شکار ہیں۔ ہمارے غموں کو وہ پنپنے نہیں دیتا۔ ”وہ بنی آدم پر خوشی سے دُکھ اور تکلیف نہیں بھیجتا“ نوحہ 3:33۔ جب وہ آزمائش اور مصیبت کو وارد ہونے دیتا ہے تو ”یہ ہمارے فائدہ کیلئے کرتا ہے تاکہ ہم بھی اُس کی پاکیزگی میں شامل ہو جائیں“ (عبرانیوں 12:10)۔ اگر ایمان میں اُسے قبول کیا جائے تو آزمائش خواہ کتنی ہی سخت اور مشکل کیوں نہ ہوں برکت کا باعث ثابت ہوگی۔ وہ ظالمانہ چوٹ جو دینوی خوشی کو چھین لے وہ ہماری آنکھوں کو آسمان کی جانب لگانے کا باعث بنے گی۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے مسیح کو پہچانا ہی نہیں ہوتا اگر دُکھ اور تکلیف نے اُنکی رہنمائی نہ کی ہوتی کہ وہ یسوع مسیح میں آرام تلاش کریں۔

زندگی کی آزمائشیں خداوند کے کارندے ہیں جو ہمارے چال چلن میں سے غلاظت اور درشتی نکالتے ہیں۔ ان کاریگروں کا کاٹنا، ہموار کرنا، سوراخ لگانا، صقلیل کرنا اور پالش کرنا ایک تکلیف دہ مرحلہ ہے جسکی پاٹ کے نیچے پنا آسان نہیں۔ مگر وہ پتھر جو رگڑ کھا لیتا ہے وہ آسمانی ہیکل میں لگنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ آقا اپنے بہترین اور کامل کام میں فضول اور ناپائیدار سامان کو استعمال نہیں کرتا۔ اُس کے بیش قیمت پتھر اُس کے محل کی شبیہ پر پالش کیے جاتے ہیں۔

اپنے ایمان رکھنے والوں کیلئے خداوند کام کرے گا۔ بیش قیمت فاتحانہ انعام فرما برداروں کا ہوگا۔ قیمتی اسباق سیکھے جائیں گے، نادر تجربات کو محسوس کیا جائے گا۔

ہمارا آسمانی باپ مصیبت زدگان سے اپنی توجہ نہیں ہٹاتا۔ جب ”داؤد کوہ زیتون پر چڑھا تو وہ روتا جا رہا تھا۔ اُس کا سر ڈھکا تھا اور ننگے پاؤں چل رہا تھا“ (2 سموئیل 15:30)۔ خداوند اُس پر رحم کی نظر ڈال رہا تھا داؤد ٹاٹاؤٹھے ہوئے تھا اور اُس کا ضمیر اُسے ملامت کر رہا تھا۔ ظاہری حلیی کے نشانوں نے اُسکی باطنی ندامت کی تصدیق کی۔ روتے ہوئے اور شکستہ دلی کی حالت میں اُس نے اپنا معاملہ خداوند کے حوالہ کیا اور خداوند خدا نے اپنے خادم کو چھوڑ نہ دیا۔ داؤد جب اپنے ضمیر کو ملامت کرتے ہوئے اپنے دشمنوں کے آگے اپنی زندگی کی خاطر بھاگا جو کہ اُس کے بیٹے کے وسیلہ سامنے آئے تھے، تو وہی ایسا وقت تھا جب داؤد لامحدود محبت کو عزیز ترین دکھائی دیا۔ خداوند نے فرمایا ”میں جن جن کو عزیز رکھتا ہوں اُن سب کو ملامت اور تنبیہ کرتا ہوں۔ پس سرگرم ہو اور توبہ کر“ (مکاشفہ 3:19)۔ مسیح فروتن دل کو پسند کرتا ہے اور غمگین رُوح کو تسلی دیتا ہے۔ جب تک کہ وہ اُس کا مسکن نہ بن جائے۔

جب مصیبت کے پہاڑ ٹوٹیں تو ہم میں سے کتنے ہیں جو یعقوب کی مانند مصیبت میں ایسا دیکھیں کہ جیسے وہ دشمن کا ہاتھ ہے اور تاریکی میں اندھوں کی طرح کشتی لڑیں گے۔ حتیٰ کہ ہماری قوت جواب دے جائے اور رہائی کی توقع مفقود ہو جائے۔ یعقوب نے صبح ہونے کے ساتھ مخالف کے چھونے پر اُس ہستی کو پہچانا جس کے ساتھ اُس کی کشتی رہی وہ عہد کا فرشتہ تھا۔ تب روتے ہوئے بے یار و مددگار وہ خداوند کی محبت میں گر گیا تاکہ وہ اُن برکات کو حاصل کرے جن کی کہ اُس کی رُوح کو ضرورت تھی۔ ہمیں یہ سبق سیکھنا ہے کہ آزمائشوں کا مطلب مفاد حاصل کرنا ہے نہ کہ اُس کی جھڑکی کو غلط سمجھنا چاہئے اُسکی تنبیہ پر ہرگز گھبرانا بھی نہیں چاہئے۔

”دیکھ وہ آدمی جسے خداوند تنبیہ کرتا ہے خوش قسمت ہے.... کیونکہ وہ مجروح کرتا اور پٹی باندھتا ہے۔ وہی زخمی کرتا اور اُسی کے ہاتھ چنگا کرتے ہیں وہ تجھے چھ مصیبتوں سے چھڑائے گا بلکہ سات میں بھی کوئی آفت تجھے چھونے نہ پائیں گی“ (ایوب 5:17-19)۔ ہر مصیبت زدہ کے نزدیک یسوع مسیح

شفّا کی منادی بن کر آتا ہے۔ محرومی، دُکھ اور مصیبت کی زندگی اُس کی حضوری کے شرف سے منور ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ ہم مصائب میں مجروح اور دل شکستہ دبے رہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم نگاہیں اوپر اٹھائیں اور اُسکے شفیق چہرے کا نظارہ کریں۔ مبارک منجی بہت سے ایسے لوگوں کے پاس کھڑا ہوتا ہے جن کی آنکھیں آنسوؤں کی بدولت اندھی ہو جاتی ہیں اور وہ یسوع کو پہچان نہیں سکتے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہمارے ساتھ ہاتھ تھامے اور ہم سادہ ایمان میں اُس سے توقع رکھیں اور اُسے اجازت دیں کہ وہ ہماری رہبری فرمائے۔

اُس کا دل ہمارے دُکھوں، مصیبتوں اور آزمائشوں پر بھرا آتا ہے اُس نے ہمیں اپنے ابدی پیار میں پیار کیا ہے اور اپنے شفیق رحم میں ہمیں اپنے پاس بلاتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی جان کو اُس کی جانب لگائیں اور اُسکی پیار بھری ہمدردانہ مہربانی پر پورا دن دھیان دیں۔ وہ ہماری رُوح کو روزمرہ کے مصائب اور دُکھوں سے کہیں بلند تر امن کی سلطنت پر لگا دے گا۔

اے دُکھ اور مصیبت کی اولاد اس بات پر کان دھرا اور اُمید پر خوش ہو۔ وہ ”غلبہ جس سے دُنیا مغلوب ہوتی ہے ہمارا ایمان ہے“ (1 یوحنا 5: 4)۔

وہ بھی مبارک ہیں جو مسیح کے ساتھ دُنیا کی مظلومی اور گناہ کے دُکھ میں روتے ہیں۔ اس طرح کے رونے کے ساتھ خوشی شامل نہیں ہوتی۔ یسوع مسیح مردِ غمناک تھا۔ اُس نے دل پر وہ کرب سہا جسکی کوئی زبان تصویر کشی نہیں کر سکتی۔ آدمیوں کی خاطر یسوع کو مارا کوٹا گیا۔ اُس نے خود انکساری کے جذبہ کے ساتھ جانفشانی کی تاکہ بنی انسان کی ضرورت کا ازالہ ہو۔ اُس کا دل دُکھ سے معمور تھا اور یہ دُکھ اس لئے پہنچا کہ دُنیا اُس کے قریب آنے سے سُنکرتھی جس سے اُسے زندگی حاصل ہو سکتی تھی۔ وہ تمام لوگ جو یسوع مسیح کے پیروکار ہیں وہ اس تجربہ میں حصہ دار ہیں۔ جب وہ یسوع کی محبت میں حصہ دار بن جاتے

ہیں تو وہ اُس جدوجہد میں شامل ہو جاتے ہیں کہ کھوئے ہوئے کو بچایا جائے۔ وہ یسوع مسیح کے مصائب میں شامل ہوتے ہیں اور اُنکی اُس جلال میں بھی شمولیت ہوگی جسے یسوع مسیح بعد میں ظاہر کرے گا۔ وہ جو اُس کے ساتھ اُس کے کام میں رنج و الم کا پیالہ پیتے ہیں وہ اُس کی خوشی میں بھی شریک ہوں گے۔

محض دُکھ اور رنج سہنے کی بدولت ہی یسوع مسیح نے نشفی یعنی ڈھارس بندھانے کی خدمت حاصل کی۔ بنی آدم کی تمام مصیبتوں میں وہ آزمایا گیا اور ”اُن تمام مصیبتوں میں مصیبت زدہ ہوا۔ وہ اُن کی بھی مدد کر سکتا ہے جن کی آزمائشیں ہوتی ہیں“ (یسعیاہ 63:9؛ عبرانیوں 2:18)۔ اسی خدمت میں وہ رُوح جو اُس کے ساتھ باہم کام کرنے کے لئے شامل ہوتی ہے اُس کے ساتھ دُکھ سہہ کر دراصل ایک شرف کو بانٹتی ہے۔ کیونکہ جس طرح مسیح کے دُکھ ہم کو زیادہ پہنچتے ہیں۔

اُسی طرح ہماری تسلی بھی مسیح کے وسیلہ سے زیادہ ہوتی ہے (2 کرنتھیوں 5:1)۔ خداوند کے پاس غمگین لوگوں کے لئے زیادہ فضل ہے۔ وہ خاص فضل جس کی قوت سے دل پگھل جاتے ہیں اور رُوحیں جیتی جاتی ہیں۔ اُس کا پیار رنجی اور گھائل جان کے لئے ایک واسطہ بن جاتا ہے اور اُن لوگوں کے لئے اکسیر بن جاتا ہے جو کہ دُکھ اٹھاتے ہیں۔ ”رحمتوں کا باپ... تسلی کا خدا وہ ہماری سب مصیبتوں میں ہم کو تسلی دیتا ہے تاکہ ہم اُس تسلی کے سبب سے جو خدا ہمیں بخشا ہے اُن کو بھی تسلی دے سکیں جو کسی طرح مصیبت میں ہیں“ (2 کرنتھیوں 1:3، 4)۔

”مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں“ متی 5:5۔

تمام مبارک بادیوں میں مسیحی تجربہ کا ایک اعلیٰ وارفع سلسلہ ہے وہ لوگ جنہوں نے یسوع مسیح کی ضرورت کو محسوس کیا۔ وہ لوگ جو مسیح کے ساتھ گناہ کی وجہ سے غمگین ہوئے اور مصائب کے سکول میں خداوند کے ساتھ شریک رہے وہ سب الہی معلم سے حلیمی سیکھیں گے۔

جب کسی کے ساتھ ناروا سلوک کیا جائے تو اُس وقت صبر اور شریفانہ رویہ دکھانا ہے۔ بے دینوں اور یہودیوں کے قریب کوئی اچھی صفت نہیں گنا جاتا تھا۔ اس بات نے رحم اور ہمدردی کو اجاگر کیا تھا جو کہ موسیٰ نے رُوح پاک کی تحریک سے لکھی کہ وہ روی زمین پر حلیم ترین شخص ہے۔ مگر یسوع مسیح اپنی بادشاہی کے لئے حلیمی کو سب سے پہلی شرط قرار دیتا ہے۔ اُس کی اپنی زندگی اور کردار میں بیش قیمت فضل کا الہی حُسن نمایاں ہے۔

یسوع مسیح نے جبکہ باپ کے جلال کی صورت ہے ”خدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی“ (فلپیوں 2:6، 7)۔ تمام حلیمانہ تجربات میں سے بنی آدم کے رُوبرو گزرا۔ اُس نے شہنشاہ کی طرح زندگی نہ گذاری کہ تعظیم کروائے بلکہ ایسے شخص کی مانند رہا جس کا مَدعا اور مقصد دوسروں کی خدمت کرنا تھا اُسکے رویہ میں نہ تعصب تھا اور نہ ہی سردمہری یا درشتی پائی جاتی تھی جہاں کے نجات دہندہ کی فرشتوں سے بھی بہتر سیرت تھی۔ مگر پھر بھی حلیمی اور فروتنی جس کے ساتھ اُس کا الہی رُعب شامل تھا ایسے اوصاف تھے کہ دُنیا اُس کی جانب اُلٹی تھی۔

مسیح خداوند نے اپنے آپ کو خالی کر دیا اور جو کچھ بھی اُس نے کیا اُس میں خودی ہرگز نمودار نہیں ہوتی تھی۔ اُس نے باپ کی مرضی کے سامنے سب چیزوں کو تابع کر دیا اور جب اس جہاں میں اُس کا کام تقریباً ختم تھا تو وہ کہہ سکا ”جو کام تُو نے مجھے کرنے کو دیا تھا اُس کو تمام کر کے میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا“ (لوقا 17:4)۔ اور وہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ”مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن“ ”اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو وہ اپنی خودی کا انکار کرے“ (متی 11:29؛ 16:24)۔ آئیے ایسا کریں کہ خودی کو نکال پھینکیں تاکہ وہ رُوح پر کبھی بھی اقتدار حاصل نہ کر سکے۔

جو شخص مسیح کو اس کی خود انکاری کی حالت اور فروتنی کی حالت میں دیکھتا ہے تو وہ ایسا کرنے پر

مجبور ہوگا۔ جیسے دانی ایل نے کیا جب کہ اُس نے ایک ہستی کو دیکھا جو کہ آدم زاد کی مانند تھی۔ ”میری تازگی پڑ مردگی میں بدل گئی“ (دانی ایل 8:10)۔

آزادی اور خودی کی حکمرانی جس میں ہم عزت پائیں دراصل ایک شرمناک بات ہے۔ اور شیطان کی غلامی کی ایک کڑی ہے۔ انسانی فطرت شروع ہی سے موثر اور آسودہ ہونے کی فکر میں ہے مگر جو شخص مسیح خداوند سے سیکھتا ہے وہ خودی، تکبر اور عزت پانے کی محبت کو الگ پھینک دیتا ہے اور یوں وہ رُوح میں سکھ اور چین پاتا ہے۔ پھر ہم اس جستجو میں نہیں ہوتے کہ بلند مرتبہ حاصل کریں۔ ہمارا کوئی ارادہ نہیں ہوتا کہ ہم زیادہ سامنے آئیں بلکہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہماری اعلیٰ و ارفع جگہ یسوع کے قدموں میں ہے ہم یسوع مسیح کی جانب نگاہیں اس مقصد کے لئے اُٹھاتے ہیں کہ اس کا ہاتھ ہماری رہبری کرے اور سُننے کا انتظار کرتے ہیں کہ اُس کی آواز سے ہماری رہبری و رہنمائی ہو سکے۔ پولس رسول کا یہی تجربہ تھا۔ چنانچہ اُس نے لکھا ”میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے اور میں جواب جسم میں زندگی گزارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گزارتا ہوں جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالہ کر دیا۔“ (گلتیوں 2:20)

جب ہم مسیح کو اپنی رُوح میں ایک مقیم مہمان سمجھتے ہیں تب خدا تعالیٰ کا اطمینان جو پوری سمجھ دیتا ہے، ہمارے دلوں اور دماغوں کو یسوع مسیح کے وسیلہ دُرست رکھے گا۔ منجی کی زندگی اگرچہ مصائب کے درمیان گذری، پھر بھی اطمینان کی زندگی تھی۔ جب ناراض دشمن مسلسل اُس کا تعاقب کرتے تھے تو اُس نے فرمایا ”جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے۔ اُس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ کیونکہ میں ہمیشہ وہی کرتا ہوں جو اُسے پسند آتے ہیں“ (یوحنا 8:29)۔ انسانی یا شیطانی غضب کا کوئی بھی طوفان خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل رابطہ کو نہ توڑ سکا۔ اور وہ ہم سے بھی ہمکلام ہے ”میں تمہیں اطمینان دے دے“

جاتا ہوں۔ اپنا اطمینان تمہیں دیتا ہے، ”میرا جوا اپنے اوپر اٹھاؤ اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن ہوں تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی“ (یوحنا 14:27؛ متی 11:29)۔ خداوند کے ساتھ خدمت کا جوا اٹھاؤ تاکہ خدا تعالیٰ کو جلال اور انسانیت کو عروج ملے۔ تب تم اپنے جوا کو نرم اور اپنے بوجھ کو ہلکا پاؤ گے۔

یہ خودی سے والہانہ محبت ہی ہے جو کہ ہمارا چین چھین لیتی ہے۔ جب تک ہماری خودی زندہ ہے تو اُس وقت تک ہمیں مسلسل اُس کے مجروح ہونے اُس کے بے عزت ہونے کے خلاف صف آرا ہونا ہے مگر جب ہم مر جاتے ہیں اور ہماری زندگی خدا میں یسوع کے ساتھ چھپ جاتی ہے تو ہم اپنی جان کے لئے کوئی بھی غلط قدم گوارا نہ کریں گے۔ ہم اپنے ملامت کئے جانے کے خلاف بہرے ہوں گے اور گھائل کئے جانے اور بے عزت ہونے کے خلاف اندھے ہونگے۔ ”محبت صابر ہے اور مہربان، محبت حسد نہیں کرتی، محبت شہی نہیں مارتی اور پھولتی نہیں، نازیبا کام نہیں کرتی، اپنی بہتری نہیں چاہتی، جھنجھلاتی نہیں، بدگمانی نہیں کرتی، بدکاری سے خوش نہیں ہوتی بلکہ راستی سے خوش ہوتی ہے، سب کچھ سہہ لیتی ہے، سب کچھ یقین کرتی ہے، سب باتوں کی اُمید رکھتی ہے، سب باتوں کی برداشت کرتی ہے، محبت کو زوال نہیں“ (1 کرنتھیوں 13:4-7)۔

وہ خوشی جو زمینی حلقوں سے حاصل ہو وہ ایسے ہی تبدیل ہو سکتی ہے جیسے کہ حالات بدل سکتے ہیں مگر یسوع مسیح کا اطمینان ایک مسلسل اور دائمی سکون یا اطمینان ہے۔ اس کا دار و مدار زندگی کے حالات پر مادی مال و متاع پر یا دنیوی دوستوں پر ہرگز نہیں۔ خداوند یسوع مسیح آبِ حیات کا چشمہ ہے اور وہ خوشی جو اُس سے ماخوذ ہو وہ کبھی ناکام نہیں ہو سکتی۔

خداوند یسوع مسیح کی حلیمی اگر گھر میں ظاہر ہو تو گھر کے سب افراد خوش ہوں گے۔ اس سے کوئی جھگڑا نہیں اٹھاتا اور نہ ہی کوئی ناراض کر دینے والا جواب ملتا ہے بلکہ یہ غصہ کو نرم کرتی ہے اور اُس

شریفانہ رویہ کو پھیلاتی ہے جو کہ اُس خوش و خرم حلقہ میں محسوس کیا جاسکتا ہے۔ جہاں کہیں بھی یسوع مسیح کی حلیمی سے پیار کیا جائے وہاں ہی زمینی خاندانوں کو عظیم آسمانی خاندانوں کا حصہ بنادیتی ہے۔

ہمارے لئے یہ بہتر ہے کہ ہم چھوٹے الزام کی بدولت دُکھ اٹھائیں۔ اسکی نسبت کہ ہم پر یہ الزام لاگو ہو کہ ہم نے اپنے دشمنوں کو ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ نفرت اور بدلہ کی رُوح کا ماخذ ابلیس ہے اور وہ لوگ جو اُس سے محبت رکھتے ہیں اپنے اوپر صرف بدی ہی لا سکتے ہیں۔ دل کا فروتن اور حلیم ہونا اس سے بات کا ثمر ہے کہ مسیح خداوندان میں رہ رہا ہے۔ یہ ہی دراصل حقیقی برکت کی کلید ہے ”وہ حلیموں کو نجات سے زینت بخشے گا“ (زبور 149:4)۔

حلیم ”زمین کے وارث ہوں گے“ گناہ اپنے آپ کو بہتر کرنے کی خواہش کی بدولت ہی دُنیا میں وارد ہوا۔ اور ہمارے پہلے والدین نے اس حسین دُنیا کی حکمرانی سے ہاتھ دھو لئے جو کہ اُن کی سلطنت تھی۔ یہ محض خود انکاری ہی کی بدولت ہے کہ مسیح اُسے دوبارہ مخلصی دیتا ہے جو کہ کھویا جا چکا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ ہمیں بھی اُسی طرح ہی غالب آنا ہے جیسے وہ غالب آیا (مکاشفہ 21:3)۔ حلیمی اور خود انکاری کی بدولت ہم اُسکے ساتھ وارث بن سکتے ہیں۔

”حلیم ملک کے وارث ہوں گے“ زبور 11:37

حلیموں کے ساتھ جس زمین کا وعدہ کیا گیا ہے وہ اس زمین کی مانند نہ ہوگی جو کہ موت اور لعنت کے سایہ کی وجہ سے تاریک ہے۔ ”اُس کے وعدہ کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں جن میں راستبازی بسی رہے گی“ اور پھر لعنت نہ ہوگی اور خدا اور ربہ کا تخت اُس شہر میں ہوگا اور اس کے بندے اُسکی عبادت کریں گے“ (2 پطرس 3:13؛ مکاشفہ 3:22)۔

وہاں کوئی پشیمانی نہ ہوگی کوئی دُکھ نہ ہوگا۔ گناہ نہ ہوگا، نہ رونا ہوگا اور نہ موت، نہ پچھڑنا ہوا اور نہ

دل کا دکھنا، کیونکہ یسوع مسیح وہاں ہے۔ اطمینان موجود ہے۔ ”وہ نہ بھوکے ہوں گے نہ پیاسے اور نہ گرمی اور دھوپ سے اُن کو ضرر پہنچے گا۔ کیونکہ وہ جسکی رحمت اُن پر ہے اُن کا رہنما ہوگا۔ اور پانی کے سوتوں کی طرح اُن کی رہنمائی کرے گا۔“ (یسعیاہ 49:10)۔

مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہونگے“ متی 5:6

راستبازی دراصل پاکیزگی ہے جو کہ خداوند کی مانند ہے اور ”خدا محبت ہے“ (1 یوحنا 4:16)۔ اسکی خداوند کی شریعت سے یگانگت ہے۔ ”کیونکہ تیری شریعت درست اور راست ہے“ (زبور 119:172)۔ ”محبت شریعت کی تکمیل ہے“ (رومیوں 13:10)۔ راستبازی محبت ہے اور محبت تو اور خدا کی زندگی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی راستی یسوع مسیح میں گندھی ہوئی ہے۔ ہم مسیح خداوند کو قبول کرنے سے اُسے قبول کرتے ہیں۔

آپ راستبازی کو مشکل مراحل میں سے گزرنے، جدوجہد کرنے یا قربانی دینے سے ہرگز حاصل نہیں کر سکتے بلکہ ہر رُوح کو راستبازی مفت دی جاتی ہے اُس رُوح کو جو اُسکی بھوکی اور پیاسی ہو۔ ”اے سب پیاسو پانی کے پاس آؤ اور وہ بھی جس کے پاس پیسہ نہ ہو۔ آؤ مول لو اور کھاؤ۔ بے زر اور بے قیمت خریدو“ خداوند فرماتا ہے کہ اُن کی راستبازی مجھ سے ہے“ اور اُس کا یہ نام لکھا جائے گا کہ خداوند ہماری صداقت“ یسعیاہ 55:1؛ 17:54؛ یرمیاہ 23:7۔

کوئی بھی انسانی ایجنٹ وہ چیز ہمیں مہیا نہیں کر سکتا ہو کہ رُوح کی پیاسی کو بجھائے۔ مگر یسوع مسیح فرماتا ہے ”دیکھ میں دروازہ پر کھڑا کھٹکتا ہوں۔ اگر کوئی میری آواز سُن کر دروازہ کھولے گا تو میں اُسکے پاس اندر جا کر اُس کے پاس کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ“ ”یسوع نے اُن سے کہا زندگی کی

روٹی میں ہوں جو میرے پاس آئے وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا“ (مکاشفہ 20:3؛ یوحنا 6:35)۔

جس طرح ہمیں جسمانی توانائی کیلئے روٹی کی ضرورت ہے۔ اُسی طرح روحانی پرورش کیلئے ہمیں یسوع مسیح کی ضرورت ہے جو کہ آسمانی روٹی ہے اور یہ اس لئے کہ ہمیں روحانی زندگی کو تقویت دیں اور خداوند کے کام میں ہاتھ بٹاسکیں۔ جس طرح جسم کو مسلسل خوراک کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ زندہ اور توانا رہے اُسی طرح رُوح کا بھی یسوع کے ساتھ مسلسل رابطہ ہونا چاہیئے۔ اُسے اُسکے تابع ہونا چاہیے اور اُس پر یعنی مسیح پر مکمل طور پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

جیسے ایک تھکا ماندہ سیاح ریگستان میں چشمہ کی تلاش کرتا ہے اور اُسے پالینے پر اپنی پیاس بجھاتا ہے۔ اسی طرح ایک مسیحی شخص پاکیزہ زندگی کا پیاسا ہوتا ہے۔ جس کا سر چشمہ مسیح خداوند ہے۔ جو نبی ہم منجی کے کردار کی کاملیت کو تلاش کرتے ہیں تو ہماری خواہش ہوگی کہ ہم اُس کے شبیہ کی پاکیزگی میں نئے سرے سے نئے ہو جائیں۔ خداوند کے چال چلن سے متعلقہ علم جتنا وسیع ہوگا اتنے ہی اپنے چال چلن کے متعلق ہمارے خیالات اعلیٰ و ارفع ہونگے اور اتنی ہی سنجیدگی سے ہم اُس کی مانند ہونے کے عکس کو نمایاں کریں گے۔ جب ایک رُوح خدا تعالیٰ کی تلاش میں سرگرداں ہوتی ہے تو الہی مرضی ہماری مرضی میں شامل ہو جاتی ہے ”اے میری جان خدا کی آس رکھ کیونکہ اُسی سے مجھے اُمید ہے“ (زبور 5:62)۔

اگر آپ اپنے دل میں سوچتے ہیں کہ آپ ضرورت مند ہیں اگر آپ راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ تو یہ اس بات کی گواہی ہے کہ آپ کی زندگی کی مہار یسوع کے پاس ہے تاکہ وہ تمہارے لئے رُوح القدس کی بخشش سے وہ کام کر سکے جو آپ خود بخود کرنے سے قاصر ہیں۔ ہمیں اپنی پیاس بجھانے کے لئے کم گہرے ندی نالوں کی تلاش نہیں کرنا۔ کیونکہ عظیم ترین سرچشمہ ہمارے اوپر ہے۔

جس کے بہتات کے ساتھ بہنے والے پانیوں میں سے ہم آزادی سے پی سکتے ہیں اور ہم ایسا کر سکتے ہیں مگر ہمیں ایمان کی راہ میں تھوڑا اور اوپر بڑھنا ہے۔

خداوند خدا کے الفاظ زندگی کا سوتا ہیں اور جو نبی آپ اُس سوتے کی تلاش کریں گے تو خداوند کا رُوح پاک آپ کو مسیح کی یگانگت میں لاکھڑا کرے گا۔ وہ سچائیاں جن سے آپ واقف ہیں وہ آپ کو نئے معانی دیں گی۔ کلام مقدس کی آیات آپ پر نئے معانی کا انکشاف کریں گی اور آپ پر نئے برسائیں گی۔ آپ دوسری سچائیوں کا مخلصی کے کام کے ساتھ رابطہ ڈھونڈ لیں گے اور آپ یہ جان لیں گے خداوند یسوع مسیح آپ کی رہنمائی کر رہا ہے یعنی الہی اُستاد آپ کے ساتھ ہے۔

یسوع مسیح نے فرمایا ”جو پانی میں اُسے دُوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے جاری رہے گا“ (یوحنا 4:14)۔ جب رُوح پاک آپ کے سامنے سچائی کو کھولتا ہے تو آپ بیش قیمت تجربات کو حاصل کریں گے۔ اور آپ اس بات کی تمنا کریں گے کہ آپ دوسروں کے ساتھ وہ بات بانٹیں جو کہ آپ پر واضح کی گئی ہے۔ اور جب آپ اُن کے ساتھ رابطہ قائم کریں گے تو آپ یسوع مسیح سے وابستہ کام اور کردار سے متعلقہ نئی باتوں کو پیش کریں گے۔ آپ کو اُس کی ہمدردانہ محبت کا نیا مکاشفہ ملے گا جو کہ دوسروں میں بانٹ سکیں یعنی اُن لوگوں میں جو اُس سے محبت رکھتے ہیں اور اُن میں بھی جو محبت نہیں رکھتے۔

”دیا کرو۔ تمہیں بھی دیا جائے گا“ (لوقا 6:38)۔ کیونکہ خدا کا کلام ایسا ہے جیسے ”باغوں میں ایک منبع آب حیات کا چشمہ اور لبنان کا جھرنّا ہے“ (غزل الغزلات 15:4)۔

وہ دل جس نے ایک دفعہ یسوع کی محبت کا مزہ اٹھایا وہ ہمیشہ مسلسل اُس کی گہرائی میں اُترنے کی جستجو کرتا ہے اور جب آپ دوسروں میں اُس محبت کو تقسیم کریں تو آپ کو وسیع پیمانہ پر خداوند کا پیار دیا جاتا ہے۔ خداوند کا مکاشفہ ایک رُوح کے لئے اُس کی وسعت کو بڑھا دیتا ہے کہ وہ اُسے اچھی طرح

جانے اور پیار کرے۔ دل کی مسلسل آہ و بکا یہی ہے ”تجھ سے کچھ اور ملے“ اور رُوح کا ہمیشہ یہی جواب ہوتا ہے ”اُس سے کہیں بڑھ کر“ (رومیوں 5:9، 10)۔ کیونکہ ہمارا خداوند ایسا کرنے سے خوش ہوتا ہے وہ ”ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے“ (افسیوں 3:20)۔ یسوع مسیح کے لئے جس نے گری ہوئی انسانیت کے لیے اپنے آپ کو خالی کیا پاک رُوح بہتات سے بے حساب دیا گیا اور اگر سارا دل اُس کی سکونت کے لئے دے دیا جائے تو ہر رُوح کو رُوح پاک ایسے ہی ملے گا۔ ہمارے خداوند نے یہ حکم دیا ہے ”رُوح سے معمور ہو جاؤ“ (افسیوں 5:13)۔ اور یہ حکم اُس کے مکمل ہونے کا وعدہ بھی ہے۔ یہ باپ کو اچھا لگا کہ یسوع میں ”ساری معموری سکونت کرے“ اور ”اس میں ہم معمور ہوں“ (کلسیوں 1:19، 2:10)۔

خدا تعالیٰ نے اپنی محبت کو اس مینہ کی مانند کثرت سے گرایا ہے جو کہ زمین کو سیراب کرتا ہے وہ فرماتا ہے ”اے آسمان اوپر پٹک پڑ! ہاں بادل راستبازی برسائیں۔ زمین کھل جائے اور نجات اور صداقت کا پھل لائے وہ اُن کو اکٹھے اُگائے“ ”محتاج اور مسکین پانی ڈھونڈتے پھرتے ہیں پر ملتا نہیں۔ اُن کی زبان خشک ہے۔ میں خداوند اُن کی سُنوں گا۔ میں اسرائیل کا خدا اُن کو ترک نہ کروں گا۔ میں ننگے ٹیلوں پر نہریں اور وادیوں پر چشمے کھولوں گا۔ صحرا کو تالاب اور خشک زمین کو پانی کا چشمہ بنا دوں گا“ (یسعیاہ 45:8، 41:17-18)۔

”کیونکہ اُس کی معموری میں ہم سب نے پایا یعنی فضل پر فضل“ (یوحنا 1:16)۔

”مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ اُن پر رحم کیا جائے گا“ متی 5:7

انسان کا دل اپنی انسانی فطرت میں سرد مہر، تاریک اور محبت سے خالی ہے اور جب کبھی بھی

کوئی شخص معاف کرنے والی رُوح کا مظاہرہ کرتا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ الہی کی تحریک کی بدولت کرتا ہے جو کہ اُس کے دل پر اثر انداز ہوتا ہے ”ہم اُسے پیار کرتے ہیں کیونکہ اُس نے ہمیں پیار کیا“ (یوحنا 19:4)۔

خدا کا بذات خود تمام رحم کا سرچشمہ ہے۔ اُس کا نام ”رحیم و غفور ہے“ (خروج 34:1) وہ ہمارے ساتھ وہ سلوک نہیں کرتا جو کہ ہمارے ساتھ ہونا چاہیے۔ وہ ہم سے یہ مطالبہ بھی نہیں کرتا کہ آیا ہم اُس کی محبت کے قابل ہیں کہ نہیں۔ بلکہ وہ ہم پر اپنی محبت کے خزانے اُنڈیلتا ہے تاکہ ہم اُس کے قابل بن جائیں، وہ انتقام پرور نہیں ہمیں وہ سزا نہیں بلکہ مخلصی دینا چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنے رحم میں تنبیہ بھی کرتا ہے تو وہ محض اس لئے کرتا ہے کہ ڈمگمانے والوں کو نجات ملے وہ اپنی خواہش کی تکمیل کے لئے پکارتا ہے کہ انسان کے غموں کو بانٹا جائے اور انسان کے غموں پر اُس کا رحم رکھا جائے یہ دُرست ہے کہ خدا ”مجرم کو ہرگز بری نہیں کرے گا“ (خروج 34:7) مگر وہ جُرم کو دُور کر دے گا۔

رحم دل لوگ خداوند کی فطرت کا پرتو ہیں اور انہی کے دلوں میں خُداوند کا ہمدردانہ پیار ظاہر ہوتا ہے وہ تمام لوگ جن کے دل خدا کی لامحدود محبت کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں وہ مجرم نہیں ٹھہرائیں گے۔ بلکہ بحالی چاہیں گے۔

خداوند مسیح کا کسی رُوح میں مسکن ایسا چشمہ ہے جو کبھی سُکھتا نہیں جس مقام پر مسیح کا بسیرا ہو وہاں برکات کی کثرت ہوتی ہے۔

خطا کا راز زمانے جانے والے اور خستہ حال کے سامنے اپیل کرتے وقت ایک مسیح شخص نہیں پوچھتا کہ آیا وہ اس قابل ہے کہ نہیں۔ بلکہ یہ اس بات کا لحاظ رکھتا ہے کہ وہ کس طرح دوسروں کے مفاد کے لئے استعمال ہو سکتا ہے وہ تمام خستہ حال اور آوارہ رُوحوں کو دیکھتا ہے جن کے کفارہ میں مسیح نے ہدیہ دیا۔ اور جن کی بہتری کے لئے حق تعالیٰ نے اپنے بچوں کو وہ کام دیا ہے کہ جس سے اُن کی دوبارہ بحالی ہو۔

رحیم وہ شخص ہیں جو غریبوں، محتاجوں اور دکھ اٹھانے والوں کے لئے ہمدردی محسوس کرتے ہیں۔ ایوب نے اس بات کی وضاحت کی ”کیونکہ میں غریب کو جب وہ فریاد کرتا تو چھڑاتا تھا اور یتیم کو بھی جس کا کوئی مددگار نہ ہو۔ ہلاک ہونے والا مجھے دُعا دیتا تھا اور میں یتیم کے دل کو ایسا خوش کرتا تھا کہ وہ گانے لگتی تھی۔ میں نے صداقت کو پہنا اور اُس میں ملبس ہوا۔ میرا انصاف گویا جُبہ اور عمامہ تھا میں اندھوں کے لئے آنکھیں تھا اور لنگڑوں کے لئے پاؤں میں محتاج کا باپ تھا۔ اور میں اجنبی کے معاملہ کی بھی تحقیق کرتا تھا۔“ (ایوب 29:12-16)

بہتروں کے نزدیک زندگی تکلیف دہ جدوجہد ہے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ اُن کی محرومیاں، خامیاں اور مُصِبتیں ناقابلِ بیان ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ اُن کے پاس کچھ بھی نہیں جس کی خاطر شکرگذاری ادا کریں۔ مہربانی کے کلمات، ہمدردانہ نگاہ شکرگذاری کے تاثرات تنہا کسمپرسی کرنے والوں کے لئے پیاسی جان کے لئے ٹھنڈے پانی کے گلاس کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمدردی کا کلام اور مہربانی کا عمل تھکے ماندے کندھوں پر سے بھاری بوجھ کو ہلکا کرنا ہے۔ ہر لفظ یا بے لوث مہربانی اُس محبت کا اظہار ہے جو کہ یسوع مسیح کو گری ہوئی انسانیت سے ہے۔

رحیم ”مہربانی کو حاصل کریں گے۔“ فیاض دل موٹا ہو جائے گا اور سیراب کرنے والا خود بھی سیراب ہوگا“ (امثال 11:25) ہر اُس جان کے لئے جو ترس کا ملکہ رکھتی ہے شریں اطمینان موجود ہے۔ وہ دوسروں کی خدمت میں اپنے آپ کو بھی بھول جاتی ہے اور اُن کی تسلی کا باعث ٹھہرتی ہے۔ رُوح القدس جو رُوح میں سکونت کرتا ہے اور زندگی ظاہر کرتا ہے وہ دل کو نرم اور ہمدردی اور پیارا جاگر کرے گا۔ آپ جو بونیں گے وہی کاٹیں گے۔

مُبَارک ہے وہ جو غریب کا خیال رکھتا ہے.... خداوند اُسے محفوظ اور جیتا رکھے گا اور زمین پر مُبَارک ہوگا۔ تو اُسے اُس کے دشمنوں کی مرضی پر نہ چھوڑ۔ خداوند اُسے بیماری کے بستر پر سنبھالے گا تو

اُسکی بیماری میں اُس کے پورے بستر کو ٹھیک کرتا ہے“ (زبور 41:3-1)

جس شخص نے اپنی زندگی کو خداوند کے بچوں کی خاطر وقف کیا ہے اُسکی زندگی اُس ہستی کے اہل قوانین سے مُسلک ہو جاتی ہے جس کے قبضہ قدرت میں تمام وسائل ہیں۔ خداوند مُصیبت کے وقت اُسے نہ چھوڑے گا ”میرا خدا اپنی دولت کے موافق جلال سے مسیح یسوع میں تمہاری ہر ایک احتیاج رفع کرے گا“ (فلپیوں 4:19) اور زندگی کی آخری ضرورت کے وقت رحیم انسانوں کو رحیم منجی اپنے رحم میں پناہ دے گا اور انہیں دائمی شہرت بخشے گا۔

”مُبَارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خُدا کو دیکھیں گے!“

یہودی لوگ رسموں کی پاکیزگی کے اتنے پابند تھے کہ اُن کے قواعد نہایت ہی مشکل تھے۔ اُن کے ذہن قواعد و ضوابط اور ظاہرِ اُپاک باز ہونے کے خوف سے معمور ہوئے تھے اور یہ معموری اتنی مکمل تھی کہ وہ خود غرضی اور غلط روش کی بدولت آنے والی مُصیبت کو دیکھ بھی نہ سکے۔

مسیح اس بات کو نہیں چھیڑتا کہ رسموں کی پاکیزگی اُس کی بادشاہی میں داخلہ کی شرائط میں سے ایک ہے۔ بلکہ دل کی پاکیزگی کی نشان دہی کی گئی ہے۔ وہ عقل جو عالمِ بالا سے ملتی ہے ”اول تو پاک ہوتی ہے“ (یعقوب 3:17) خداوند کے شہر میں کوئی داغدار چیز داخل نہ ہوگی۔ وہ تمام جو اُس شہر کے رہائشی ہونا چاہتے ہیں انہیں پاکیزہ دل انسان بننا چاہیے۔ وہ شخص جو مسیح سے تربیت پاتا ہے اُس میں معاملاتی بے احتیاطی، بے محل زبان اور غلط خیالات سے مُنہ موڑنے کا رُحمان پیدا ہو جاتا ہے۔ جب یسوع مسیح دل میں سکونت پذیر ہو تو خیالات اور رویہ میں خوش اسلوبی اور پاکیزگی آ جاتی ہے۔

مگر یسوع مسیح کے یہ الفاظ ”دل کے غریب مُبارک ہیں“ کا مطلب کہیں گہرا ہے۔ یہ

پاکیزگی شہوانی خواہشات سے آزادی کا ہی نام نہیں بلکہ یہ بھی کہ انسان طمع ولاچ سے مبرا ہو۔ رُوح کے پوشیدہ معاملات میں اور خیالات میں سچا ہو۔ اور غرور اور خُودی سے آزاد ہو اور بچوں کی مانند حلیم اور بے لوث ہو۔

ایک شخص اپنی طرح کے دُوسرے شخص کو پسند کرتا ہے جب تک آپ خود اپنی زندگی میں خود انکساری کے محبت کے اُصول کو اپنی زندگی میں نہیں سمجھتے جو کہ اُس کے چالچلن کا ایک اُصول ہے۔ آپ خدا کو پہچان نہیں سکتے۔

وہ دل جو ابلیس سے دھوکہ کھا چکا ہے وہ خدا کو جابر و قہار سمجھتا ہے وہ بنی آدم کے خُود غرضانہ کردار اور یہاں تک کہ ابلیس کے کردار کو بھی پیارے نجات دہندہ کے کردار سے ملوث کرتا ہے ”تو نے یہ گمان کیا کہ میں تجھ ہی سا ہوں“ (زبور 21:50)۔

اُس کی مہربانیاں یوں بدل دی جاتی ہیں کہ وہ پھر اُسے کینہ پرور ظاہر کرتی ہیں اور کلام مقدس سے بھی یہی سلوک ہوتا ہے جو کہ اُس کے فضل کے خزانوں کا ذخیرہ ہے۔ بائبل کی سچائیوں کی فضیلت جو کہ آسمانوں کی طرح بلند ہے اور وہ ابدیت کو احاطہ کئے ہوئے ہیں انہیں کوئی حیثیت نہیں ملتی۔ بنی آدم کے انبؤہ کثیر کے نزدیک یسوع مسیح کی حیثیت ”خشک زمین کی جڑ“ کی مانند ہے اور اُس کے حسن و جمال کو نہیں دیکھتے کہ ”اس پر نگاہ کریں“ (یسعیاہ 2:53)۔ جب یسوع مسیح، خدا کا مکاشفہ انسانوں کے درمیان تھا تو فقہیوں اور فریسیوں نے اس کے متعلق یہ اعلان کیا ”تُو سامری ہے اور تجھ میں بد رُوح ہے“ (یوحنا 8:48)۔ یہاں تک کہ اس کے اپنے شاگرد بھی اس حد تک اپنے دلوں کی خود غرضیوں کی بدولت اندھے ہو چکے تھے کہ وہ اُسے سمجھنے میں سست نکلے۔ وہ اپنے خداوند کو سمجھنے میں سست نکلے جو کہ اُن پر خدا کا پیار ظاہر کرنے کے لئے آیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یسوع آدمیوں کے درمیان تنہا چلا۔ اُسے مکمل طور پر صرف آسمانوں پر ہی سمجھا گیا۔

جب یسوع اپنے جلال میں آئے گا تو بدکار اُس کے سامنے ٹھہر نہیں سکیں گے۔ اُس کی حضوری کا نور جو اُس سے محبت رکھنے والوں کے لئے زندگی ہے۔ بے دین لوگوں کے لئے موت ہے۔ اس طبقہ کے لئے اُس کی آمد ”عدالت کا ہولناک انتظار اور غضب ناک آتش ہے“ (عبرانیوں 10:27)۔ جب وہ ظاہر ہوگا تو ایسے لوگ اُس کے چہرہ سے چھپنے کی دُعا کریں گے جو کہ مخلصی کی خاطر مو اتھا۔

مگر وہ دل جو رُوح پاک کی حضوری کی بدولت پاک ہو کر مکمل طور پر تبدیل ہو چکے ہوں گے وہ خداوند کو پہچانیں گے۔ موسیٰ کو پہاڑی کے شگاف میں چھپایا گیا یعنی اُس وقت جب اُس نے خداوند کے جلال کا دیدار کیا۔ ہم بھی مسیح میں اُس وقت چھپائے جاتے ہیں جب ہم خدا کی محبت پر نظر کرتے ہیں۔

”جو پاک دلی کو چاہتا ہے اُس کے ہونٹوں میں لطف ہے اور بادشاہ اُس کا دوست دار ہوگا“ (امثال 11:22)۔ اب ہم اس جہان میں اُسے ایمان کی رُوح سے دیکھ سکتے ہیں۔ اپنے روزمرہ کے تجربات میں ہمارا اُس کی ہمدردی اور مہربانی سے واسطہ رہتا ہے جو کہ اُس کی برکات کی صورت میں نمایاں ہے۔ ہم قادرِ مطلق کی پہچان اُس کے بیٹے کے چال چلن سے کرتے ہیں۔ رُوح پاک باپ اور بیٹے سے متعلقہ سچائی کو ہماری سمجھ اور دل پر بٹھا دیتا ہے۔

دل کے پاک لوگ حق تعالیٰ کو منجی کے نئے رشتہ سے قبول کرتے ہیں اور جب وہ اُس کے کردار کی پاکیزگی اور حسن کو ظاہر کرتے ہیں تو دراصل اُس کی مشابہت کے عکس کی تمنا کرتے ہیں۔ وہ منجی باپ کی حیثیت میں پاتے ہیں جو کہ نائبِ بیٹے کو بغل گیر کرنا چاہتا ہو۔ تب اُن کے دل ناقابلِ بیان خوشی اور جلال سے معمور ہو جاتے ہیں۔

دل کے غریب خالقِ حقیقی کی صحیح پہچان اُسکے قادر ہاتھ کی صنعت میں کرتے ہیں۔ اُس کی پہچان اُس حسن و جمال میں کرتے ہیں جس سے کائنات قائم ہے۔ وہ کلامِ مقدس میں اُسکے رحم، مہربانی

اور فضل کا واضح مکاشفہ پڑھتے ہیں۔ وہ سچائیاں جو عاقل و فہیم سے چھپی رہیں وہ بچوں پر ظاہر کی گئیں۔ حسن و جمال اور سچائی کی قیمت جس کی تمیز دینوی حکیم نہیں کرتے وہ مسلسل اُن لوگوں پر ظاہر کی جاتی ہیں جو اعتماد اور بچوں کی سی خواہش کے مالک ہیں تاکہ وہ سیکھیں اور خدا کی مرضی بجالائیں۔ ہم سچائی کی تمیز اُس وقت کرتے ہیں جب کہ الہی سیرت میں حصہ دار اور شریک ہوں۔

دل کے پاس لوگ اپنے زمینی وقت یا زندگی کے عرصہ میں جو کہ خدا نے اُنہیں دیا ہے، خدا کی حضوری کا ظاہری نشان سمجھتے ہوئے اس طرح گزارتے ہیں کہ وہ اُس کے حضور کھڑے ہوں۔ اور وہ اُسے مستقبل میں بھی روبرو دیکھیں گے۔ اُسے اُسی لافانی حالت میں دیکھیں گے جیسے آدم نے اُسے دیکھا۔ یعنی وہ عدن میں چلا اور اُس سے باتیں کیں ”اب ہم کو آئینہ میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہے مگر اُس وقت روبرو دیکھیں گے“ (1 کرنتھیوں 13:12)

”مبارک ہیں وہ جو صُح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے“ متی 9:5۔

خداوند یسوع مسیح ”صُح کا شہزادہ ہے“ (یسعیاہ 6:9)۔ اور اُس کا یہ کام ہے کہ اُس اطمینان کو بحال کرے جو گناہ نے توڑ دیا ہے۔ ”پس جب ہم ایمان سے راستہ باز ٹھہرے تو خدا کے ساتھ اپنے یسوع مسیح کے وسیلہ سے صُح رکھیں“ (رومیوں 1:5)۔ ہر وہ شخص جو بدی سے کنارہ کرتا اور خداوند مسیح کی محبت کے سامنے اپنے دل کو کھولتا ہے وہ آسمانی اطمینان کو حاصل کرے گا اور اُس میں شریک ہوگا۔

اس کے علاوہ اطمینان اور تسلی کا کوئی دوسرا میدان نہیں۔ خداوند مسیح کا فضل جو دل میں اُترتا ہے وہی کینہ کو ختم کرتا ہے۔ لڑائی کو دور کرتا اور رُوح کو محبت سے معمور کرتا ہے۔ وہ شخص جو خدا اور انسان کے ساتھ امن رکھتا ہے اُسے کبھی بھی رنجیدہ نہیں کیا جاسکتا۔ اُس کے دل میں بغض نہیں ہوتا۔ بدی اپنے

لئے وہاں جگہ نہیں پاتی۔ حسد وہاں رہ نہیں سکتا وہ جان جو خدا تعالیٰ کے ساتھ یگانگت میں رہتی ہے وہ آسمانی اطمینان کی حاصل کنندہ ہے وہ اپنے گرد و پیش میں اُس کا اثر چھوڑے گی۔ دینوی تنگ و دو میں تھکے ماندے دلوں کے لئے آسمانی اطمینان یعنی اس کا رُوحِ شبنم کی مانند ہے۔

مسیح یسوع کے پیروکار امن کے پیغام کے ساتھ دُنیا میں بھیجے گئے ہیں۔ جو کوئی بھی خاموشی سے غیر ارادی طور پر اپنی پاک زندگی کے اثر سے یسوع کے پیار کو پھیلاتا ہے جو کوئی بھی اپنے قول و فعل سے ایک دوسرے شخص کی رہنمائی کرتا ہے کہ وہ گناہ سے ہٹ جائے اور دل کو خدا کے سامنے پیش کرے صلح کرانے والا ہے۔

اور ”مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے“۔ ان کی رُوح اس بات کی نشانی ہے کہ وہ آسمان سے منسلک ہیں۔ خداوند یسوع کی میٹھی خوشبو اُنہیں گھیرے رکھتی ہے۔ اُن کی زندگی کی خوشبو اور اُن کے اخلاق کی خوبصورتی دُنیا پر واضح کرتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ لوگ اس بات کی پہچان کر لیتے ہیں کہ وہ یسوع مسیح کے ساتھ رہے ہیں۔ ”جو کوئی محبت رکھتا ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے جس میں خدا کا رُوح نہیں وہ اُس کا نہیں“ لیکن ”جتنے خدا کے رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہ خدا کے بیٹے ہیں“ (1 یوحنا 4:7؛ رومیوں 8:9، 14)۔

اور یعقوب کا بقیہ بہت سی اُمتوں کے لئے ایسا ہوگا جیسے خداوند کی طرف سے اوس اور گھاس پر بارش ”جو نہ انسان کا انتظار کرتی ہے اور نہ بنی آدم کے لئے ٹھہرتی ہے“ (میکہ 5:7)۔

”مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے“ متی 5:10۔

خداوند یسوع مسیح اپنے پیروکاروں کے لئے دینوی جاہ و جلال اور مال و متاع کی اُمید اور

آزمائش سے آزاد زندگی کی پیشکش ہرگز نہیں کرتا بلکہ وہ انہیں اپنے مالک کے ساتھ خود انکاری اور ملامت اٹھانے کی راہ پر چلنے کی تلقین کرتا اور اس پر چلنے کا شرف بخشا ہے۔ کیونکہ دُنیا انہیں ہرگز نہیں پہچانتی۔

وہ ہستی جو کھوئی ہوئی دُنیا کو بچانے آئی اُسے آدمی اور خدا کی دشمن تمام متحدہ قوتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بدکار انسان اور شیطانی فرشتے ایسی خود اعتمادی کے ساتھ جس میں رحم کی گنجائش نہ تھی وہ صلح کے شہزادے کے خلاف صف آرا ہوئے۔

اگرچہ اُس کا ہر قول و فعل الہی پیار کا پرتو تھا مگر پھر بھی چونکہ وہ دُنیا کا نہ تھا۔ اُس کے اس عنصر نے دشمنی کو جنم دیا۔ اس نے انسانی فطرت کی کسی بھی بدی کو پنپنے نہ دیا۔ اُس کے خلاف شدید رد عمل اور دشمنی بڑھ گئی۔ اُن لوگوں سے بھی جو یسوع میں حق تعالیٰ کی پسندیدہ زندگی گزارتے ہیں یہی سلوک ہوتا ہے۔ صداقت اور گناہ کے درمیان اور صدق و کذب یعنی حق و باطل کے درمیان کبھی نہ دبنے والی کشمکش جاری ہے۔ جب ایک فریق مسیح کے پیار اور اُس کے اوصاف حمیدہ کو پیش کرتا ہے۔ تو دراصل وہ شیطانی افواج کو پیچھے دھکیلتا ہے اور پھر تاریکی کا شہزادہ اُس کے خلاف صف باندھنے کے لئے اُٹھتا ہے۔ وہ لوگ جو رُوح پاک میں گم ہو جاتے ہیں اُن کا ایذا رسانی اور ملامت انتظار کرتے ہیں۔ ایذا رسانی کی خاصیت وقت کے ساتھ بدل جاتی ہے مگر اُس کا اُصول یعنی زیر کرنے والی رُوح وہی ہے جس نے خدا کے چنیدہ اشخاص کو ہابل سے لیکر قتل کیا ہے۔

جب انسان خدا کی مطابقت میں آجاتے ہیں تو وہ اس امر کو محسوس کریں گے کہ صلیب کی مخالفت بند نہیں ہوتی۔ صاحب اقتدار، صاحب قوت اور بدارواح اور دوسرے حضرات جو بلند مرتبوں پر ہیں سب ہی اُن لوگوں کے خلاف محاذ آرائی پر اُترتے ہیں جو کہ اپنے آپ کو آسمانی شرع کے تابع کریں۔ چنانچہ غم اور ایذا رسانی کے بڑھنے سے مسیح کے شاگردوں میں خوشی آنی چاہیے۔ کیونکہ یہ اس

بات کی نشانی ہے کہ اپنے آقا کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔

خداوند یسوع نے یہ وعدہ نہیں کیا کہ آزمائش نہیں آئیں گی۔ اُس نے ہمارے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے اور وہ ہماری بھلائی کے لئے ہے اُس نے فرمایا ”اور جیسے تیرے دن ویسی ہی تیری قوت ہوگی“ ”میرا فضل تیرے لیے کافی ہے کیونکہ میری قوت کمزوری میں مکمل ہوتی ہے“ (استثنا 25:33؛ 2 کرنتھیوں 9:12)۔ اگر آپ کو یہ بلاہٹ ملے کہ اُس کی خاطر جلتی بھٹی میں سے گزرتو یسوع مسیح وہاں آپ کے شانہ بہ شانہ ہوگا۔ اُسی طرح جیسے وہ تین وفاداروں کے ساتھ بابل میں تھا۔ منجی سے محبت رکھنے والے اشخاص جب یسوع مسیح کی خاطر ذلت اٹھاتے ہیں تو وہ اُن موقعوں پر نہایت شادمان رہتے ہیں۔ وہ محبت جو اُن میں سکونت کرتی ہے۔ خداوند اُس کی وجہ سے اُن کے دُکھوں کو شیریں بنا دیتا ہے۔

ہر زمانہ میں شیطان نے خدا کے لوگوں کو ایذا رسانی پہنچائی۔ اُس نے اُنہیں چھیدہ اور موت کے گھاٹ اُتارا مگر مرنے کے سبب وہ فاتح قرار پائے۔ اُنہوں نے ثابت قدمی سے اس بات کو واضح کیا کہ ایک شیطان سے بھی زور آور ہستی ہے۔ ابلیس صرف گھائل کر سکتا ہے۔ جسم کو ہلاک کر سکتا ہے مگر وہ اس زندگی کو چھو بھی نہیں سکتا جو کہ مسیح یسوع میں پنہاں ہے۔ وہ قید خانوں کی دیواروں کے اندر قید کر سکتا ہے۔ مگر رُوح کو قبضہ میں نہیں کر سکتا وہ تکالیف سے کہیں آگے یہ کہتے ہوئے جلال کو دیکھ سکے۔ ”کیونکہ میری دانست میں اس زمانہ کے دُکھ، درد اس لائق نہیں کہ اُس جلال کے مقابل ہو سکیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے“ ”کیونکہ ہماری دم بھر کی ہلکی سی مصیبت ہمارے لئے از حد بھاری اور ابدی جلال پیدا کرتی ہے“ (رومیوں 8:18؛ 2 کرنتھیوں 4:17)۔

آزمائشوں اور ایذا رسانی کی بدولت اُس کے چُھیدہ انسانوں میں اُس کا جلال اور اُس کی سیرت ظاہر ہوتی ہے۔ خداوند خدا کی کلیسیا جس سے دُنیا نفرت رکھتی ہے اور جسے دُنیا تنگ کرتی ہے وہ دراصل یسوع مسیح کے سکول میں تعلیم یافتہ اور تربیت پذیر ہوتی ہے۔ جو لوگ سیدھی راہوں پر چلتے ہیں

وہ مصائب کی بھٹی میں پاک کئے جاتے ہیں۔ وہ خود انکاری، برداشت اور کڑوے تجربات میں سے گزرتے ہیں۔

مگر اُن کا کٹھن تجربہ انہیں خطا اور گناہ کے افسوس سے آگاہ کرتا ہے اور وہ گناہ کو ایک گھناؤنی چیز سمجھتے ہیں۔ چونکہ وہ یسوع کے مصائب میں حصہ دار ہیں اس لئے یہ اُن کے لئے فیصلہ محفوظ کیا جاتا ہے کہ وہ اُس کے جلال میں بھی حصہ دار ہوں۔ پاک رویا میں نبی نے خدا کے لوگوں کو فتح مند ہوتے دیکھا۔ وہ فرماتا ہے ”پھر میں نے شیشہ کا سا ایک سمندر دیکھا۔ جس میں آگ ملی ہوئی تھی.... جو غالب آئے تھے اُن کو اُس شیشہ کے سمندر کے پاس خدا کی برہمیں لئے ہوئے کھڑے دیکھا۔ اور وہ خدا کے بندہ موسیٰ کا گیت اور برہ کا گیت گا کر کہتے تھے۔ خداوند خدا قادرِ مطلق! تیرے کام بڑے اور عجیب ہیں۔ اے ازلی بادشاہ! تیری راہیں راست اور درست ہیں“ ”یہ وہی ہیں جو اُس بڑی مصیبت سے نکل کر آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے جامے برہ کے خون سے دھو کر سفید کئے ہیں۔ اسی سبب سے یہ خدا کے تخت کے سامنے ہیں اور اُس کے مقدس میں رات دن اُس کی عبادت کرتے ہیں اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ اپنا خیمہ اُن کے اوپر تانے گا“ (مکاشفہ 2:15؛ 14:7؛ 15)۔

”جب میرے سبب سے لوگ تم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہو گے“ متی 5:11۔

ابلیس اپنے گرائے جانے کے دن سے لے کر دھوکہ دہی سے کام کرتا رہا ہے جیسے اُس نے خدا تعالیٰ کی غلط نمائندگی کی ہے۔ ہو بہو اُسی طرح وہ اپنے کارگزاریوں کی بدولت خدا کے بچوں کی بھی غلط نمائندگی کرتا ہے۔ منجی فرماتا ہے ”مجھ کو ملامت کرنے والوں کی ملائیں مجھ پر آپڑیں۔

کسی بھی زمانہ میں کوئی ایسا شخص نہیں گزرا جسے ابنِ آدم سے بڑھ کر سفاکانہ بہتانوں کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ اُس پر آوازیں کسی گئیں اور اُس کا تمسخر اُڑایا گیا۔ یہ محض اس لئے ہوا کہ وہ خدا کی شرع کے

اُصولوں میں جامع فرمانبرداری دکھاتا تھا۔ اسی وجہ سے اُس سے نفرت کی گئی۔ پھر بھی وہ اپنے دشمنوں سے رُوبرو اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کھڑا رہا کہ ملامت اُٹھانا ایک مسیحی کا حصہ ہے اور ہمارے لئے یہ ہدایت چھوڑ دی کہ اس طریقہ سے مصائب کے تیروں کا مقابلہ کریں۔ اُس کے کھڑے ہونے میں یہ ہدایت تھی کہ ایذا رسانی سے گھبرانہ جائیں۔

بہتان آپ کی شہرت کو سیاہ کر سکتا ہے مگر اخلاق پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ خداوند یہی چاہتا ہے کہ اخلاق محفوظ ہو۔ جتنی دیر تک ہم گناہ کے آگے جھک نہیں جاتے اتنی دیر تک کوئی انسانی یا شیطانی قوت ہماری رُوح پر دھبہ نہیں لاسکتی۔ ایک انسان جس نے خداوند سے لو لگائی ہے۔ وہ اپنی آزمائش کی مشکل ترین گھڑیوں اور پریشان کن حالت اور ترقی و خوشحالی میں یکساں دکھائی دیتا ہے۔ اُسے خداوند کی روشنی اور خوشنودی حاصل ہے۔ اس کے اقوال، خیالات اور اعمال کو شائد غلط اور جھوٹا رنگ دیا گیا ہو۔ وہ اس کی پیروی نہیں کرتا کیونکہ اُس کی عظیم دلچسپی محفوظ ہے۔ موسیٰ کی طرح وہ برداشت کرتا ہے ”اس لئے کہ وہ اندیکھے کو گویا دیکھ کر ثابت قدم رہا“ (عبرانیوں 11:27)۔ جس حال میں ہم دیکھی ہوئی چیزوں پر نہیں بلکہ اندیکھی چیزوں پر غور کرتے ہیں“ (2 کرنتھیوں 4:18)۔

خداوند یسوع مسیح اُن تمام غلط سمجھی گئی یا غلط طریقہ سے آدمیوں سے ظاہر کی گئی باتوں کو بخوبی جانتا ہے۔ اُس کے بچے کمالِ تحمل اور اعتقاد کے ساتھ معاملہ کو سمجھتے ہیں۔ اُن معاملات میں خواہ کتنا ہی بُرا سلوک اُن سے کیوں نہ روا رکھا گیا ہو۔ کیونکہ کوئی ایسی پوشیدہ بات نہیں جس کو ظاہر نہ کیا جائے گا اور وہ لوگ جو یسوع مسیح کو عزت دیتے ہیں وہ اُن کو آدمیوں اور فرشتوں کے سامنے عزت دے گا۔

یسوع نے فرمایا ”جب لوگ تمہیں لعن طعن کریں اور ستائیں تو نہایت ہی شادمان ہونا“ تب اُس نے اپنے سامعین کی توجہ نبیوں کی جانب مبذول کرائی جنہوں نے خداوند خدا کے نام سے کلام کیا ”اُنکو دکھ اُٹھانے اور صبر کرنے کا نمونہ سمجھو“ یعقوب 10:5۔ ہابل جو آدمی کی اولاد میں سے سب

سے پہلا مسیحی تھا وہ ایک شہید کی حیثیت سے مرا۔ حنوک خدا تعالیٰ کے ساتھ چلتا رہا اور دُنیا اُسے جانتی نہ تھی۔ نوح کا تمسخر یوں اُڑا کہ وہ مذہبی دیوانہ اور شور و غوغا کرنے والا ہے۔ ”بعض ٹھٹھوں میں اُڑائے جانے اور کوڑے کھانے بلکہ زنجیروں میں باندھے جانے اور قید میں پڑنے سے آزمائے گئے“، ”بعض مار کھاتے کھاتے مر گئے مگر رہائی منظور نہ کی“ (عبرانیوں 11: 35، 36)۔

ہر زمانہ میں حق تعالیٰ کے برگزیدوں پر لعنت اور طعن اور ایذا رسانی وارد ہوتی رہی۔ مگر اُن کی تکالیف کی بدولت حق تعالیٰ کی پہچان آگے بڑھی۔ خداوند کے ہر شاگرد کو آگے بڑھنا چاہیے اور کام کو بڑھانا چاہیے۔ اُسے یہ سوچنا چاہیے کہ اُس کے دشمن سچائی کے خلاف کچھ نہیں بگاڑ سکتے بلکہ سچائی کے واسطے کام کریں گے۔ خداوند کا مقصد یہ ہے کہ صداقت کو سامنے لایا جائے اور یہ امتحان اور مباحثہ کا مضمون ٹھہرے۔ خواہ اس معاملہ میں سچائی پر ہی سوال کیوں نہ ہو۔ لوگوں کے ذہنوں کو ہر قیمت پر متحرک کرنا چاہیے۔ ہر کشمکش، ہر ملامت اور ہر فعل جس سے ضمیر کی آزادی مغل ہو اور حقیقت حق تعالیٰ کا طریقہ ہے کہ ذہنوں کو اجاگر اور مستعد کیا جائے وگرنہ وہ سست پڑ جائیں گے۔

خدا کے پیامبروں کی تاریخ میں یہ کتنی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ جب شریف اور باوقار ستفنس کو صدر عدالت کے حکم پر سنگسار کیا گیا تو انجیل کی بشارت کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ وہ آسمانی نور جس نے اُسکے چہرہ کو منور کیا اور وہ ہمدردی جو اُس نے مرتے وقت اپنی دُعا میں دیکھی وہ اس صدر عدالت کے پکے رکن کے لئے تبدیلی تیز تیر کی مانند تھی جو کہ پاس ہی کھڑا تھا اور ساؤل جو کہ ایذا رسانی پہنچانے والا فریسی تھا وہ خداوند کے نام کو غیر قوموں، بادشاہوں اور اسرائیل کے بچوں کے سامنے بشارت کے لئے چٹا ہوا وسیلہ بن گیا اور کافی عرصہ بعد پولس نے روم کے ایک قید خانہ سے لکھا۔ ”بعض تو حسد اور جھگڑے کی وجہ سے مسیح کی منادی کرتے ہیں... نہ کہ صاف دلی سے بلکہ اس خیال سے کہ میری قید میں میرے لئے مصیبت پیدا کریں“ (فلپیوں 15: 1، 16-17)۔ پولس رسول کی قید کی بدولت انجیل کی

بشارت دُور دُور تک پھیل گئی اور اس جگہ قیصر کے محل میں بھی رُوحیں جیتی گئیں۔ یعنی شیطان کے اس عمل اور تنگ و دوسے یہ واقع ہوا۔ جس سے کہ اُس نے ناپنا ہونے والے کلام مقدس کے تخم کو فنا کرنا چاہا جو کہ زندہ ہے اور ہمیشہ قائم و دائم ہے (1 پطرس 1:23)۔

اس تخم کی تخم ریزی لوگوں کے دلوں میں اُس کے بچوں کی ملامت اور مصائب کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مسیح خداوند کا نام بڑھتا ہے اور رُوحیں جیتی جاتی ہیں۔

وہ لوگ جو ایذا رسانی اور ملامت میں خداوند کے لئے گواہی دیتے ہیں اُن لوگوں کے لئے آسمان پر اجرِ عظیم ہے۔ جب لوگ دینوی مال و متاع پر دعویٰ رکھتے ہیں تو خداوند اُنہیں آسمانی اجر بھی دکھاتا ہے مگر وہ اس اجر کو مستقبل کی زندگی کے لئے نہیں رکھ چھوڑتا بلکہ اُس کی تقسیم یہاں ہی شروع ہو جاتی ہے۔

پرانے وقتوں میں خداوند خدا ابراہام پر ظاہر ہوا اور اُسے فرمایا ”میں تیری سپر اور تیرا بہت بڑا اجر ہوں“ وہ تمام لوگ جو یسوع مسیح کی پیروی کرتے ہیں۔ اُن کا یہی اجر ہے۔ وہ عمانوئیل یہوداہ ہے جس میں حکمت اور معرفت کے سب خزانے پوشیدہ ہیں“ ”الوہیت کی ساری معموری اُس میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے“ (کلسیوں 2:3، 9)۔ اُس کے ساتھ ہمدردی میں بلایا جانا، اُسے جاننا، اُسے رکھنا، جو نہی کہ دل اور رُوح اُس کی سیرت کو زیادہ سے زیادہ سیکھتے ہیں اُس کی محبت اور طاقت کو جاننا، مسیح کے بے پایاں خزانوں کو حاصل کرنا یا اُسے زیادہ سے زیادہ سمجھنا ”اُس کی چوڑائی اور لمبائی اور اونچائی اور گہرائی کتنی ہے اور مسیح کی اُس محبت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تاکہ تُم خدا کی مرضی تک معمور ہو جاؤ“ (افسیوں 2:18، 19)۔ ”خداوند فرماتا ہے یہ میرے بندوں کی میراث ہے اور اُن کی راستبازی مجھ سے ہے“ (یسعیاہ 54:17)۔

یہ اطمینان ہی تھا جس نے پولس اور سیلاس کے دلوں کو معمور کیا تھا کہ وہ فلیپی میں قید خانے میں

آدھی رات کے وقت دُعا کر رہے تھے اور گیت بھی گا رہے تھے۔ مسیح یسوع وہاں اُنکے ساتھ تھا اور اُس کی حضوری نے عالمِ بالا کی عدالت کے جلال سے غم کو مٹا دیا۔ روم سے پولس رسول نے لکھا تو اُسے اپنی زنجیروں کا خیال بھی نہ رہا۔ کیونکہ اُس نے انجیل کے پھیلنے کو دیکھا تھا۔ ”اِس سے میں خوش ہوں اور رہوں گا بھی“ فلپیوں 18:1۔

اور فلپیوں کی کلیسیا کے لئے جو پولس کے پیغام میں یسوع مسیح کے وہی الفاظ دوبارہ دہرائے گئے ہیں۔ جو پیغام اُس نے کلیسیا کی ایذا رسانی کے دوران لکھے ”خداوند میں ہر وقت خوش رہو پھر کہتا ہوں کہ خوش رہو“ (فلپیوں 4:4)۔

”نعم زمین کے نمک ہو“ متی 13:5

نمک اپنی محفوظ رکھنے والی خاصیتوں کی وجہ سے مشہور ہے اور جب حق تعالیٰ اپنے بچوں کو نمک کہتا ہے تو وہ انہیں یہ تربیت دیتا ہے کہ اُس کا مقصد انہیں اپنے فضل کے تحت لانا ہے۔ یہ کہ وہ رُوح کو جیتنے والے کارگزار بن جائیں۔ خداوند کا ایک گروہ کو دنیا کے سامنے چُننے میں یہ مقصد نہیں کہ صرف وہی اُس کے بیٹے اور بیٹیاں کہلائیں بلکہ اُن کی بدولت ساری دنیا فضل حاصل کرے جس کی بدولت نجات ملتی ہے (ططس 11:2)۔

جب خداوند نے ابراہام کو پُچھا تو اُس کا محض یہ مقصد نہ تھا کہ وہ خداوند کا دوست ٹھہرے بلکہ وہ اُس انوکھے اور خاص شرف میں ایک وسیلہ بن جائے جس کا انکشاف قوموں پر کرنا خداوند کی خواہش تھی۔ خداوند یسوع مسیح نے آخری دُعا میں جو اُس نے صلیب سے پہلے اپنے شاگردوں کے ساتھ کی ”اور اُنکی خاطر میں اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں تاکہ وہ بھی سچائی کے وسیلہ سے مقدس کئے جائیں“ (یوحنا 17:19)۔ اور ہو بہو اُسی طرح وہ مسیحی جو حق کی بدولت صاف کئے جاتے ہیں وہ ایسی صفتیں

رکھتے ہیں جو کہ بچا سکتی ہیں اور انہیں کی وجہ سے دُنیا مکمل اخلاقی تباہی سے محفوظ رہتی ہے۔

نمک کو جس چیز کے ساتھ ملایا جائے اُس میں نمک کامل جانا لازم ہے۔ اس عمل سے اُس چیز میں نمکین اثر ہوگا تاکہ وہ محفوظ کی جائے۔ چنانچہ کچھ ایسا ہی ہوتا ہے کہ ذاتی علامتوں اور گٹھ جوڑ سے آدمی انجیل کی بچانے والی قوت تک پہنچتے ہیں وہ جوق در جوق بچائے ہی نہیں جاتے بلکہ انفرادی طور پر یہ عمل وقوع میں آتا ہے۔ ذاتی اثر و رسوخ ایک قوت ہے۔ ہمیں اُن لوگوں کے قریب تر جانا چاہیے جنہیں ہم چاہتے ہیں کہ فائدہ پہنچے۔

نمک کا نمکین پن مسیحی کی قوت کی دلیل ہے۔ مسیح کی محبت موجود ہونے اور راستبازی کی زندگی پر حکمرانی کی دلیل ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی محبت بڑھنے والی چیز ہے۔ اگر یہ محبت ہمارے اندر بسیرا کرتی ہے تو وہ دوسروں تک بھی پہنچے گی۔ ہم لوگوں کے اتنی دیر تک قریب جاتے رہیں گے جتنی دیر تک ہماری بے لوث دلچسپی اور محبت اُنکو گرما نہیں دیتی۔ ایک ایماندار جو سنجیدہ ہے وہ اُس قوت کو دوسروں تک پھیلانے کا جو کہ پھیل سکتی ہے اور یوں اُس جان کے روبرو نئی اخلاقی قوت کو بانٹے گا جسکی خاطر کہ وہ خدمت کر رہا ہے یہ آدمی کی قوت نہیں جو کہ اُس میں ہے بلکہ یہ رُوح القدس کی طاقت ہے جو تبدیلی کا یہ کام سرانجام دیتی ہے۔

یسوع مسیح نے اُس پر یہ سنجیدہ آگاہی دی ”اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو وہ کس چیز سے نمکین کیا جائے گا؟ پھر وہ کسی کام کا نہیں سوائے اسکے کہ باہر پھینکا جائے اور آدمیوں کے پاؤں کے نیچے روندنا جائے“ (متی 5:13)۔

جونہی اُس بڑی بیٹھرنے یسوع مسیح کے کلمات کو سنا تو وہ سب ہی اُس سفید نمک کو دیکھ سکتے تھے جو کہ پگڈنڈیوں میں بکھرا تھا اُسے پھینکا محض اس لئے گیا تھا کہ اُس نے اپنا نمکین مزہ کھو دیا تھا اور اس لئے بے کار تھا۔ اس بات نے فریسیوں کی حالت اور معاشرہ پر اُس کے مذہب کے اثر کی درست

طریقہ سے نمائندگی کی اُس مثال نے ہر اُس رُوح کو ظاہر کیا جس سے کہ خداوند یسوع کا فضل دُور ہو جاتا ہے اور وہ سرد اور مسیح کے بغیر ہے۔ اُس کا پیشہ خواہ کچھ بھی ہو وہ آدمیوں اور فرشتوں کی نگاہ میں بے نمک اور بے لطف ہو جاتا ہے۔ اس طرح کے لوگوں کے لئے یسوع نے فرمایا ”نہ تو سرد ہے اور نہ گرم کاش کہ تو سرد یا گرم ہوتا پس چونکہ نہ تو گرم ہے اور نہ سرد بلکہ نیم گرم ہے اس لئے میں تجھے اپنے منہ سے نکال پھینکنے کو ہوں“ (مکاشفہ 15:13-16)۔

اس فریب خوردہ دُنیا میں اپنے ذاتی منجی پر اپنا بھروسہ رکھے بغیر ہمارے لئے اپنا اثر دکھانا ناممکن ہے۔ ہم دُنیا کو وہ چیز ہرگز نہیں دے سکتے جو کہ ہمارے پاس ہی نہ ہو۔ یہ بات کہ بنی آدم کو اُٹھانے کے لئے ہم کیسے موثر ثابت ہو رہے ہیں اور ہماری اپنی عبادت اور مخصوصیت دونوں متناسب ہیں۔ اگر کوئی خاص خدمت نہیں، سچی محبت نہیں، تجربہ میں حقیقت نہیں تو مدد کرنے کے لئے طاقت بھی مفقود ہے۔ آسمان کے ساتھ رابطہ بھی منقطع ہے اور زندگی میں یسوع مسیح کی خوشبو بھی غائب ہے۔

جب تک کہ رُوح پاک ہمیں ایسے کارندہ کے طور پر استعمال نہیں کر سکتا جس کی بدولت وہ دُنیا تک اُس سچائی کو پھیلانے جو یسوع مسیح میں ہے۔ ہم اُس نمک کی مانند ہیں جس نے اپنا مزہ کھو دیا اور اب بے کار ہے۔ جب ہم میں خداوند کے فضل کی کمی ہوتی ہے تو ہم دُنیا کے سامنے یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ سچائی جس کا ہم پر چار کرتے ہیں اُس میں قابلیت کی طاقت ہی نہیں پائی جاتی اور تب جہاں تک اثر کا تعلق ہے، بائبل کے کلام کا اثر نہیں ہوتا۔ ”اگر میں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں اور محبت نہ رکھوں تو میں ٹھنڈا پیتل اور جھنجھناتی جھانجھ ہوں اور اگر مجھے نبوت ملے اور سب بھیدوں اور کُل علم کی واقفیت ہو اور میرا ایمان یہاں تک کامل ہو کہ پہاڑوں کو ہٹا دوں اور محبت نہ رکھوں تو میں کچھ بھی نہیں اور اگر اپنا سارا مال غریبوں کو کھلا دوں یا اپنا بدن جلانے کے لئے دے دوں اور محبت نہ رکھوں تو مجھے کچھ فائدہ نہیں“ (1 کرنتھیوں 13:1-3)۔

جب دل محبت سے معمور ہوتا ہے تو محبت دوسروں تک بھی پہنچتی ہے۔ دوسروں سے جواباً مدد لینے کے لیے نہیں بلکہ اس لئے کہ محبت اس کا عملی اُصول ہوتا ہے۔ محبت کردار کی اُستواری بخشی ہے۔ خواہشات کو تابع کرتی ہے۔ نیز یہ دشمنی کو زیر کرتی اور جذبات کو پاکیزہ کرتی ہے۔ اس محبت کی وسعت کائنات کی مانند ہے اور فرشتوں کے کام کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ اگر اُسکی پرستش کی جائے تو پوری زندگی کو شیریں بناتی اور اُس کی برکات کو چاروں طرف پھیلاتی ہے۔ یہ محبت ہے اور صرف یہی محبت ہے جو کہ ہمیں زمین کا نمک بناتی ہے۔

”تُم دُنیا کے بُر ہو“ متی 14:5

خداوند مسیح نے لوگوں کو سکھاتے وقت اپنے اسباق کو دلچسپ بنایا۔ اپنے سامعین کی دلچسپی کو فطرت سے متعلقہ مثالیں دے کر مبذول کیا۔ لوگ صبح سویرے ہی جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ آفتاب جو نہی نیلگوں آسمان پر بلند سے بلند تر ہونا شروع ہوا تو وادیوں اور تنگ گھاٹیوں سے سایہ کو دُور کرنے لگا۔ مشرق میں اُفق پر ابھی روشنی ختم نہ ہوئی تھی۔ شعاعوں کی بہتات نے زمین کو اپنی پلیٹ میں لے لیا۔ جھیل کی سطح سنہری روشنی کی طرح منور تھی اور اُس میں مطلع تاباں کے بادلوں کا عکس موجود تھا۔ کلیوں، پھولوں اور پتوں پر اوس کے قطرے چمک رہے تھے۔ فطرت نئے دن کی آمد پر مسکرا رہی تھی اور پرندے درختوں پر میٹھی راگیں الاپ رہے تھے۔ منجی نے اپنے سامنے لوگوں پر نگاہ ڈالی تب طلوع ہوئے درخشاں آفتاب پر نظر ڈالی تو شاگردوں سے فرمایا ”تُم دُنیا کا بُر ہو“۔ جیسے سورج اپنی محبت میں بندھا ہوا طلوع ہوتا ہے تاکہ رات کی ظلمت کو دُور کرے اور دُنیا کو بیا کرے۔ اسی طرح یسوع مسیح کے پرستاروں کو اپنے مقاصد میں آگے بڑھنا ہے۔ اُن لوگوں پر آسمانی روشنی کو چمکانا ہے جو کہ خطا اور گناہ کی تاریکی میں غرق ہیں۔ صبح کی شاندار روشنی میں اُس پاس کی پہاڑیوں پر واقع گاؤں اور قصبے دکھائی دیتے تھے اور

وہ حسین منظر کو چار چاند لگا رہے تھے۔ اُن کی جانب یسوع مسیح نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ”جو شہر پہاڑ پر بسا ہے چھپ نہیں سکتا“ اور یسوع مسیح نے اُس میں اِن الفاظ کا اضافہ کیا ”اور چراغ جلا کر پیانا کے نیچے نہیں بلکہ چراغ دان پر رکھتے ہیں تو اس سے گھر کے سب لوگوں کو روشنی پہنچتی ہے۔“

وہ لوگ جنہوں نے یسوع مسیح کے کلام کو سنا اُن میں سے زیادہ تر کسان اور راہ گیر تھے جن کا عاجزانہ گھر ایک کمرہ پر مشتمل تھا۔ جس میں ایک دیا جو کہ اپنے شمع دان پر رکھا ہوتا جو گھر کے سب افراد کو دکھائی دیتا تھا اور پھر خداوند نے یوں فرمایا ”اِسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجید کریں۔“

دُنیا کو کبھی یسوع مسیح سے صادر ہونے والی روشنی کے علاوہ کوئی دوسری روشنی نہ دکھائی گئی ہے اور نہ دکھائی جائے گی جو کہ گرے ہوئے انسان پر چمکے۔ یسوع مسیح ہمارا نجات دہندہ ہی صرف ایسا نُور ہے جو گناہ میں ملبس دُنیا کی تاریکی کو ختم کر سکتا ہے۔ ”اس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نُور تھی“ (یوحنا 1:4)۔ یہ تب ممکن ہوا کہ اُس کے شاگرد روشنی پہنچانے والے بن گئے تھے جب اُنہوں نے اُس کی زندگی کو قبول کیا۔ ایک رُوح میں یسوع کی زندگی اس کے اخلاق میں اُس کا پیارا اُنہیں جہان کے نُور بناتا ہے۔

بنی نوع انسان کی اپنی کوئی روشنی نہیں۔ یسوع سے الگ ہو کر ہم کبھی ہوئی شمع کی مانند ہیں۔ اُس چاند کی مانند ہیں جس کا چہرہ سورج سے دوسری سمت پر ہو۔ تمہارے پاس روشنی کی ایک کرن بھی نہ ہو جو کہ تاریک دُنیا میں بکھیری جائے۔ مگر جب ہم آفتاب صداقت کی جانب لوٹتے ہیں یعنی جب ہم یسوع سے ملاپ رکھتے ہیں تو پورا جسم الہی حضوری کی چمک سے دمک اُٹھتا ہے۔

یسوع کے پیروکاروں کو آدمیوں کے سامنے روشنی پھیلانے سے کچھ بڑھ کر ہونا ہے۔ وہ جہان کے نُور ہیں۔ یسوع اُن سب سے مخاطب ہے جنہوں نے اپنے نام اُسے دے دئے ہیں کہ تم نے اپنی

جائیں مجھے دے دیں ہیں اور میں نے تمہیں دُنیا کے حوالہ بحیثیت نمائندہ کر دیا ہے۔ ”جیسے باپ نے مجھے دُنیا میں بھیجا ہے۔ اُسی طرح میں نے بھی اُنہیں دُنیا میں بھیجا“ (یوحنا 17: 18)۔ جس طرح یسوع مسیح باپ کے مکاشفہ کی ایک لڑی ہے اور اُسی طرح ہم یسوع مسیح کو ظاہر کرنے کا ایک وسیلہ ہیں۔ جب یسوع مسیح تُو رکا منع ہے تو اے مسیحی اس بات کو نہ بھول کہ وہ انسانی فطرت میں ظاہر ہوا۔ خدا تعالیٰ کی برکات انسانی رابطہ کے تحت اُنڈلی گئی ہیں۔ یسوع مسیح اِس دُنیا میں ابنِ آدم کی حیثیت سے آیا۔ الوہیت جب انسانیت میں مقید ہوئی تو اُس نے انسانیت کو چھوا۔ یسوع کی کلیسیا، آقا کا ہر شاگرد انفرادی طور پر ایک ایسا وسیلہ ہے جسے عالم بالانے چُنا کہ حق تعالیٰ کے عرفان کو لوگوں پر واضح کریں۔ فرشتگان اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ تمہارے ذریعہ آسمانی روشنی اور طاقت ہلاک ہونے والی رُوحوں تک پہنچائیں۔ کیا انسانی کارگزار جن کے ذمہ یہ کام ہے اُس میں ناکام ہو جائینگے؟ اگر ایسا ہوا تو دُنیا وسیع پیمانہ پر رُوح پاک کے وعدہ کے اثر سے محروم رہے گی۔

یسوع مسیح نے شاگردوں کو یہ نہیں کہا تھا کہ ”اپنی روشنی چمکانے کے لئے جدوجہد کرو“ اُس نے یوں فرمایا ”اُسے چمکنے دو“ اگر دل میں یسوع کی سکونت ہے تو اُس کی حضوری کی روشنی کو چھپانا ناممکن ہے۔ اگر وہ لوگ جو مسیحی کہلاتے ہیں، جہان کا تُو رہیں ہے تو یہ اِس لئے ہے کہ وہ طاقتور تو انائی انہیں چھوڑ گئی ہے۔ اگر اُن کے پاس دینے کے لئے روشنی نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن کا روشنی کے منبع سے کوئی تعلق نہیں۔

تمام زمانوں میں ”مسیح کا رُوح جو اُن میں تھا“ (1 پطرس 1: 11)۔ اُس رُوح نے حق تعالیٰ کے سچے اور حقیقی بندوں کو اُن کے اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کے لئے روشنی بنایا۔ یوسف مصر میں روشنی پھیلانے والا تھا۔ اُس نے اپنی پاکیزگی اور فراست اور طفلانہ محبت میں یسوع مسیح کی نمائندگی بُت پرست قوم کے عین درمیان میں کی۔ جب اسرائیلی مصر سے اپنے موعودہ ملک کی راہ پر تھے تو اُن

کے درمیان جو سچے اشخاص تھے وہ اُس پاس کی قوموں کے لئے روشنی تھے۔ اُن کے ذریعے خداوند دُنیا پر ظاہر ہوا۔ دانی ایل اور اُس کے ساتھیوں کی بدولت جو بابل میں تھے مرد کی جو ایران میں تھا۔ یہ لوگ شاہی درباروں میں تاریکی کے عین وسط میں روشنی کے مینار بن کر چمکے اور اسی طرح یسوع کے شاگرد آسمان کی راہ پر روشنی کو چمکانے والے ہیں۔ ان ہی کی بدولت باپ کا رحم اور فیاضی اس تاریکی میں غرق دُنیا پر ظاہر کی گئی جو حق تعالیٰ کا غلط تصور رکھتی ہے۔ اُنکے اچھے کام دیکھ کر دوسروں کی رہنمائی ہوتی ہے کہ وہ باپ کی تعجب کریں جو کہ عالم بالا پر ہے کیونکہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کوئی خدا ہے جو کہ کائنات پر تخت نشین ہے اور جس کا کردار تعریف کے قابل اور اپنائے جانے کے لائق ہے۔ ایسی الہی محبت جو دل میں چمکتی اور یسوع کی محبت جیسی ہوتی ہے جب کسی زندگی میں ظاہر ہو تو اس سے آسمان کی ایسی جھلکیاں ظاہر ہوتی ہیں جو کہ اس جہان کے انسان کو دکھائی جاتی ہیں تاکہ وہ آسمان کی فضیلت کی تعظیم کرے۔

”جو محبت خدا کو ہم سے ہے“ (1 یوحنا 4: 16)۔ اُس کی وجہ یہی ہے کہ آدمیوں کی رہنمائی ہوئی ہے کہ وہ یقین رکھیں۔ اسی کی بدولت تب وہ دل جو پہلے گناہ آلودہ اور غلیظ تھا اب صاف اور نئے بن جاتے ہیں کہ وہ خدا کے حضور پیش کئے جاسکیں ”اپنے پر جلال حضور میں کمال خوشی کے ساتھ بے عیب کر کے کھڑا کر سکتا ہے“ (یہودا 24)۔

منجی کے یہ الفاظ ”تُم دُنیا کے نور ہو“ اس بات کی ترجمانی کرتے ہیں کہ اُس نے اپنے پیروکاروں کو ایک عالمگیر کام دیا تھا۔ یسوع مسیح کے دنوں میں خود غرضی اور تکبر اور حسد نے مقدس معاملات کے رکھوالوں اور نقشہ پر موجود دوسری اقوام کے درمیان تفریق کی ایک طویل دیوار کھڑی کر دی تھی۔ مگر نجات دہندہ اُسے مکمل طور پر تبدیل کرنے کو آیا۔ وہ الفاظ جو نجات دہندہ کے منہ سے نکل رہے تھے وہ کسی بھی طرح اُن باتوں کی مانند نہ تھے جو کہ وہ کانہوں اور ربیوں سے سنتے آئے تھے۔ یسوع مسیح تفریق، خود پرستی، قومیت پرستی کی دیوار کو اکھاڑتا ہے اور اس کے بدلے میں نوع انسان سے

محبت کرنا سکھاتا ہے۔ اُس نے اُن کی آنکھیں اُس محدود، تنگ دائرے سے ہٹائیں جو کہ اُن کی خود غرضی کی ایجاد تھا۔ اُس نے معاشرہ کی تمام حدود اور خود ساختہ بندشیں مٹا دیں۔ اُس نے ہمسایہ اور اجنبی میں تمیز نہ چھوڑی اور نہ ہی دوست اور دشمن میں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم ہر ضرورت مند شخص کو اپنا ہمسایہ سمجھیں اور پوری دُنیا کو ایک کھیت سمجھیں جس میں اہم کام کرنے والے ہیں۔

جیسے سورج کی شعاعیں دُنیا کے سب سے پسماندہ کونے کو بھی منور کرتی ہیں اُسی طرح خداوند کی یہ خواہش ہے کہ انجیل کی بشارت روی زمین کے ہر بشر تک پہنچے۔ اگر خداوند کی کلیسیا ”خداوند خدا کا مقصد پورا کر رہی ہوتی تو اُن لوگوں پر روشنی چمک چکی ہوتی جو تاریکی اور موت کی وادی میں بسر کرتے ہیں، اپنے آپ کو شاہِ دینے، ذمہ داری اور صلیب کو دُور پھینکنے کی بجائے کلیسیا کے ہر فرد کو چاہیے کہ اُنکے ذریعے چمکے اور اس طرح کام کرے جس طرح اُس نے رُوحوں کو بچانے کے لئے کام کیا۔ تب یہ بادشاہی کی خوشخبری بہت جلد پوری دُنیا میں پھیل جائے گی۔

ایسا کرنے ہی سے وہ ارادہ جس میں ابراہام میسوپتامیہ کے میدان سے بلایا گیا۔ اس زمانہ میں پورا ہوگا وہ فرماتا ہے ”میں تجھے برکت دوں گا.... اور تُو باعثِ برکت ہوگا“ (پیدائش 2:12)۔ یسوع مسیح کے الفاظ جو کہ ہمیں انجیل کے نبی کے ذریعے ملتے ہیں اُن کا دراصل پہاڑی واعظ میں اعادہ ہی ہوا ہے۔ اور یہ ہم آخری وقت کے رہنے والوں کے لئے ہیں ”اُٹھ منور ہو کیونکہ تیرا تُو آگیا اور خدا کا جلال تجھ پر ظاہر ہوا“ (یسعیاہ 60:1)۔

اگر آپ کی رُوح پر خدا کا جلال ظاہر ہوا ہے۔ اگر آپ نے اُس کے حسن کو دیکھا ہے جو دس ہزاروں میں ممتاز ہے اور سرِ پائے عشق انگیز ہے اور اگر آپ کی رُوح اُس کے جلال سے منور ہوئی ہے تو پھر آپ کے لئے یہ الفاظ ہیں جو میرا مالک بھیجتا ہے۔ کیا آپ مسیح کے ساتھ اُس پہاڑی پر کھڑے ہوئے تھے جہاں وہ جلالی ہوا تھا؟ نیچے میدان میں رُوحیں ہیں جن کو ابلیس نے قید کر رکھا ہے وہ ایمان کے الفاظ

اور دُعا کا انتظار کرتی ہیں کہ آزاد ہوں۔

ہمیں صرف یسوع کے جلال پر غور و خوض ہی نہیں کرنا بلکہ اُس کی تعریف میں بولنا بھی ہے۔
یسعیاہ نبی نے نہ صرف اُس کا جلال دیکھا بلکہ وہ اُس کی خاطر بولا بھی۔ جب داؤد نے غور و خوض کیا تو
آگ جلائی گئی اور پھر اُس نے اپنی زبان سے کلام کیا۔ جب اُس نے خداوند کی عجیب و غریب محبت پر
سوچ و بچار کی تو وہ چپ نہ رہ سکا بلکہ اُس نے جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا اُس کا بیان کیا۔ کون ایسا شخص
ہے جو ایمان کی بدولت مخلصی کی عجیب و غریب تجویز کو دیکھے، خدا کے اکلوتے کا جلال دیکھے اور چپ
رہے؟

کون اُس کے بے پایاں پیار پر غور و خوض کرے گا جو کہ مسیح کی کلوری پر ظاہر یعنی مسیح کی موت
کی بدولت یعنی کہ ہم ہلاک نہ ہوں بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائیں۔ کون اس کا نظارہ کر سکتا ہے اور اُس کے
پاس کوئی لفظ نہ ہو جس کی بدولت وہ منجی کے جلال کا اظہار کر سکے۔

”اُس کی ہیکل میں ہر ایک جلال ہی جلال پکارتا ہے“ (زبور 9:29)۔ اسرائیل کے شیریں
نغمہ سرا اپنی ستار پر اُس کی یوں تعریف کرتا ہے ”میں تیری عظمت کی جلالی شان پر اور تیرے عجائب پر غور
کروں گا اور لوگ تیری قدرت کے ہولناک کاموں کا ذکر کریں گے اور میں تیری بزرگی بیان کروں گا“
(زبور 6:145)۔

کلوری کی صلیب کو لوگوں کے درمیان بلندی پر بلند کرنا چاہیے تاکہ وہ اُس پر سوچیں اور اپنے
خیالات کو اس کے لئے وقف کریں۔ تب تمام وسائل اور قوموں کی مخصوصیت ہوگی کارندے دُنیا میں
روشنی کے مینار زندہ اشخاص کی صورت میں ہوں گے اور دُنیا کو منور کریں گے۔

جو کوئی بھی اپنے آپ کو یسوع کے حوالے کر دے یسوع اُسے بخوشی قبول کرتا ہے۔ وہ
انسانیت کو الہی مطابقت میں لاتا ہے تاکہ وہ دُنیا کو خدائے مجسم یعنی اُس پیار کے مجسم ہونے کے عقیدہ

سے روشناس کرے۔ اُس کے متعلق گفتگو کرے دُعا کرے اور گائے، اُس کے جلال کے پیغام کی منادی کرے اور دُور دراز تک اُسے پھیلائے۔

مصائب جو صبر سے جھیلے جائیں، برکت جو شکر گزاری کے ساتھ وصول کی جائے۔ آزمائشیں جو بہادری سے برداشت کی جائیں۔ حلیمی، مہربانی، رحم اور محبت جو کہ ایک عادت کی حیثیت سے ظاہر ہو یہ سب ایسی روشنیاں ہیں جو اخلاق میں خود غرض دل کی تاریکی کے برعکس نمودار ہوتی ہیں۔ ایسی تاریکی میں زندگی کی روشنی کبھی بھی نہیں چمکتی۔



شریعت کی رُوحانیت

”میں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں“ متی 17:5

یسوع نے کوہ سینا پر رعد اور شعلہ کے درمیان شریعت کا اعلان کیا تھا۔ خدا کا جلال بھسم کرنے والی آگ کی مانند انتہا تک ٹھہر گیا۔ اور پہاڑی خداوند خدا کی حضوری سے تھر تھرا کر پگھلنے لگی۔ اسرائیل کے لشکروں نے منہ کے بل کر کر شریعت کے احکام کا اعلان سنا تھا۔ مگر مبارک باد یوں کی پہاڑی کا معاملہ اسکے برعکس تھا۔ موسم گرما کے آسمان تلے جب کہ پرندوں کے چچھانے کے علاوہ کوئی دوسری آواز سکون کو توڑ نہیں رہی تھی۔ یسوع نے اپنی بادشاہت کے اُصولوں کا انکشاف کیا مگر وہ شخص جو اُس دن لوگوں سے ہمکلام ہوا وہ محبت بھرے لہجے میں اس شریعت کے اُصولوں کا بیان کر رہا تھا جو کہ کوہ سینا سے دی گئی۔

جب شریعت دی گئی تو اُس وقت اسرائیلی مصر کی طویل غلامی سے بہت پسماندہ ہو چکے تھے۔ اُنہیں ضرورت تھی کہ وہ حق تعالیٰ کی قوت اور شان سے متاثر ہوتے مگر اُس نے اپنی حیثیت کو محبت کے خدا کی شکل میں ظاہر کیا۔

”خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔ اُس کے دہنے ہاتھ میں اُن کے لئے آتش شریعت تھی وہ بے شک قوموں سے محبت رکھتا ہے اُس کے سب مقدس لوگ تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں میں بیٹھے ایک ایک تیری باتوں سے مستفیض ہوگا“ (استثنا 2:33-3)

موسیٰ پر خدا نے اپنا جلال اُن عجیب و غریب کلمات میں ظاہر کیا جو کہ تمام زبانوں میں بیش قیمت خزانہ رہے ہیں۔ ”خداوند خدا ہی رحم اور مہربان، قہر کرنے میں دھیما اور شفقت اور وفا میں غنی ہزاروں پر فضل کرنے والا گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا“ خروج 24:6، 7۔

مگر اسرائیل نے شریعت کی رُوحانی سیرت کو نہ پہچانا اور اکثر وہ فرمانبرداری جو دیکھنے میں آتی وہ رسموں اور رواجوں کی پیروی تھی۔ یہ فرمانبرداری دلوں کی محبت کہ شہنشاہیت کے سامنے اُندھیتا تھا۔ جو نبی یسوع نے پاک دور اندیش کام اور کردار جو کہ باپ کا ہے لوگوں کے سامنے پیش کیا اور رسموں کی تابع فرمانی کو حقیر و ناچیز ظاہر کیا تو یہی بات یہودی حکمران نہ سمجھ سکے۔ انہوں نے سوچا کہ شریعت کو اس کی صحیح جگہ نہیں دیتا اور جب اُس نے اُن سچائیوں کو اُن کے سامنے رکھا جو کہ خدا کی دی ہوئی خدمت کی رُوح رواں تھیں تو حکمرانوں نے ظاہری باتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے اُس پر الزام لگایا کہ وہ شریعت کو منسوخ کرنا چاہتا ہے۔

”خداوند یسوع مسیح کے کلمات اگرچہ بڑے سکون کے ساتھ کہے گئے تھے۔ پھر بھی انہوں نے سنجیدہ اور قوت سے لوگوں کے دلوں کو ہلا دیا۔ انہوں نے بے جان رسم و رواج اور ریوں کی مبالغہ آمیزی کو سُنا تھا جو کہ فضول تھی۔ وہ اُس کی تعلیم دیتا تھا“ (متی 29:7)۔ فریسیوں نے اپنی تعلیم اور یسوع کی تعلیم میں ایک تضاد دیکھا۔ انہوں نے دیکھا کہ سچائی کی عظمت اور پاکیزگی اپنے معززانہ اثر میں بہتیرے دلوں میں گھر کر رہی ہے۔ منجی کی الہی محبت نے انسانوں کے دلوں کو اُسکی جانب کھینچا۔ استادوں نے یہ محسوس کیا کہ اُن کی کلیہ تعلیم، یسوع کی لوگوں کو دی جانے والی تعلیم کی بدولت مسترد ہونے کو ہے۔ وہ اُن دیواروں کو گرا رہا تھا جو کہ حکمرانوں کو منفرد کرتی تھیں اور گھمنڈ کے باعث تھیں۔ اُستادوں نے یہ خطرہ محسوس کیا کہ اگر ایسا ہونے دیا گیا تو یسوع تمام لوگوں کو اُن سے دُور لے جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے تعاقب کیا۔ یہ تعاقب طے شدہ دشمنی اور اس اُمید میں کیا کہ موقع کی تلاش کی جائے

جس میں عام لوگوں کی طرفداری اُس سے ہٹ جائے اور اس طرح صدرِ عدالت اُسے موت کا فتویٰ دے سکے۔

جاسوس نے پہاڑی پر یسوع مسیح کا بہت نزدیک سے معائنہ کیا اور جونہی اُس نے صداقت کے اُصولوں کا انکشاف کیا تو فریسیوں نے ادھر ادھر سے یہ سرگوشیاں کیں کہ اُس کی تعلیم اُن حکموں کے خلاف ہے جو خداوند خدا نے سینا پر دیئے تھے۔ نجات دہندہ نے موسیٰ کی معرفت دی جانے والی تعلیمات پر سے ایمان کو اپنے مذہب میں ہٹالینے کے متعلق کچھ بھی نہ فرمایا۔ کیونکہ موسیٰ پر اُس الہی شعاع کو جو اُس نے اسرائیل کو دی اُسے یسوع مسیح ہی لیتا تھا۔ اب جونہی بہتیرے اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے ہیں کہ یسوع شریعت کو منسوخ کرنے آیا ہے تو یسوع نے کسی غلطی کے امکان کے بغیر شریعت کے متعلق الہی معیار کا اعلان کر دیا ”یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں“۔

انسانوں کا خالق، شریعت کا دینے والا ہی اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ اس کا یہ ہرگز مقصد نہیں کہ شریعت کے احکام کو ٹھکانے لگا دے۔ کائنات میں ہر چیز ذرے سے لے کر تمام دُنیاؤں تک ہر ایک کسی اُصول کے لئے صداقت کے عظیم قوانین ہیں اور انہیں قوانین کے تابع رہنے میں کائنات کا بچاؤ ہے۔ اس سے پہلے کہ زمین بنائی جاتی خدا کی شریعت موجود تھی۔ فرشتگان کے لئے اُصول ہیں کہ وہ اُن کے مطابق چلیں اور اس مقصد کے لئے کہ یہ زمین آسمان کے ساتھ مطابقت میں جا کے انسانوں کو الہی معیار کے تابع رہنا ہے۔ آدم کو عدن میں مسیح نے شریعت کے قوانین سکھائے تھے۔ ”جب صبح کے ستارے مل کر گاتے تھے اور خدا کے سب بیٹے خوشی سے لکارتے تھے“ (ایوب 38:7)۔ خداوند کا یہ مقصد ہرگز نہیں تھا کہ شریعت کو منسوخ کر دے بلکہ یہ تھا کہ اپنے فضل سے انسان کو واپس لائے کہ وہ شریعت کی فرمانبرداری کرے۔

پیارا شاگرد جس نے اُس پہاڑی پر یسوع کے وعظ کو سنا اُس نے کافی عرصہ بعد رُوح پاک کی ہدایت سے شریعت کے مسلسل جاری رہنے کے متعلق لکھا۔ وہ فرماتا ہے ”گناہ شرع کی مخالفت ہے“ اور ”جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے“ (1 یوحنا 3:4)۔ وہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ وہ جس شرع کا ذکر کرتا ہے ”وہی پرانا حکم جو شروع سے ہے تمہیں ملا ہے“ (1 یوحنا 2:7)۔ وہ اُس شریعت کا ذکر چھیڑتا ہے جو پیدائش کے وقت تھی اور کوہ سینا پر دہرائی گئی۔

شریعت کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے یسوع نے فرمایا ”میں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں“ یہاں وہ لفظ ”پورا“ کو اُسی معانی میں استعمال کر رہا ہے جس میں اُس نے یوحنا اصطباغی پر اپنا مطلب واضح کیا تھا کہ ساری راستبازی کو پورا کرنا ہے“ (متی 3:15)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے مطالبہ پر پورا اُترنا یعنی حق تعالیٰ کی مرضی کے ساتھ یگانگت میں پورا اُترنا یا کامل نمونہ دینا۔

اُس کا مقصد یہ تھا کہ وہ ”شریعت کو بزرگی دے اور اُسے قابلِ تعظیم بنائے“ (یسعیاہ 22:21)۔ اُسے شریعت کا روحانی پہلو اُس کے اُصول اور دائمیت کو واضح کرنا تھا۔

یسوع مسیح کے کردار کا الہی حسن و جمال جس کے مقابلہ میں دُنیا کا شریف ترین انسان حقیر ہے۔ جس کے متعلق سلیمان نے الہام کے ذریعہ لکھا کہ وہ دس ہزار ہیں ممتاز ہے.... ہاں.... وہ سراپا عشق انگیز ہے“ (غزل الغزلات 5:10-16)۔ جس کے متعلق داؤد نے رویا میں دیکھتے ہوئے لکھا ”تو بنی آدم میں سب سے حسین ہے“ (زبور 45:2)۔ یسوع مسیح باپ کی شخصیت کی جیتی شبیہ، اُس کا چمکتا دمکتا جلال خود انکسار منجی ہے۔ تمام وقت جب کہ وہ اِس دُنیا میں اپنا پیار دکھاتا رہا تو خدا کی شریعت کا زندہ ترجمان تھا۔ اُسکی زندگی میں یہ انکشاف ہوا کہ آسمانی محبت اور مسیحی اُصول اس کی شریعت کے دائمی قوانین ہیں۔

یسوع نے فرمایا ”جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ تو ریت سے نہ ٹلیگا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے“ اُس نے خود اُس کے تابع رہ کر اُس کے اٹل قوانین کی گواہی دی اور اس بات کا ثبوت دیا کہ اس کے فضل کی بدولت آدم کا ہر بچہ اور بچی اُسے کامل طور پر مان سکتا ہے۔ اُس پہاڑی پر یہ واضح کیا کہ ایک شوشہ بھی ہر گز نہ ٹلے گا جب تک کہ سب کچھ مکمل نہ ہو جائے یعنی انسانی نسل سے وابستہ تمام چیزیں، سب کچھ جس کا رشتہ نجات کی تجویز سے ہے پورا نہ ہو جائے۔ وہ یہ ہر گز نہیں سکھاتا کہ شریعت کو توڑا موڑا جائے بلکہ وہ انسان کے اُفق کی آخری منزل پر اپنی نظر کو جماتا ہے اور ہمیں یقین دہانی کراتا ہے کہ جب تک آپ اس حد تک نہ آئیں شریعت اپنا دبدبہ رکھے گی۔ یہ اس لئے کہ کوئی شخص بھی یہ محسوس نہ کرے کہ یہ اُس کا ارادہ تھا کہ وہ شریعت کے قوانین کو منسوخ کرے۔ جب تک آسمان اور زمین رہیں گے خدا کی شریعت کے پاک قوانین بھی رہیں گے۔ اُس کی صداقت ”خداوند کے پہاڑوں کی مانند ہے“ (زبور 6:36)۔ اور وہ مسلسل برکات کا باعث دُنیا کو سیراب کرنے والی ندیاں بھیج کر مسلسل بنی رہے گی۔

کیونکہ خداوند کی شریعت کامل ہے اور اٹل بھی ہے۔ اس لئے گنہگار آدمی کے لئے اسکے معیار اور مطالبات پر پورا اُترنا مشکل ہے۔ یہی وجہ تھی کہ یسوع مسیح ہمارا منجی بن کر آیا۔ یہ اُس کا مقصد تھا کہ وہ انسانوں کو الہی سیرت میں حصہ دار بنائے اور انہیں آسمان کی شریعت کی یگانگت میں لا کھڑا کرے۔ جب ہم اپنے گناہوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور یسوع مسیح کو منجی بنا لیتے ہیں تو شریعت کی تعریف ہوتی ہے۔ پولس رسول پوچھتا ہے ”پس کیا ہم شریعت کو ایمان سے باطل کرتے ہیں؟ ہر گز نہیں بلکہ شریعت کو قائم رکھتے ہیں“ (رومیوں 3:31)۔

نئے عہد کا وعدہ یہ ہے ”میں اپنے قوانین اُن کے دلوں پر لکھوں گا اور اُن کے ذہن میں ڈالوں گا“ (عبرانیوں 10:16)۔ جب وہ طریقہ کار جو یسوع مسیح کو خدا کا برہ ظاہر کرتا ہے ایسا برہ جو

جہان کے گناہ اُٹھالے جاتا ہے۔ یسوع کی موت پر ختم ہوا تو صداقت کے قوانین جو کہ دس احکام میں پنہاں ہیں وہ اتنے ہی اٹل ہیں جتنے کہ اُس کا تخت لا تبدیل ہے۔ ایک حکم بھی نہیں بلکہ ایک شوشہ بھی تبدیل نہیں ہوا۔ وہ اُصول جو انسان پر جنت میں یعنی عدن میں ظاہر کئے گئے تھے وہ نئی بحال ہونے والی دُنیا میں لا تبدیل ہوں گے۔ جب اس دُنیا پر دوبارہ عدن کا باغ لہلہائے گا تو خدا کی محبت کی شریعت دُنیا پر بسنے والے تمام لوگ مانیں گے۔

”اے خداوند تیرا کلام آسمان پر ابد تک قائم ہے“ ”اس کے تمام قوانین راست ہیں وہ ابد الابد قائم رہیں گے وہ سچائی اور راستی سے بنائے گئے ہیں“ ”تیری شہادتوں سے مجھے قدیم سے معلوم ہوا کہ تُو نے اُن کو ہمیشہ کے لئے قائم کیا ہے“ (زبور 89:119؛ 111:7؛ 8؛ 119:152)۔

”جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا۔“ متی 19:5

اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کے لئے اُسکی بادشاہی میں کوئی جگہ نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ شخص جو ایک قانون کو مکمل طور پر رد کرتا ہے درحقیقت اُس میں رُوح اور سچائی نہیں کہ وہ دوسروں کو مان سکے۔ ”جس نے ساری شریعت پر عمل کیا اور ایک ہی بات میں خطا کی وہ سب باتوں میں قصور وار ٹھہرا“ (یعقوب 2:10)۔

نافرمانی کی وسعت گناہ کو جنم دیتی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی واضح کی گئی مرضی کے خلاف تبدیلی کو حساب میں لایا جاتا ہے کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دل اور گناہ کے درمیان ابھی رابطہ قائم ہے دل اپنی خدمت میں منقسم ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کا انکار کرنا اور اُس کی حکومت کے قوانین کے خلاف بغاوت موجود ہے۔

کیا انسان خداوند کے مطالبات سے آزاد ہیں کہ وہ اپنی مرضی کے معیار بنائیں؟ تب تو

مختلف لوگوں کے نزدیک بہت سے معیار ہوں گے۔ تب خداوند کے ہاتھوں سے حکومت نکل جائے گی۔ انسان کی مرضی لاگو ہوگی۔ تب اعلیٰ اور ارفع رضائے الہی اور مخلوق کے لئے اُس کے مقصد کی بے عزتی اور بے حرمتی ہوگی۔

جب کبھی بھی انسان اپنی راہوں پر چل نکلتے ہیں تو وہ خداوند کے متضاد پائے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے آسمان پر جگہ نہ ہوگی کیونکہ وہ آسمان ہی کے قوانین کے خلاف جنگ آزما ہیں۔ مشیتِ ایزدی سے بے رُخی کر کے دراصل وہ شیطان کی طرف رُخ کرتے ہیں جو حق تعالیٰ اور انسان کا دشمن ہے۔ نہ ایک اور نہ زیادہ الفاظ بلکہ انسان تمام کلمات کی بدولت زندہ رہے گا جو کہ اُس کے مُنہ سے صادر ہوتے ہیں۔ ہم ایک کلمہ سے بھی رُخ نہیں موڑ سکتے خواہ ایسا کرنا ہماری نظر میں کتنا ہی محفوظ کیوں نہ دکھائی دے۔ کوئی ایسا حکم نہیں جو کہ انسان کی اس زندگی اور آنے والی زندگی میں خوشی و خرمی کا باعث نہ ہو۔ اگر بطورِ انسان ہم خداوند کی شرع سے وفاداری دکھائیں تو وہ انسان کے لئے ایسا ہے جیسے بدی سے بچاؤ کے لئے احاطہ (باڑ) کر دیا گیا ہو۔ وہ جو اس الہی احاطہ توڑتا ہے اُس نے ایک لحاظ سے اُس قوت کو کھودیا جو کہ اُس کی حفاظت کرتی۔ کیونکہ اُس نے راہ کھول دی ہے کہ دشمن آئے یعنی اُجاڑنے اور تباہ کرنے کے لئے آئے۔

ہمارے پہلے ماں باپ نے ایک بات میں مشیتِ ایزدی کے خلاف چلنے سے دُنیا میں آہ و بکا کے سیلاب کے دروازے کھول دیئے اور اُنکی مثال پر چلنے والے ہر شخص کو ایسا ہی نتیجہ ملے گا۔ اُس کی شرع کے ہر قانون کے پیچھے خداوند خدا کا پیار پنہاں ہے اور جو کوئی خدا تعالیٰ کے احکام سے برطرف ہوتا ہے وہ دراصل اپنا سکون لئے اور تباہی کا انتظام کر رہا ہے۔

”اگر تمہاری راستبازی فقہیوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہوگی تو تم آسمان کی

بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہو گے“ متی 20:5

فقہوں اور فریسیوں نے نہ صرف مسیح خداوند بلکہ اُس کے شاگردوں پر بھی الزام لگایا۔ کیونکہ وہ اُن کے قوانین کی تعظیم نہیں کرتے تھے۔ بسا اوقات شاگردوں کو اُن اُستادوں کے الزامات سے کوفت ہوتی جنہیں وہ مذہبی رہنما سمجھنے کے عادی تھے۔ یسوع مسیح نے اُن کے دھوکے کو بے نقاب کر دیا تھا اُس نے یہ واضح کیا کہ وہ راستبازی جس کا چرچا فریسی کرتے ہیں وہ فضول ہے۔ یہودی قوم خداوند کے خاص فرمانبردار لوگ ہونے کے دعوے دار تھے۔ مگر یسوع نے اُن کے مذہب کو بچانے والے ایمان سے خالی قرار دیا۔ اُن کی ظاہری وضع داری اُن کی راستبازی کی انسانی ایجادیں اور رسوم اور شرع کے ماننے کے ظاہری مطالبات یہ سب کچھ بھی انہیں پاک نہیں کر سکتے۔ وہ دل کے پاک نہ تھے اور نہ ہی اُن کے کردار یسوع مسیح کی مانند تھے۔

قانون کا مذہب رُوح کو خداوند کے ساتھ یگانگت میں لانے سے قاصر ہے۔ فریسیوں کا کٹر پن اور کٹر راسخ الاعتقادی محروم اور پشیمان دکھائی دینا، شریفانہ رویہ اور محبت یہ سب کچھ گنہگاروں کے لئے راہ کی رکاوٹیں تھیں۔ وہ اُس نمک کی طرح تھے جس کا مزہ جاتا رہا ہو۔ کیونکہ اُنکے اثر و رسوخ میں کوئی ایسی طاقت نہ تھی کہ دُنیا کو بچا سکیں کیونکہ سچا ایمان وہی ہوتا ہے جو ”محبت کی راہ سے اثر کرتا ہے“ (گلٹیوں 5:6)۔ یعنی محبت رُوح کو پاک کرتی ہے۔ وہ اُس خمیر کی مانند ہے جو کردار کو تبدیل کرتا ہے۔

یہ سب باتیں یہودیوں کو نبیوں کی تعلیم سے سیکھ لینی چاہیے تھیں۔ صدیوں پہلے رُوح کا خداوند کے ساتھ رابطہ رکھنے کی بکا کو میکاہ نے ان الفاظ میں لکھا ہے ”میں کیا لے کر خداوند کے حضور آؤں اور خدا تعالیٰ کو کیونکر سجدہ کروں۔ کیا سوختنی قربانیوں اور یک سالہ پھٹروں کو لے کر اُس کے حضور آؤں؟ کیا خداوند ہزاروں مینڈھوں سے یا تیل کی ہزاروں نہروں سے خوش ہوگا؟.... اے انسان اُس نے تجھ پر نیکی ظاہر کر دی خداوند تجھ سے اسکے سوا اور کیا چاہتا ہے کہ تُو انصاف کرے اور رحم دلی کو عزیز رکھے اور

اپنے خدا کے حضور فروتنی سے چلے‘ (میکاہ 6:6-8)۔

ہوسیع نبی نے اُن الفاظ میں فریسیوں کے لب لباب کو بیان کر دیا ”اسرائیل ایک لہلہاتی تاک ہے جو اپنے ہی لئے پھل لاتی ہے“ (ہوسیع 1:10)۔ یہودیوں کی اُس خدمت میں جو خداوند کے نام سے لیتے تھے دراصل وہ اپنی ہی خاطر کام کر رہے تھے۔ اُنکی صداقت یا راستبازی شرع کا ماننا اُن کی اپنی ہی جدوجہد کا نتیجہ تھا۔ کیونکہ وہ اُن خیالات اور خود غرضانہ مناد کے مطابق تھی۔ مگر ایسا بھی تھا کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ وہ افضل ترین ہیں۔ اسرائیلیوں کی اس کوشش سے کہ وہ اپنے آپ کو مبرا کر رہے ہیں۔ دراصل وہ ناپاک چیز سے پاک چیز بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ خدا کی شریعت اتنی ہی پاکیزہ ہے جتنا کہ باپ خود پاک ہے۔ وہ اتنی کامل ہے جتنا کہ قادرِ مطلق کامل ہے۔ شرع اُن کے سامنے خداوند کی صداقت پیش کرتی ہے۔ اس کے یعنی انسان کے یہ بس میں نہیں کہ وہ اپنی توانائی میں اُسکی شرع کو جانے۔ کیونکہ انسان کی فطرت، بدچلن، خراب اور خداوند کے متضاد ہے۔ اور خود غرض دل کے کام ”اور ہماری راستبازی گندی دھجیوں کی مانند ہے“ (یسعیاہ 6:6)۔

کیونکہ شریعت پاک ہے اس لئے یہودی قوم اپنی تگ و دو سے اپنے لئے صداقت نہ حاصل کر سکتی تھی۔ یسوع کے شاگرد اگر چاہتے ہیں کہ آسمان کی بادشاہی میں جائیں تو انہیں فریسیوں کی راستبازی کی نسبت کسی اور طرح کی صداقت کو حاصل کرنا ہے۔

حق تعالیٰ اپنے بیٹے کے ذریعے انہیں کامل صداقت بخشا ہے۔ اگر وہ اپنے دل یسوع مسیح کو حاصل کرنے کے لئے کھولیں گے تو خدا تعالیٰ کی زندگی اُس کی محبت اُن میں سکونت کرے گی تاکہ انہیں خدا کی شبیہ میں تبدیل کرے۔ تب ان مفت انعامات کی بدولت وہ اُس صداقت کو حاصل کریں گے، شرع جس کا مطالبہ کرتی ہے۔ مگر فریسیوں نے یسوع مسیح کو رد کر دیا ”اس لئے کہ وہ خدا کی راستبازی سے ناواقف ہو کر اور اپنی راستبازی قائم کرنے کی کوشش کر کے خدا کی راستبازی کے تابع نہ

ہو“ (رومیوں 10:3)۔ اُنہوں نے اپنی زندگیوں کو خدا کی صداقت کے حوالہ نہ کیا۔

یسوع مسیح نے اپنے سامعین کے سامنے یہ پیش کیا کہ حق تعالیٰ کی شرع کو ماننے کا مطلب کیا ہے... وہ یہ ہے کہ یسوع مسیح کا کردار اُن کی زندگیوں میں جنم لے کیونکہ اُسی میں خداوند روزانہ اُن پر ظاہر ہوتا تھا۔

”جو کوئی اپنے بھائی سے غصہ ہوگا عدالت کی سزا کے لائق ہوگا“ متی 5:22۔

موسیٰ کے ذریعے خداوند خدا نے فرمایا ”تُو اپنے دل میں اپنے بھائی کے خلاف بغض نہ رکھنا... تُو انتقام نہ لینا اور نہ اپنی قوم کی نسل سے کینہ رکھنا بلکہ اپنے ہمسایہ سے اپنی مانند محبت کرنا“ (گنتی 17:19، 18)۔ وہ سچائیاں جو یسوع مسیح پیش کرتا ہے یہ وہی سچائیاں تھیں جو پہلے نبیوں نے سکھائی تھی۔ مگر لوگوں پر دلوں کو سخت کرنے اور گناہ کی وجہ سے غیر واضح ہو چکی تھیں۔

منجی کے کلمات نے اس حقیقت کو واضح کر دیا کہ جب وہ دوسروں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ دوسرے خطا کار ہیں تو دراصل وہ بھی برابر کے خطا کار ہی ہیں کیونکہ وہ دھوکہ دہی اور حسد سے محبت رکھتے ہیں۔

اس جگہ جہاں وہ جمع تھے سمندر کی دوسری طرف بسن کا علاقہ تھا یہ علاقہ سنسان و ویران گھاٹیوں اور درختوں سے اُٹی (بھری) ہوئی پہاڑیوں پر مشتمل تھا، جہاں ہر طرح کے مجرموں کے رہنے کے لئے بہترین ٹھکانہ یا جگہ تھی۔ اس علاقہ کی چوری اور ڈاکہ کی وارداتیں لوگوں کے دلوں میں تازہ تھیں اور بہترے اس بات کے خواہشمند تھے کہ ان غلط کاریوں کے مرتکب اشخاص کا سدباب ہو۔ حالانکہ وہ خود بھی غصیلے اور تند مزاج تھے۔ وہ رومیوں سے از حد نفرت رکھتے تھے جو کہ اُنہیں ستانے والے تھے۔ اور اُنہوں نے اپنے متعلق یہ سوچ رکھی تھی کہ وہ دوسروں سے نفرت کرنے کے لئے آزاد ہیں۔ یہاں تک کہ اُن کے قومی بھائی جو اُن کی ہاں میں ہاں نہ ملائیں اُن سے نفرت کریں۔ ایسا

کرنے سے وہ اُس قانون کی خلاف ورزی کر رہے تھے جس میں لکھا ہے: ”تُو قتل نہ کرنا“
 نفرت اور بدلہ کی رُوح کا موجد ابلیس ہے اور اُسی نے ابن خدا کی جان بھی لی۔ جو کوئی بھی
 عداوت اور بے رحمی کو پسند کرتا ہے وہ اُسی رُوح کی پیروی کرتا ہے اور اُس کا اجر موت ہوگا۔ جس طرح بیچ
 سے پودا نکھنا لازم ہے اُسی طرح بُرے کاموں میں بدلہ لینے کے خیالات نمایاں ہوتے ہیں ”جو کوئی بھی
 اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ خونی ہے اور تُم جانتے ہو کہ کسی خونی میں ہمیشہ کی زندگی موجود نہیں
 ہوتی“ (یوحنا 3:15)۔

”اور جو اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدرِ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا“۔ ہماری مخلصی کی
 خاطر حق تعالیٰ نے اپنے بیٹے کو دینے سے یہ واضح کیا ہے کہ انسانی جان کی اُس کے نزدیک کیا قدر ہے
 اور وہ کسی انسان کو بھی یہ آزادی نہیں دیتا کہ دوسروں کو ذلیل و خوار کرے۔ ہم اُن لوگوں کی
 خامیاں دیکھتے ہیں جو ہمارے ارد گرد ہیں مگر خداوند ہر جان پر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اُسکی ملکیت ہے۔ وہ
 اُسکی ملکیت اس لئے ہے کہ وہ اُس کا خالق ہے اور دوسری دفعہ اس لئے کہ اُس نے اُسے یسوع کے قیمتی
 خون سے خریدا ہے۔ ہر ایک کو خدا کی شبیہ پر بنایا گیا ہے جو سب سے گھٹیا ہے۔ ہمیں اُس سے بھی عزت
 و احترام سے پیش آنا چاہیے۔ خداوند خدا ہمیں اُس ایک لفظ کے لئے بھی ذمہ دار ٹھہرائے گا جو ہم نے
 کسی رُوح کا دل دکھانے کے لئے کہا جس کی خاطر یسوع مسیح کی قیمتی جان لی گئی۔

تجھ میں اور دوسرے میں کون فرق کرتا ہے؟ اور تیرے پاس کونسی ایسی چیز ہے جو تُو نے
 دوسرے سے نہیں پائی اور جب تُو نے دوسرے سے پائی تو فخر کیوں کرتا ہے کہ گویا نہیں پائی“ ”تو کون
 ہے جو دوسروں کے نوکر پر الزام لگاتا ہے؟ اس کا قائم رہنا یا گر پڑنا اُس کے مالک ہی سے متعلق
 ہے“ (1 کرنتھیوں 4:7؛ رومیوں 16:4)۔

”اور جو اُس کو احمق کہے گا آتش جہنم کا سزاوار ہوگا“۔ پرانے عہد نامہ میں یہ لفظ ”احمق“ اُس

شخص کے لئے استعمال ہوا ہے جو بے دین ہو جائے یا بدی میں اپنے آپ کو غرق کر دے۔ یسوع مسیح نے یہ ظاہر کیا کہ جو کوئی بھی اپنے بھائی کو بے دین کہے یا یہ کہے کہ وہ ملحد ہے اصل میں وہ خود اُسی فتویٰ کا حق دار ہے۔

یسوع مسیح نے موسیٰ کی لاش کے متعلق ”بللیس سے بحث و تکرار کرتے وقت لعن طعن کے ساتھ اُس پر نالاش کرنے کی جرات نہ کی“ (یہودا 9)۔ اگر وہ ایسا کرتا تو اُس نے اپنے آپ کو شیطان کی مانند ثابت کیا ہوتا۔ کیونکہ لعن طعن کرنا شیطان کا ہتھیار ہے۔ شیطان مقدس صحائف میں اس لیے مشہور ہے ”بھائیوں پر الزام لگانے والا“ (مکاشفہ 10:12)۔ یسوع مسیح شیطان کے کسی بھی ہتھیار کو استعمال نہیں کرتا۔ اُس نے اُن الفاظ کے ساتھ اُس کا مقابلہ کیا ”خداوند تجھے ملامت کرے“ (یہودا 9)۔

اُسکی یہ مثال ہمارے لئے ہے کہ جب ہمارا مسیح کے دشمنوں سے پالا پڑے تو ہم ترکی بہ ترکی جواب دینے کی رُوح کا مظاہرہ ہرگز نہ کریں۔ اگر ایسا ہوگا تو اُس سے آپ الزام لگانے والوں کے خیالات کے مترجم ہونگے وہ شخص جو خداوند خدا کی طرف سے بولتا ہے اُسے اُن الفاظ کا استعمال ہرگز نہیں کرنا چاہیے جنہیں خداوند خدا شیطان کے خلاف بحث و تکرار میں استعمال نہ کر سکتا تھا۔ کسی کا انصاف کرنا یا اُسے مجرم ٹھہرانے کا حق خدا نے ہمیں نہیں دیا لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم یہ کام خدا پر چھوڑ دیں۔

”اپنے بھائی سے ملاپ کر“ متی 24:5۔

خدا کی محبت محض میل ملاپ سے بڑھکر ہے۔ یہ مثبت عملی اُصول دراصل بہتا ہوا چشمہ ہے جو کہ دوسروں کو بابرکت بنانے کے لئے ہمیشہ جاری و ساری ہے۔ اگر مسیح کا پیار ہمارے اندر سکونت پذیر ہے تو پھر ہم نہ صرف اپنے بھائیوں سے نفرت کرنا چھوڑ دیں گے بلکہ ہم اُس کی راہ تلاش کریں گے جس

سے ہم اُن کی جانب پیار بڑھا سکیں۔

یسوع مسیح نے فرمایا ’پس اگر تُو قربان گاہ پر اپنی نذر گزارتا ہو اور وہاں تجھے یاد آئے کہ میرے بھائی کو مجھ سے شکایت ہے تو وہیں قربان گاہ کے آگے اپنی نذر چھوڑ دے اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے ملاپ کر تب آ کر نذر گزاران۔‘ قربانی کی نذر چڑھانے والا اس بات پر ایمان ظاہر کرتا تھا کہ مسیح کے وسیلہ سے وہ حق تعالیٰ کے رحم اور محبت کا حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔ مگر کسی شخص کا خدا تعالیٰ کی معاف کرنے والی محبت پر ایمان رکھنا اور خود کو محبت کے متضاد رُوح کے سپرد کرنا محض دھوکہ اور فریب ہی ہوگا۔

جب وہ شخص جو یسوع مسیح کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اپنے بھائی کو غلط ٹھہراتا ہے اُسے زخمی کرتا ہے تو دراصل وہ اُس بھائی کے سامنے خدا تعالیٰ کے کردار کی غلط نمائندگی کرتا ہے۔ غلطی کا اعتراف ہونا چاہیے۔ اُسے یہ اقرار کرنا چاہیے کہ یہ گناہ ہے تاکہ وہ خدا کی مطابقت میں آ سکے۔ عین ممکن ہے کہ ہمارے بھائی نے ہمارا زیادہ نقصان کیا ہو۔ بہ نسبت اس کے کہ ہم نے اُس کا کیا ہوا مگر اس طرح ذمہ داری کم نہیں ہوتی۔

جب ہم خداوند کے قریب آئیں اور یہ محسوس کریں کہ کسی دوسرے کو ہم سے شکایت ہے تو ہمیں دُعا، شکرگزاری یا آزاد عرضی کے تحائف کو وہیں چھوڑنا چاہیے اور بھائی کے پاس جانا چاہیے جس کے ساتھ ہمارا تنازعہ ہے۔ اور ہمیں اُس حلیمانہ طریقہ سے اپنے گناہ کا اقرار کرنا اور اُس سے معافی کی درخواست کرنی چاہیے۔

اگر ہم نے کسی بھی طریقہ سے اپنے بھائی کو دھوکہ دیا یا گھائل کیا ہو تو ہمیں اُس سے صلح کرنی چاہیے۔ اگر ہم نے اس کے خلاف جھوٹی گواہی دی ہو یا اگر ہم نے اُس بھائی کی گفتگو کو غلط رنگ دیا ہو یا کسی بھی رنگ میں اُس کی شہرت کو نقصان پہنچایا ہو تو ہمیں اُن متعلقہ اشخاص کے پاس جانا چاہیے جن

کے سامنے ہم نے اُس کے متعلق ایسا کیا اور ہمیں اپنی سب غلط کاریوں کا ازالہ کرنا چاہیے۔
 اگر یہ تکلیف دہ معاملہ دوسرے بھائیوں کے سامنے نہ لایا جائے بلکہ مسیحی رُوح میں انفرادی طور پر ایک
 دوسرے کے ساتھ یہ بات کی جائے تو بہت حد تک بدی کا سدباب ہوگا۔ بڑی حد تک کڑواہٹ کی
 جڑیں برباد ہوں گی۔ جو بہتیرں کو تباہ کرتی ہیں اور کتنی ہی خیریب اور پیار سے یسوع کے پیروکار ایک
 دوسرے کے ساتھ اُس کے پیار میں متحد ہو جائیں گے۔

”جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اُسکے ساتھ زنا کر چکا“ متی
 -28:5

یہودیوں نے اپنی اخلاقی باتوں کی بدولت اپنے اوپر فخر کیا اور غیر قوموں اور بے دینوں کی
 شہوائی باتوں کو بڑی کرب کی نگاہ سے دیکھا۔ شہنشاہی حکم سے مقرر کئے گئے رومی حاکموں کی فلسطین میں
 موجودگی لوگوں کے لئے ایک مسلسل رستہ ہوا نا سورتھا۔ کیونکہ ان غیر ملکی لوگوں کے ساتھ بے دین
 لوگوں کی رسم و رواج اور شہوت پرستی اور گندگی کا سیلاب اُمڈ آیا تھا۔ کفر و نحر میں رومی حکمران ناجائز
 تعلقات رکھنے والی عورتوں کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے اور اکثر جھیل کا سکوت اُن لوگوں کی عیش و
 عشرت اور رنگ رلیوں سے پاش پاش ہو جاتا جب اُن لوگوں کو خوش کرنے والی کشتیاں پرسکون پانی پر
 تیرتیں تو لوگوں کی توقع تھی کہ یسوع مسیح اس طبقہ کے لوگوں کو سخت ملامت کرے گا۔ مگر یہ اُن لوگوں کے
 لئے حیران کن بات تھی جس سے اُن لوگوں کے اپنے ہی بُرے خیال بے نقاب ہو گئے۔

یسوع نے فرمایا، ”جب غلط خیال سے پوشیدگی میں پیار کیا جاتا ہے اور اُس کی خواہش کی جاتی
 ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ کی دل پر حکومت ہے۔ ابھی تک رُوح کڑواہٹ کے دائرہ میں مُقید اور
 بدی کے جال میں پھنسی ہوئی ہے۔ وہ شخص جو ناپاکی کے مناظر میں رہنے میں لطف اُٹھاتا، جو بُرے

خیال اور بدی سے بھرپور نگاہ میں محو ہوتا، وہ گناہ کو اُس کی اصلی شرمناک حالت اور جاں کنی کی حالت میں دیکھے گا۔ کیونکہ یہ اُس کی اصلی حالت کی بدولت ہوگا۔ جو کہ اُس کی رُوح میں چھپی بیٹھی ہے۔ آزمائش کا وہ وقت جب کوئی شخص گناہ نے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اُس بدی کو پیدا نہیں کرتا جو کہ واضح کی گئی ہے بلکہ یہ آزمائش کا وقت صرف اسی چیز کو معرضِ وجوہ میں لاتا ہے۔ جو کہ اُس کے دل میں پہلے ہی چھپی اور سلگتی رہتی تھی۔ بحیثیتِ انسان، جیسے اُس کے دل کے اندیشے ہیں وہ ویسا ہی ہے۔ اور دل کے متعلق یہ ہے کہ ”زندگی کا سرچشمہ وہی ہے۔“ (امثال 23:9; 23:4)

’اگر تیرا دہنا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسکو کوکاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے‘ (متی 5:30)

پورے جسم میں بیماری کے سرایت کر جانے سے بچنے اور زندگی کو تباہ ہونے سے روکنے کے لئے انسان اپنے دہنے ہاتھ کو بھی الگ کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ تاہم اُسے اپنی رُوح کی زندگی کے معاملے میں اس سے بھی کہیں بڑھ کر کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیے۔

انجیل کی بدولت وہ رُوحیں جو اپنی قدر کھو چکی ہیں اور شیطان نے انہیں غلام بنا رکھا ہے نجات پائیں گی تاکہ وہ خداوند کے بیٹے کہلانے کی آزادی میں آزادی کو بانٹ سکیں۔ خُدا تعالیٰ کا مقصد صرف یہ ہی نہیں کہ گناہ کے ہولناک نتائج کی تکلیفوں سے نجات ملے بلکہ یہ ہے کہ گناہ سے نجات ملے۔ جو رُوح خراب اور بد صورت ہو چکی ہے وہ پاک اور پُرتر ہے اور وہ ہمارے خداوند کے حُسن سے ملبیس ہو، ”اسکے بیٹے کی شبیہ پر بحال ہو،“ جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں، نہ کانوں نے سُنیں، نہ آدمی کے دل میں آئیں وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر دیں۔“ (زبور 17:90; رُومیوں 29:8; 1- کرنتھیوں 2:9) صرف ابدیت ہی خدا کی شبیہ پر بحال شدہ انسان کی جلالی منزل کا نشان بتا سکتی ہے جسے وہ حاصل کرے گا۔

اس اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے ہمیں اُس چیز کو ترک کرنا ہے جو کہ ہماری راہ میں رکاوٹ ہے۔ ہماری مرضی ہی کے سبب گناہ ہمارے اوپر غلبہ رکھتا ہے۔ ہماری مرضی کا خداوند کے تابع ہونا آنکھ کے نکال پھینکنے اور ہاتھ کے کاٹنے کے برابر ہے۔

بسا اوقات ہمیں ایسا دکھائی دیتا ہے کہ مرضی کو اُس کے تابع کرنے کا مقصد عمر بھر محروم رہنا ہے۔ مگر مسیح نے فرمایا یہ اچھا ہے کہ آپ لنگڑے زخمی اور اپانچ حالت میں ہوں اور زندگی میں داخل ہوں کیونکہ جس چیز کو آپ نقصان سمجھتے ہیں دراصل وہی اعلیٰ راہ ہے۔

خدا زندگی کا چشمہ ہے اور ہمیں اُسی وقت زندگی مل سکتی ہے جب ہمارا رابطہ اُس سے قائم ہو۔ خداوند سے ہماری زندگی دوری میں شاید تھوڑی دیر کے لئے بسر ہو مگر ہم ہمیشہ کی زندگی حاصل نہیں کریں گے۔ ”مگر جو جان عیش و عشرت میں پڑ گئی ہے وہ جیتے جی مر گئی ہے“ (۱- تیموتھی 5: 6) جب ہم اپنی مرضی کو اُس کے تابع کر رہے ہیں تو تب ہی وہ ہمیں زندگی بخشتا ہے۔ یسوع مسیح کہتا ہے کہ اپنے آپ کو کلیہ طور پر تابع کر دینے کے وسیلہ سے اُسکی زندگی حاصل کرنے کے بعد ہی یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ تم اُن گناہوں پر غلبہ پاؤ جن کی نشان دہی کی گئی ہے۔ یہ عین ممکن ہے کہ آپ انہیں اپنے دلوں میں مدفون کر لیں اور انسانی آنکھوں سے چھپا کر رکھیں۔ مگر تم خداوند کی حضوری میں کس طرح کھڑے رہ سکو گے؟

اگر آپ اپنی خودی سے خداوند کو اپنی مرضی دینے کا انکار کرتے ہوئے چمٹے ہوئے ہیں۔ تو آپ موت کا چناؤ کر رہے ہیں۔ گناہ جہاں بھی پایا جائے گا۔ خدا اُسے وہاں ہی جلا دے گا۔ اگر آپ گناہ کا چناؤ کریں اور اس سے آزاد یا الگ ہونے سے انکار کر دیں تو یاد رکھیں کہ خدا کی حضوری گناہ کو جلاتی ہے اور آپ بھی لازماً جھم کئے جائیں گے۔

اپنی خودی کو خدا کے تابع کرنے میں آپ کو قربانی دینے کی ضرورت ہے۔ مگر یہ اعلیٰ چیز کے لئے ایک گھٹیا چیز کی قربانی ہے۔ یعنی دنیوی چیز روحانی کی خاطر اور فانی چیز دائمی چیز کی خاطر۔ خداوند کا

یہ مقصد نہیں کہ ہماری مرضی کو ختم کر دیا جائے۔ کیونکہ اس کی مشق کے ساتھ ہی ہم اُس مطلوبہ کام کی تکمیل کرتے ہیں۔ ہماری مرضی خداوند کے سپرد ہوتی ہے تاکہ ہم اُسے پاک اور تراشی ہوئی حالت میں واپس لیں۔ چنانچہ خداوند کی ہمدردی میں ہماری مرضی اُسے چھٹی ہو تو وہ اُس کے ذریعہ اپنی محبت اور قوت کی لہروں کو اُنڈیلتا ہے خواہ ڈمگاتے دل کو یہ مرحلہ کتنا ہی تکلیف دہ دکھائی دے پھر بھی ”یہ تیرے لئے نفع بخش ہے۔“

جب یعقوب لنگڑا اور بے بس ہو کر عہد کے فرشتے کے ہاتھوں میں گر گیا تو اس وقت اُس نے فتح کرنے والے ایمان کی فتح کو دیکھا اور خدا سے ایک شہزادہ ہونے کا اعزاز پایا۔ یہ تب واقع ہوا جب ”وہ اپنی ران سے لنگڑا تا تھا“ (پیدائش 21:32) اور عیسو کے جنگی عملے کو اس کے سامنے خاموش کر دیا گیا۔ اور فرعون جو مغرور شاہی نسل سے تھا اُس کی برکات کا محتاج ہوا۔ اس طرح ہماری نجات کا کپتان ”مصائب کے سہنے سے کامل ٹھہرا۔“ (عبرانیوں 10:2)

اور ایمان کے فرزند کمزوری میں زور آور ہوئے ”اور غیروں کی فوجوں کو بھگایا“ (عبرانیوں 34:11)

چنانچہ اسی لئے ”لنگڑے بھی غنیمت پر قابض ہو گئے“ (یسعیاہ 23:24) اور سب سے کمزور داؤد کی مانند.... یعنی خدا کے فرشتے کی مانند ہو گئے“ (زکریاہ 8:12)

”کیا ہر ایک سبب سے اپنی بیوی کو چھوڑ کر دینا روا ہے؟“ (متی 3:19)

یہودیوں میں کوئی شخص بھی اپنی بیوی کو چھوٹی سے چھوٹی بات بدلے کے بھی چھوڑ سکتا تھا اور عورت کو آزادی ہوتی کہ وہ دوبارہ شادی کر سکے۔ اس عمل کے بار بار وقوع پذیر ہونے نے لوگوں کو خستہ حالی اور گناہ کی طرف راغب کیا۔ پہاڑی وعظ میں یسوع نے لوگوں پر کھلے طور پر واضح کیا کہ شادی کے

توڑنے کی کوئی وجہ نہیں سوائے اسکے کہ وہ شادی کے وقت کے وعدہ کے خلاف ہو جائے، ”جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اس سے زنا کرتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے“

جب فریسیوں نے یسوع سے طلاق دینے سے متعلقہ قانون دریافت کیا تو یسوع مسیح نے اپنے سامعین کی توپیدائش کے وقت کی طرف مبذول کرائی۔ جب کہ یہ پاک رسم منعقد ہوئی تھی۔ ”موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب سے تم کو اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی مگر ابتدا سے ایسا نہ تھا“ (متی 8:19) اس نے اُن کی توجہ کو عدن کے اس مبارک ایام کی طرف لگایا جب خداوند خدا نے سب چیزوں کے متعلق کہا ”بہت اچھا ہے“ شادی اور سبت دونوں خداوند کو جلال دینے کے لئے اور انسانیت کے مفاد کے لئے جڑواں طور پر مقرر کئے گئے اور ان کی اصل ایک ہی ہے۔ جب خالق نے پاک جوڑے کے ہاتھ شادی میں باہم یکجا کئے تو فرمایا ”اس واسطہ مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا اور وہ ایک تن ہونگے“ (پیدائش 2:24) اس نے آدم کے سب بچوں کے لئے شادی کے قانون کو وقت کے خاتمہ تک کے لئے مخصوص کیا جسے ابدی باپ نے خود کہا تھا کہ ”اچھا ہے۔“ وہ ایک انسان کی نشوونما کے لئے اعلیٰ برکت کی طرح تھا۔

ان دوسرے انعامات کی طرح جو انسان کو دیئے گئے اور انہیں ماننے کی تلقین کی گئی۔ شادی بھی گناہ کی بدولت داغدار ہوئی۔ مگر انجیل کا یہ مقصد ہے کہ اُسکی پاکیزگی اور حسن و جمال کو بحال کیا۔ نئے اور پُرانے عہد نامہ میں شادی کا رشتہ یسوع اور اُسکے لوگوں کے مابین پاکیزہ تعلق کی ترجمانی کرتا ہے۔ یعنی ان لوگوں کے درمیان تعلق کی نشانی ہے جن کو اس نے کلوری کی نشانی کی بدولت مخلصی دی۔ ”خوف نہ کر کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے۔ اُس کا نام رب الافواج ہے اور تیرا فد یہ دینے والا اسرائیل کا قدوس ہے“ ”خداوند فرماتا ہے“ اے برگشتہ بچو واپس آؤ! کیونکہ میں خود تمہارا مالک ہوں“ (میری

تمہارے ساتھ شادی ہوئی) (یسعیاہ 4:54) (یرمیاہ 14:3) غزل الغزلات میں ہم دُلہن کی آواز کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں۔

”میرا محبوب میرا ہے اور میں اس کی ہوں“ اور دُلہن کے لئے اس کی حقیقت ”وہ دس ہزار میں ممتاز ہے“ اور دُلہا یسوع اپنے لوگوں کے لئے کہتا ہے ”اے میری پیاری تو سراپا جمال ہے تجھ میں کوئی عیب نہیں“ (غزل الغزلات 2:16; 5:10; 4:7)

اور بعد کے وقتوں میں پولوس رسول نے افسیوں کی کلیسیاء کے شرکاء کو لکھا کہ یسوع نے خاوند کو بیوی کا سر اور اس کا سنبھالنے والا بنایا ہے۔ گھرانے کا سر براہ جو گھر کے تمام افراد کو یکجا رکھتا ہے جس طرح یسوع کلیسیاء کا سر ہے اور پاک گروہ کا مخلصی دینے والا۔ لیکن جیسے کلیسیا مسیح کے تابع ہے ویسے ہی بیویاں بھی ہر بات میں اپنے شوہر کے تابع ہوں۔ اے شوہر۔ اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے مسیح نے بھی کلیسیاء سے محبت کر کے اپنے آپ کو اُس کے واسطے موت کے حوالے کر دیا تاکہ اُس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کر کے مقدس بنائے اور ایک ایسی جلال والی کلیسیاء بنا کر اپنے پاس حاضر کرے جس کو بدن میں داغ یا جھڑی یا کوئی اور ایسا نقص نہ ہو بلکہ وہ پاک اور بے عیب ہو۔ اسی طرح شوہروں پر لازم ہے کہ اپنی بیویوں سے اپنے بدن کی مانند محبت رکھیں“ (افسیوں 5:24-28)

اس مقرر کی گئی بات کو یسوع مسیح کا فضل اور صرف فضل ہی اس حالت میں لاسکتا ہے جس حالت کی خاطر اُسے بنایا گیا تھا۔ وہی فضل جو کہ انسانیت کو اٹھا کھڑا کرنے اور برکات دینے کا ایک عامل ہے۔ تب ایسا ہونے سے دنیا کے خاندان اتحاد، سکون اور محبت میں اس آسمانی خاندان کو ظاہر کریں گے۔

جیسے یسوع مسیح کے دنوں میں تھا آج کل بھی آسمان کے مقرر کردہ اس حکم اور پاک تعلق کے متعلق معاشرہ کی حالت ناگفتہ بہ ہے مگر اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے یگانگت اور خوشی کی اُمید میں

کڑواہٹ اور پشمانی حاصل کی ہے۔ یسوع کی انجیل سکون اور اطمینان پیش کرتی ہے۔ صبر اور معزازانہ رویہ جو اس کے رُوح کی جانب سے ملتا ہے وہ کڑواہٹ کو مٹھاس میں بدل دے گا۔ وہ دل جس میں یسوع مسیح بستا ہے اُسکی محبت سے اس قدر معمور اور پرسکون ہوگا کہ اس کی جانب پرکشش ہمدردی اور توجہ سے ہرگز ورغلا یا نہیں جائے گا۔ یسوع کی عقلمندی اُس بات کی تکمیل کرتی ہے جس کی تکمیل میں دینی عقل ناکام ہے۔ اُس کے فضل کے مکاشفہ کی بدولت وہ دل جو کبھی ظالم اور آوارہ تھے، اس مقصد اور مدعا میں باہم کجیا کئے جاتے ہیں جو دینی مقصد سے کہیں زیادہ مضبوط اور پائیدار ہیں۔ یعنی محبت کی سنہری یکجہتی کے اقرار میں جو کہ مصیبت کے امتحان میں کامیاب رہے گا۔

”بالکل قسم نہ کھانا“

ہمیں قسم کیوں نہیں کھانی چاہیے؟ وجہ اس حکم میں عیاں ہے ”نہ آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہے نہ زمین کی کیونکہ وہ اس کے پاؤں کی چوکی ہے نہ یروشلم کی کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہے نہ اپنے سر کی قسم کھانا کیونکہ تو ایک بال کو بھی سفید یا کالا نہیں کر سکتا۔“

سب چیزیں خداوند کی طرف سے ملتی ہیں ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو کہ ہم نے حاصل نہ کی ہو اور اس سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ کوئی چیز نہیں جو کہ خداوند کے لہو کے بغیر خریدی گئی ہو۔ ہر چیز جو ہمیں ملتی ہے اُس پر صلیب کی مہر ثبت ہوتی ہے اور وہ یسوع کے منگے خون سے خریدی گئی ہے، جس کی قیمت کا تحمید لگایا جاسکتا۔ کیونکہ یہ خون خداوند خدا کی زندگی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی چیز ایسی نہیں جس پر ہمارا دعویٰ ہو کہ اُس کا وعدہ کیا جاسکے گو وہ ہماری اپنی تھی۔

یہودی تیسرے حکم کو جس میں لکھا ہے۔ بے فائدہ خدا کا نام نہ لینا اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔ مگر انہوں نے اپنے آپ کو آزاد سمجھا کہ وہ وعدے کر سکتے ہیں۔ وعدہ کرنا یا کسی بات کا اقرار کرنا

یہودیوں میں عام تھا۔ موسیٰ کے ذریعہ انہیں ہدایت یا تلقین کی گئی تھی کہ جھوٹی قسم نہ کھائیں مگر انہوں نے اپنے اقرار نامہ یا وعدہ کی بندشوں سے آزاد ہونے کے لئے کئی ایجادیں یا باتیں تیار کر رکھیں تھیں۔ انہیں لادینی باتوں میں ملوث ہونے سے ڈر نہیں لگتا تھا اور نہ ہی وہ جھوٹی قسم کھانے سے چونکتے تھے۔ وہ یہ باتیں اُسی وقت تک کئے جاتے جب تک کہ انہیں شرع کے کسی قانونی نقطہ کے تحت چھٹکارا نظر آتا۔

یسوع مسیح نے اُن لوگوں کے حلف اٹھانے کی رسم کی مزید کی اور یہ واضح کیا کہ یہ خُدا تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی ہے۔ یسوع مسیح نے عدالتی حلف برداری یا اقرار کی ممانعت نہ کی جس میں خدا کے روبرو آپ کو مسیح کی گواہی دینا ہوتا ہے اور آپ سچ کے سوا اور کچھ نہیں کہتے۔ یسوع مسیح نے بذاتِ خود جب اس کی صدرِ عدالت کے روبرو پیشی تھی تو حلف کی تصدیق کی۔ سردار کاہن نے اُس سے کہا ”میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے“ اور یسوع نے جواب دیا ”تُو نے خود کہہ دیا“ (متی 26: 24, 64)۔ اگر یسوع مسیح نے عدالتی حلف برداری کی پہاڑی وعظ میں تردید کی ہوتی تو اس نے سردار کاہن کی اپنی پیشی میں ملامت کر دی ہوتی اور اس طرح اپنے شاگردوں کے لئے اپنی تعلیم کو خود اپنایا ہوتا۔

بہترے ایسے ہیں جو کہ اپنے بھائی انسانوں کو فریب دینے میں ڈر محسوس نہیں کرتے حالانکہ انہیں خداوند کے رُوح نے سکھایا ہے اور اثر بھی کیا ہے کہ اپنے باپ کے سامنے جھوٹ بولنا ہولناک ہے۔ جب کسی شخص کو حلف یا قسم کے تحت کیا جاتا ہے تو اُسے یہ احساس دلایا جاتا ہے کہ وہ انسانوں کے سامنے نہیں بلکہ خدا کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اگر وہ جھوٹ بولیں گے تو وہ اُس ہستی کے سامنے بولیں گے جو سچائی سے واقف ہے۔ لوگوں پر اُس ہولناک انصاف کا علم جو گناہ کے بعد ہوگا دراصل اثر رکھتا ہے کہ سچ کہا جائے۔

اگر کوئی حلف کے تحت مسلسل اُس کی تصدیق کر سکتا ہے تو وہ صرف ایک مسیحی ہی ہے۔ وہ

مسلل خدا تعالیٰ کی حضوری میں رہتا ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند کے سامنے ہر خیال بالکل عیاں ہے اور اُس کے ساتھ ہمارا واسطہ ہے اور جب وہ شرعاً ایسا کرنے کا مطالبہ کرتا ہے تو خداوند میں ایسا کرنے کی اپیل کرنا درست ہے تاکہ یہ پتہ چلے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے سچ کہتا ہے اور مسیح کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔

یسوع نے ایسے اُصول تک رہنمائی کی جس سے حلف برداری کی ضرورت ہی نہ رہے۔ وہ سکھاتا ہے کہ بالکل سچی گفتگو کا یہ اندازہ ہے ”بلکہ تمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو کیونکہ جو اس سے زیادہ ہے وہ بدی سے ہے۔“

ان کلمات نے گفتگو کے بے مقصد فقرات کی تردید کی ہے جو بے دینی کی حد تک مبالغہ آمیزی کو جنم دیتے ہیں۔ یہ ہاں ہاں اور نہیں نہیں کے الفاظ فریب کاری، سچائی کے لئے خوشامد، مبالغہ آمیزی اور تجارت میں غلط نمائندگی کی تردید کرتے ہیں جو آجکل کی کاروباری دُنیا اور معاشرہ پر حاوی ہے۔ یہ الفاظ ہمیں سکھاتے ہیں کہ کوئی شخص بہروپ میں ظاہر نہ ہو۔ اگر اُس کے الفاظ دل کی صحیح حالت کا بیان نہ دیں تو وہ شخص صادق نہیں کہلا سکتا۔

اگر یسوع کے ان کلمات پر توجہ دی جاتی تو وہ بدی کے داخلہ اور بے رحم بہتانوں کا حل تھے۔ کیونکہ کسی دوسرے کے خیالات پر گفتگو کرتے ہوئے کون سچی بات کہہ سکتا ہے؟ بسا اوقات تکبر، جوش اور ذاتی دشمنی کی بدولت لوگ کہی گئی بات کو غلط رنگ دے جاتے ہیں۔ ایک جھلک ایک لفظ یا شاید آواز کی تبدیلی ہی جھوٹ کے لئے فائدہ مند ہو۔ ہو سکتا ہے حقیقت کو اس طرح پیش کیا جائے جس سے وہ غلط اثر رکھے۔ اس لئے ”جو اس سے زیادہ ہے وہ بدی سے ہے۔“

مسیحی شخص کا ہر فعل دھوپ کی طرح شفاف ہونا چاہیے۔ صدقِ خداوند سے آتا ہے اور فریب کی ہر قسم شیطان سے نمودار ہوتی ہے اور جو شخص بھی سچائی کے سیدھے راہ سے الگ ہو جاتا ہے۔ اپنے

آپ کو ابلیس کے حوالہ کر دیتا ہے۔ سچ بولنا کوئی معمولی یا چھوٹی بات نہیں۔ ہم جب تک سچائی سے واقف نہ ہوں سچ نہیں بول سکتے۔ اکثر وہ خیالات جو پہلے سے پیدا شدہ ہوتے ہیں یعنی عناد، ناقص علم انصاف میں غلطی کرنا ہمیں اُس معاملہ کی اصل نہ کو سمجھنے سے قاصر رکھتے ہیں۔ جسے ہمیں لازماً سمجھنا چاہیے۔ ہم اس وقت تک سچ نہیں بول سکتے جب تک ہمارا ذہن اُس ہستی سے رہنمائی نہ حاصل کرے جو خود سچائی ہے۔

پولس رسول کے ذریعہ یسوع مسیح فرماتا ہے ”تمہارا کلام ہمیشہ پُر فضل ہو“ ”کوئی گندی بات تمہارے منہ سے نہ نکلے بلکہ وہی ہو جو ضرورت کے موافق ترقی کے لئے اچھی ہو تاکہ اُس سے سُننے والوں پر فضل ہو“ (کلیسیوں 6:4؛ افسیوں 29:4)۔ ان صحائف کی روشنی میں یسوع کے الفاظ ہنسی مذاق، ادنیٰ اور اخلاق سے گری ہوئی گفتگو کی سرزنش کرتے ہیں۔

جو لوگ یسوع سے تربیت پاتے ہیں ”وہ تاریکی کے بے پھل کاموں میں شریک نہ ہو“ (افسیوں 11:5)۔ وہ اپنی زندگی بھر اپنی گفتگو میں سادہ، بے لاگ اور سچے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس مقدس ہستی کے ساتھ رہنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں جس کے ”منہ سے کبھی جھوٹ نہ نکلا“ (مکاشفہ 5:14)۔

”شریر کا مقابلہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دینے والے پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُسکی جانب پھیر دے“ متی 39:5

یہودیوں کے رُومیوں کے سپاہیوں کے ساتھ تعلقات کے بدولت اُن کے دُکھنے کے مواقع بڑھ رہے تھے۔ یہودیہ کے گلیل کے پورے علاقہ میں جگہ جگہ رومی عملہ ٹھہرا ہوا تھا اور اُن کا وہاں موجود ہونا لوگوں کو اس بات کی یاد دلاتا تھا کہ وہ بحیثیت قوم بڑے پست ہو چکے ہیں۔ وہ نرسنگے کی آواز کو بڑی

جائنی کی حالت میں سُنْتے جب فوجیں رومی معیار کے مطابق روم کی طاقت کے نشان کے سامنے عزت و احترام سے جھکیں تو یہ بھی اُن لوگوں کے لیے تکلیف دہ ہوتا۔ فوجیوں اور عام لوگوں کے درمیان اکثر لڑائی جھگڑا ہو جاتا جس کی بدولت نفرت کی آگ اور زیادہ بھڑک اُٹھتی۔ جب کبھی کسی رومی افسر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اپنے فوجیوں کے ساتھ جانا پڑتا تو وہ یہودی کسانوں کو پکڑتا جو کہ کھیتوں میں کام کر رہے ہوتے تاکہ وہ پہاڑیوں کی ڈھلوانوں پر اُن کا سامان اُٹھا سکیں یا کوئی بھی دوسری خدمت کریں جو اس وقت ضروری ہوتی۔ یہ بات رومیوں کے رسم و رواج اور قانون کے عین مطابق تھی اور اگر اُس کی مخالفت کی جاتی تو اس سے ظلم و تشدد اور بڑھتا۔ ہر روز لوگوں کے دلوں میں یہ بات گہری ہوتی جاتی کہ وہ رومی فوجیوں کی ایک جھلک نے اسرائیل کے نیچے کئے جانے کے خیال میں زہر بھرا۔ لوگوں نے یسوع مسیح کی طرف بڑے اشتیاق سے نظریں جمائیں تھیں کہ وہ اہل روم کے تکبر کو خاک میں ملا دے گا۔

مغموم چہرہ کے ساتھ یسوع مسیح دوسری طرف مڑے ہوئے چہروں پر نظر جماتے ہیں۔ یسوع نے ہدیہ کی رُوح کو پہچان لیا جس نے لوگوں پر اپنی مہر ثبت کر رکھی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ لوگ اس طاقت کو حاصل کرنے کے لئے کتنے فکر مند ہیں جو کہ اُن کے دشمنوں کو ملیا میٹ کر دے۔ وہ مغموم دل کے ساتھ یہ حکم دیتا ہے ”شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اِس کی جانب پھیر دے۔“

یہ کلمات تو پرانے عہد نامہ کی تعلیم کی ضد تھے۔ یہ اُصول آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت“ (احبار 20:24)۔ موسیٰ کے ذریعہ تو انین میں دیا گیا تھا لیکن یہ تو حکومت چلانے کے لئے ایک تحریری قانون تھا۔ اسرائیل کی ہدایت کے لئے خداوند خدا کا حکم موجود تھا ”تو یہ نہ کہنا بدی کا بدلہ لوں گا“ ”تو یہ نہ کہنا کہ میں اس سے ویسا ہی کروں گا جیسا اُس نے مجھ سے کیا“ ”جب تیرا دشمن گر

پڑے تو خوشی نہ کرنا، ”اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اُسے روٹی کھلا اور تیرا دشمن پیاسا ہو تو اُسے پانی پلا“ (امثال 20:22-24؛ 29:17؛ 25:21)۔

یسوع مسیح کی زمینی زندگی پورا وقت اسی اُصول کا مظہر رہی۔ یہ اس مقصد کے لئے تھا کہ اس کے دشمنوں کے لئے زندگی کی روٹی میسر آئے یعنی جس مقصد کے لئے یسوع نے آسمان کو چھوڑا تھا۔ اگرچہ ماں کی گود سے قبر تک ہر وقت مشکلات کے انبار لگے رہے مگر اُس کے معاف کردینے والے پیار کا اظہار کیا۔ یسعیاہ نبی کی معرفت اس نے فرمایا ”میں نے اپنی پیٹھ پیٹنے والوں کے اور داڑھی نوچنے والوں کے حوالہ کی۔ میں نے اپنا منہ رسوائی اور تھوک سے نہیں چھپایا“ ”وہ ستایا گیا تو بھی اس نے برداشت کی اور منہ نہ کھولا جس طرح بڑھاپے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اور جس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اُسی طرح وہ خاموش رہا“ (یسعیاہ 50:6؛ 53:7)۔ اور کلوری کی صلیب پر سے ہر زمانہ میں سے ہو کر اُس کی اس کے قاتلوں کو معاف کردینے کی دُعا سنائی دیتی ہے۔ اور وہ پیغام بھی جو اس نے مرتے ہوئے چور کے لئے دیا۔

باپ کی حضوری نے مسیح کا محاصرہ کئے رکھا اور اُس کے منہ سے کچھ بھی صادر نہ ہوا سوائے ان کلمات کے جو لامحدود محبت نے دُنیا کی بھلائی کے لئے سوچے۔ اسی بات میں اس کی تسلی کا منبع تھا اور اسی میں ہمارا تسلی کا ماخذ بھی ہو سکتا ہے۔ جو مسیح کی رُوح میں رنگ جاتا ہے وہی مسیح میں قائم رہتا ہے۔ اُس کے اوپر نجات دہندہ کی ایک لہر طاری ہو جاتی ہے۔ اسے سب کچھ مسیح کی بدولت ہی ملتا ہے۔ اُسے شریر کا مقابلہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ خداوند یسوع مسیح اس کی سپر ہے اُسے خداوند خدا کی منظوری کے بغیر کوئی چیز چھو بھی نہیں سکتی اور ”سب چیزیں“ جن کی اجازت دی جاتی ہے ”خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں“ (رومیوں 8:28)۔

”اور اگر کوئی تجھ پر نالاش کر کے تیرا کرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اُسے لینے دے اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگا رہیں لے جائے اُس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔“

یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ حکمرانوں کے مطالبات کو نہ ماننے کی بجائے اُن کے مطالبات سے بھی کچھ زیادہ کرو۔ اور اس حد تک وفاداری کرو کہ اگر ملک کے قوانین سے کچھ بڑھ کر بھی ہو تو اُسے مانو۔ وہ شرع جو موسیٰ کے ذریعے دی گئی اُس میں غیریہوں کا لحاظ دکھایا گیا تھا۔ جب ایک غریب آدمی اپنے لباس کو اپنے قرض کی ضمانت کے طور پر پیش کرتا تو قرض خواہ کو یہ اجازت نہ ہوتی کہ وہ اُس کی رہائش گاہ میں جا کر گروی رکھی جانے والی چیز کو وصول کرے۔ اُسے گلی میں ہی انتظار کرنا ہوتا کہ وہاں ہی گروی رکھی جانے والی چیز لائی جائے۔

اور حالات خواہ کسی قسم کے ہی کیوں نہ ہوں اُسے اس گروی رکھی جانے والی چیز کو شام ہونے سے پہلے لوٹانا ہوتا تھا“ (استثنا 10:24-13)۔

یسوع مسیح کے ایام میں رحم آمیز باتوں کا کچھ لحاظ رکھا جاتا تھا۔ مگر یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو یہ سکھایا کہ عدالتوں کے فیصلوں کو قبول کرو یہاں تک کہ خواہ اُن کا مطالبہ موسیٰ کے قوانین سے کہیں زیادہ اور سخت ہو۔ اگر اُس کا مطالبہ لباس کے ایک حصے پر ہوتا بھی پورا کرو۔ اس کے علاوہ انہیں چاہیے کہ قرض خواہ کو اس کا اصل حصہ ادا کرے۔ اگر ممکن ہو تو اس سے بھی زیادہ دیا جائے جس کی ایک عدالت اجازت دے سکتی ہو۔

”اور اگر کوئی تجھ پر نالاش کر کے تیرا کرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اُسے لینے دے اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگا رہیں لے جائے اُس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔“

یسوع مسیح نے فرمایا ”جو کوئی تجھ سے مانگے اُسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے اس سے منہ

نہ موڑ، اور ہو بہو یہی سبق موسیٰ کے ذریعہ بھی سکھایا گیا تھا ”تو اپنے مفلس بھائی کی طرف سے نہ اپنا دل سخت کرنا اور نہ اپنی مٹھی بند کر لینا بلکہ اُس کی احتیاج رفع کرنے کو جو چیز اُسے درکار ہو اس کے لئے فراخ دلی سے اُسے قرض دے“ (استثنا 15: 7، 8) کلام خدا نے منجی کے کلمات کی وضاحت کر دی ہے۔ خداوند ہمیں یہ نہیں سکھاتا کہ ہم خیرات کو کج سوس کی طرح بانٹیں بلکہ وہ فرماتا ہے:

”ضرورت کے مطابق قرض دو“ اور یہ قرض ادھار کی بجائے انعام کی صورت میں ہو۔“ اور

بغیر نا اُمید ہوئے قرض دو“ (لوقا 6: 25)

”اپنے دشمنوں سے محبت رکھو“ متی 5: 44

منجی کا یہ سبق ”شریر کا مقابلہ نہ کرو“ بدلہ کی رُوح رکھنے والے یہودیوں کے لئے مشکل بات تھی اور اس مقولہ کے مطابق انہوں نے آپس میں سرگوشیاں کیں مگر یسوع نے اس سے بھی سخت اعلان کیا۔

”تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا کرو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو۔“

اُس شرع کو جسے ریہوں نے درست قرار دیا تھا اُس کی سرشت یا رُوح سمجھ سے بالاتر تھی۔ انہوں نے اپنے آپ کو دوسرے انسانوں پر فضیلت دی اور اپنے اسرائیلی ہونے کی پیدائش کی وجہ کو خدا کی ایک خاص بخشش کا نام دیا۔ مگر یسوع مسیح نے معاف کر دینے والی رُوح کی جانب اُن لوگوں کی توجہ دلائی یعنی جسے اپنانے سے وہ اعلیٰ ترین خیال کی ترجمانی کریں گے۔ جس میں یہاں تک کہ وہ محمول لینے والوں اور گناہ گاروں کو بھی معاف کریں گے۔ جن سے کہ وہ نفرت رکھتے ہیں۔

اس نے اپنے سامعین کی رہنمائی کائنات کے حکمران کی طرف ایک نئے نام میں کروائی اور وہ

نام تھا ”ہمارا باپ“ وہ انہیں سکھانا چاہتا تھا کہ کتنی بے تابی سے حق تعالیٰ کا دل اُن کی خاطر تڑپتا ہے۔ وہ انہیں سکھاتا ہے کہ حق تعالیٰ ہر پچھڑی ہوئی رُوح کا خیال کرتا ہے ”جیسے باپ اپنے بیٹوں پر ترس کھاتا ہے ویسے ہی خداوند اُن پر جو اس سے ڈرتے ہیں ترس کھاتا ہے“ (زبور 103:13) خدا تعالیٰ کا یہ تصور کسی مذہب نے کبھی نہ دیا تھا بلکہ محض بائبل کا مذہب ہی یہ تصور دیتا ہے۔ غیر قوموں کے مذہب یہ سکھاتے ہیں کہ نوق الفطرات چیزوں کو ایسے سمجھیں جیسے کہ وہ ڈراونی ہیں نہ کہ شفیق اور مہربان۔ خُدا کا خیال ایسا ہے کہ وہ قربانیاں مانگتا ہے نہ کہ ایسا جیسے ایک شفیق باپ بیٹوں کے لئے محبت کا انعام اُنڈیلتا ہے۔ یہاں تک کہ اسرائیلی نبیوں کو اُس تعلیم کو جس میں خداوند ایک شفیق باپ کی حیثیت سے سامنے آتا ہے بھول چکے تھے اور ایسا دکھائی دیا گویا یہ خیال اُن لوگوں کے لئے ایک نئی بات یا نیا خیال تھا۔

یہودیوں کا خیال تھا کہ خُدا اُسے عزیز رکھتا ہے جو اُس کی خدمت کرے۔ اُن کے خیالات کے مطلق وہ اُن لوگوں کو عزیز رکھتا ہے جو اس کی باتیں مانیں اور جو نہیں مانتے یعنی باقی ماندہ جہان اس کے قہر اور لعنت کے تحت رہتا ہے۔ یسوع نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں۔ تمام دُنیا، کیا بد کیا نیک، سب اُس کی محبت کے تحت رہتے ہیں۔ اُنہیں سمجھایا کہ آپ لوگوں کو چاہیے تھا کہ فطرت سے یہ اُصول سیکھ لیا ہوتا ”وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکیوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔“

زمین جو سال بہ سال فصلیں اُگاتی اور مسلسل سورج کے گرد گھومتی ہے۔ اس وجہ سے نہیں کرتی کہ اُسے کوئی طاقت وراثت میں ملی ہے۔ حق تعالیٰ کا ہاتھ ستاروں کی رہنمائی فرماتا ہے اور آسمان میں ان کے بالترتیب سفر کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ یہ اس کی قوت ہی کی بدولت ہے کہ گرمی، سردی، بیج بونا اور کٹائی، دن اور رات ایک دوسرے کے ساتھ باہم مطابقت میں یکے بعد دیگرے آتے ہیں۔ اُس کے کلام کی بدولت نباتات اُگتی ہیں یعنی کوئلیں نکلتی اور پھول کھلتے ہیں۔ ہر اچھی چیز جو ہمارے پاس ہے

روشنی کی ہر شعاع اور بارش کا ہر قطرہ، خوراک کا ہر نوالہ زندگی کا ہر لمحہ خدا کے تحائف ہیں۔

جب ہم محبت دکھانے والے نہ تھے اور ہمارا اخلاق بھی ایسا نہ تھا اور ہم ایک دوسرے سے نفرت کرتے تھے تو ہمارے آسمانی باپ نے ہمارے اوپر رحم کھایا۔ مگر جب ہمارے منجی خدا کی مہربانی اور انسان کے ساتھ اس کی الفت ظاہر ہوئی تو اس نے ہم کو نجات دی مگر راستبازی کے سبب سے نہیں جو ہم نے خود کئے بلکہ اپنی رحمت کے مطابق“ (ططس 3:3-5)۔ جب ہم اس کی محبت کو حاصل کرتے ہیں تو وہ ہمیں ہمارے رویہ میں مہربان اور معزز بنادیتی ہے اور یہ بات ایسا نہیں سکھاتی کہ یہ رویہ ہم صرف انکی جانب دکھائیں جو ہمیں خوش کرتے ہیں بلکہ سب سے بڑا خطا کار، غلط کام کرنے والے گنہگار کے لئے بھی دکھائیں۔

خداوند کے بیٹے وہ ہیں جو اُس کی سیرت اپناتے ہیں۔ دینوی مرتبہ، بذریعہ پیدائش، قومیت یا مذہبی شرف ان میں سے کوئی بھی آپکو خدا کے خاندان کے فرد ہونے کا شرف نہیں بخشتا۔ یہ محض اس محبت کی بدولت ہے جو پوری انسانیت کا احاطہ کرتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ گنہگار جس کا دل ابھی پوری طرح رُوح کے لئے بند نہ ہو گیا ہو وہ بھی اس مہربانی پر لبیک کہے گا۔ جب لوگ نفرت کے بدلے نفرت کرتے ہیں تو یقیناً وہ محبت کے بدلے محبت کریں گے مگر یہ صرف خدا کا رُوح ہی ہے جو نفرت کے بدلے میں بھی پیار دیتا ہے۔ بد اور ناشکر گزار کے لئے مہربان ہونا جہاں سے کچھ توقع نہ ہو وہاں بھلائی کرنا ہی آسمان کے شاہی خاندان سے منسلک ہونے کا یقینی نشان ہے اور وہ یقینی نشان جس کی بدولت آسمانی باپ کے بچوں کے اعلیٰ معیار کی پہچان ہوتی ہے۔

”پس چاہیے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے“ متی 5:48

یہ لفظ ”پس“ اُس گفتگو کا نتیجہ اخذ کرنے کے لئے لگایا گیا ہے جس کا ذکر ہو رہا تھا۔ یسوع مسیح

اپنے سامعین کے رُوبرُو خدا کے ناکام نہ ہونے والے رحم اور پیار کا ذکر کر رہا تھا۔ چنانچہ انہیں تلقین کرتا ہے کہ کامل ہو کیونکہ تمہارا آسمانی باپ نافرمانوں اور بدوں پر بھی مہربان ہے (لوقا 6:35)۔ اُس نے تمہیں اُٹھا کھڑا کیا ہے۔ یسوع نے فرمایا کہ تُم اُسکی مانند اپنے کردار میں ہو جاؤ تا کہ تُم آدمیوں اور فرشتوں کی نظر میں بے عیب ٹھہر سکو۔

دائمی زندگی کے فضل کے تحت وہی شرائط ہیں جو کہ باغ عدن میں تھیں۔ یعنی کامل صداقت حق تعالیٰ کے ساتھ مطابقت اس کی شرع سے کامل وفاداری۔ اخلاق کا معیار جو پرانے عہد نامے میں ٹھہرایا گیا وہی ہے جو کہ نئے عہد نامہ میں ہے۔ یہ معیار ہماری زندگی کی دسترس سے باہر نہیں۔ ہر حکم جو خداوند سے ہمیں ملتا ہے اُس کے ساتھ وعدہ ہے اور وہ مثبت ہے جو کہ اس کے حکم کے تحت ہے۔ خدا تعالیٰ نے راہ تیار کی ہے کہ ہم اُس کی مانند بن جائیں اور اس کی رُوح کو اپنی مرضی استعمال کر کے غمگین نہ کریں۔ خدا ہمارے لئے سب کچھ کر دے گا۔

”اُسکا جلال اپنے بچوں کیلئے بھلائی کا باعث ہے اسکی خوشی اور شفیق باپ کی شفقت بچوں کے لئے بھی ہے۔“

اپنی اس محبت کے تحت جو کہ خداوند کی محبت ہمیں ملنے سے اُجاگر ہوتی ہے۔ اس میں باپ کی محبت کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی پر نظر ڈالیں۔ اُس نے ہمیں ناقابلِ بیان محبت کے ساتھ پیار کیا ہے۔ مسیح کے حسن کی کشش کے مکاشفہ کی بدولت اُس کی محبت کے علم کی بدولت جو ہمیں ملی ہے کہ ہم گنہگار ہی تھے۔ ضدی دل بھی پگھل کر مائل ہو جاتے ہیں اور ایک گنہگار بدل کر آسمانی فرد بن جاتا ہے۔ خداوند مجبوراً یہ کام نہیں کروا تا دل سے گناہ کے دُور کرنے کے لئے خداوند نے محبت کو آلہء کار بنایا ہوا ہے اور اسی کی بدولت وہ تکبر کو حلم میں اور کدورت و بے ایمان کو محبت اور ایمان میں بدل دیتا ہے۔

یہودیوں نے کاملیت کو حاصل کرنے کی جدوجہد کی مگر ناکام رہے۔ مسیح نے انہیں بتا دیا کہ

وہ اپنی راستبازی کی بدولت آسمان کی بادشاہی میں شامل نہیں ہو سکتے اور اب وہ اُن کے سامنے صداقت کا کردار بیان کرتا ہے۔ جو کہ ہر اس شخص کا زیور ہوگا جو کہ آسمان میں داخل ہوگا۔ پہاڑی وعظ میں اُس نے اس کے پھلوں کا ذکر کیا اور اب ایک ہی فقرہ میں وہ اس کے منبع اور سیرت کی نشاندہی کرتا ہے۔ خدا کی مانند کامل ہو۔ شرع حقیقت میں خداوند کے اخلاق کا پرتو یا عکس ہے۔ یاد رکھو کہ تمہارا آسمانی باپ ان اُصولوں کی کامل تصویر ہے جو کہ اس کی حکومت کی بنیاد ہیں۔

خدا محبت ہے۔ سورج کی شعاعوں کی مانند محبت، روشنی اور خوشی خداوند خدا کی جانب سے ہر مخلوق کی طرف بہتی ہیں۔ بانٹنا اور خیرات کرنا اُسکی سیرت ہے اُس کی زندگی بے لوث محبت کو اُچھالتی ہے۔

وہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہم ایسے ہی کامل ہوں جیسا کہ وہ ہے۔ بالکل ویسے ہی طریقوں سے ہم اپنے مخصوص دائرے میں روشنی اور برکت کا مرکز ہوں جیسے کہ وہ پوری کائنات میں نور اور برکات کا منظر ہے۔ ہمارے پاس اپنی کوئی چیز نہیں ہوتی بلکہ اُس کی محبت ہمارے اوپر چمکتی ہے اور ہم اُسکی چمک دمک کا عکس ہی ظاہر کرتے ہیں۔ اُس مستعار لی گئی بھلائی میں ہی ہم اپنے حلقہ میں کامل ہوں۔ جیسے کہ وہ اپنے وسیع تر حلقہ میں کامل ہے۔

یسوع نے فرمایا ”اپنے باپ کی مانند کامل بنو“ اگر آپ خدا کے فرزند ہیں تو آپ اُسکی سیرت کے حصہ دار ہیں اور آپ کے پاس کوئی چارہ نہیں سوا اسکے کہ اُسکی مانند بنیں۔ ہر بچہ اپنے باپ کی زندگی کی بدولت زندہ ہے۔ اگر آپ حق کے فرزند ہیں یعنی رُوح کے وسیلہ تولد شدہ، تو آپ خدا کی زندگی کی بدولت زندہ ہیں۔ مسیح میں ”الوہیت کی ساری معموری مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے“ (کلسیوں 2:9)۔ اور مسیح کی زندگی ”ہمارے فانی جسم“ میں ظاہر ہوتی ہے (2 کرنتھیوں 4:11)۔ اُسکی زندگی جب آپ کے اندر ہوگی تو انہیں کاموں اور چال چلن کا مظاہرہ کرے گی جن کا اُس نے مسیح میں کیا۔ تب آپ شرع

کے ہر حکم کی مطابقت میں چلیں گے۔ ”خداوند کی شریعت کامل ہے وہ جان کو بحال کرتی ہے“
(زبور 7:19)۔ محبت کی بدولت ”شریعت کی صداقت کا تقاضا ہم میں پورا ہوتا ہے جو جسم کے مطابق
نہیں بلکہ رُوح کے مطابق چلتے ہیں“ (رومیوں 4:8)۔



خدمت کا حقیقی محرک

”خبردار اپنے راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے نہ کرو“ متی 6:1

پھاڑی وعظ میں جو ارشادات لوگوں کے سامنے پیش کئے گئے وہ مسیح کی زندگی کی خاموش تعظیم تھے۔ جسے پہچاننے میں لوگ ناکام رہے تھے۔ وہ یہ معمہ نہ سمجھ سکے کہ اتنی طاقت رکھتے ہوئے عوام الناس کی نظر میں اچھی بات کی طرف وہ دھیان نہیں دیتا۔ اُنکی رُوح، محرکات اور طریق یسوع سے متضاد تھے۔ وہ شرع کی تعظیم کرنے میں بڑا جوش و خروش دکھاتے ہیں مگر دراصل جلال کو اپنے لئے مخصوص کرنا اُن کا حقیقی مقصد تھا اور یسوع مسیح انہیں بتانا چاہتے تھے کہ خودی کا پرستار شرع کا خطر کار ہے۔

جن اُصولوں کو فریسیوں نے اپنایا وہ تمام زبانوں میں انسانوں کے خواص خاص رہے۔ فریسیوں کی انسانی سرشت تھی اور منجی نے اپنی رُوح اور ربیوں کی رُوح میں جو فرق واضح کیا وہ تمام ادوار کے لوگوں پر صادق آتا ہے۔

مسیح کے دنوں میں فریسی آسمان کی رہنمائی حاصل کرنے کی مسلسل جستجو کرتے اور ساتھ ہی دینی تعظیم اور ترقی کو حاصل کرنے کی بھی تگ و دو کرتے جسے وہ اسکا اجر سمجھتے تھے اور اُسی دوران وہ لوگوں کے سامنے اپنی خیرات کا چرچا کرتے تاکہ عوام الناس کی توجہ کو کھینچیں تاکہ اچھا کہلوانے کے لئے اپنی مشہوری کروا سکیں۔

یسوع مسیح نے فریسیوں کی ایسی باتوں کو یہ کہتے ہوئے غلط قرار دیا کہ خدا ایسی خدمت کو پسند

نہیں کرتا۔ یہ خوشامد اور بذبانِ عام تذکرہ اصن کا اجر ہے، جسے وہ حاصل کرنا چاہتے تھے اور حاصل بھی کرتے تھے۔

یسوع نے کہا ”جب تو خیرات کرے تو جو تیرا دہنا ہاتھ کرتا ہے اُسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اسی صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔“
ان ارشادات میں مسیح کی یہ تعلیم نہیں کہ مہربانی کے کام ہمیشہ پوشیدہ رکھے جائیں۔ پولوس رسول نے رُوح کی رہنمائی سے لکھا اُس نے مقدونیہ کے مسیحیوں کے فیاضانہ ہدیوں کو نہ چھپایا۔ اُس نے اس فضل کا ذکر کیا جو کہ مسیح یسوع نے اُن لوگوں پر کیا۔ ایسا کرنے سے دوسروں نے بھی وہی رُوح پایا اُس نے کرنتھس کی کلیسیاء کو لکھتے ہوئے یہ کہا

”تمہاری سرگرمی نے اکثر لوگوں کو اُبھارا“ (2- کرنتھیوں 9:2)

یسوع مسیح کے اپنے الفاظ اس معنی کو واضح کو کرتے ہیں۔ خیرات کے کام میں مقصد یہ نہیں ہونا چاہیے کہ لوگوں سے عزت و تکریم ملے۔ حقیقی بھلائی کے کام کا ڈنڈھورا نہیں پیٹا جاتا۔ وہ لوگ جو خوشامد اور تعریف کی توقع رکھتے ہیں اور انہیں شیرین نعمات سمجھتے ہیں وہ برائے نام مسیحی ہیں۔

مسیح کے خادموں کے نیک اعمال سے خداوند کو جلال ملنا چاہیے نہ کہ اُنکی دینی تعریف ہونی چاہیے کیونکہ خداوند کے فضل اور اُسکی طاقت سے وہ ایسا کر سکے۔ نیکی کا کام رُوح کی رہنمائی میں سرانجام پاتا ہے اور رُوح، رُوح کے بھیجنے والے کے جلال کے لئے دیا جاتا ہے تاکہ وصول کنندہ کے جاہ و حشمت کے لئے جب مسیح کا ثور ایک رُوح میں چمکتا ہے تو اُس جان کے ہونٹ خدا تعالیٰ کی تعریف اور شکر گزاری سے معمور ہو جاتے ہیں۔ پھر دعائیں، کام کی تندہی، خیرات، خود انکساری آپکے خیالات یا گفتگو کا حاصل نہیں ہوتے بلکہ جب مسیح ظاہر ہوتا ہے تو خودی چھپ جاتی ہے اور مسیح سب باتوں پر حکمران ہوتا ہے۔

خیراتِ سنجیدگی سے چرچائے بغیر بانٹی جانی چاہیے۔ مگر یہ خیرات دُکھی انسان کے دُکھ میں ازراہ ہمدردی اور شفقت ہو۔ سنجیدگی مقاصد اور رحمدلی ایسے محرکات ہیں جو آسانیِ نظر میں قدر و منزلت پاتے ہیں۔ جو رُوحِ پیار اور عبادت میں ہمہ تن گوش پائی جائے وہ حق تعالیٰ کے قریب اور فیروز سے بھی بیش قیمت ہے۔

اجر کی نہیں بلکہ خدمت کی سوچ دامن گیر ہونی چاہیے۔ اس رُوح میں جو شفقت دکھائی جاتی ہے وہ اپنا اجر ہر گز نہ کھوئے گی۔ ”تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا“ جب یہ دُرست ہے کہ خدا تعالیٰ بذاتِ خود ہمارا انعام ہے تو اسکی بدولت ہر انعام ہمیں مل جاتا ہے۔ ایک رُوح جب کردار میں اُسکی مانند بن جائے تو تب ہی اُسے حاصل کر سکتی ہے۔ آپ اپنی ہی طرح کے دوسرے شخص کو پسند کریں گے۔ جب ہم انسانیت کی خدمت میں ضم ہو جاتے ہیں تو تب باپ ہمیں اپنا آپ دیتا ہے۔

کوئی شخص بھی ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ خدا تعالیٰ کی برکت کی بدی کو اپنے دل سے دوسروں تک پہنچے اور خود اُس سے بیش قیمت انعامات نہ حاصل کرے۔ پہاڑیوں کی ڈھلوانیں اور میدان جو پہاڑی ندیوں کے لئے راہ کھولتے ہیں کہ وہ سمندر تک پہنچ سکیں خود کوئی نقصان نہیں اٹھاتے وہ جو کچھ کھوتے ہیں اُس کا سو گنا پاتے ہیں وہ ندی جو گاتی ہوئی اپنی راہ پر گامزن رہتی ہے وہ زرخیزی و منفعت کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے۔ اُسکے کناروں پر سرسبز گھاس، درختوں کی تازگی اور پھولوں کی بہتات اسی کی بدولت ہے۔ جب گرمیوں کی گرمی میں زمین باران ہو جاتی ہے اور سوکھتی ہے تو تروتازگی کی لہر دوڑ جاتی ہے اور دریا کے دہانے کا پتہ دیتی ہے اور وہ میدان جو اپنی گود کھولتا ہے تاکہ ندی سمندر تک پہنچ سکے وہ بھی سرسبزی اور حسن سے ملبس ہوتا ہے۔ اور یہ دینے والے کے لئے گواہی ہے کہ خدا کا فضل ان سب کو انعاماتِ بخشش ہے جو دنیا تک اُس کی برکات کی بہم رسانی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

وہ لوگ جو مسکین پر رحم کرتے ہیں اُن کی یہ برکات ہیں۔ یسعیاہ نبی نے فرمایا ”کیا یہ نہیں کہ تو اپنی روٹی بھوکوں کو کھلائے اور مسکینوں کو جو آوارہ ہیں اپنے گھر میں لائے اور جب کسی کو ننگا دیکھے تو اُسے پہنائے اور تو اپنے ہم جنس سے روپوشی نہ کرے؟ تب تیری روشنی صبح کی مانند پھوٹ نکلے گی اور تیری صحت کی ترقی ظاہر ہوگی..... اور خداوند سدا تیری راہنمائی کرے گا اور ششک سالی میں تجھے سیر کرے گا اور تیری ہڈیوں کو قوت بخشے گا.... تو سیراب باغ کی مانند ہوگا اور اس چشمہ کی مانند جس کا پانی کم نہ ہو۔“ (یسعیاہ 57:7-11)

خیرات دُہری برکت کا باعث ٹھہرتی ہے۔ جب ایک شخص حاجت مند کی حاجت رفع کرتا ہے تو وہ اس کے لئے برکت کا باعث بنتا ہے تو دراصل وہ بڑے پیمانہ پر خود بھی برکات حاصل کرتا ہے۔ مسیح کا فضل اخلاق کے پہلوؤں کی پرورش کرتا ہے جو کہ خود غرضی کی ضد ہیں۔

اخلاق کے ایسے پہلو جو زندگی کو بہتر، معزز اور اچھا بناتے ہیں۔ مہربانی کا فضل جو پوشیدگی میں کیا جائے وہ دلوں کو متحد کرتا ہے اور بالا آخر انہیں اُس دل کے قریب تر لاتا ہے جس سے ہر نیکی پھوٹی ہے۔ معمولی توجہ، پیار بھر ایک فعل اور خودی کا انکار جو کسی رُوح سے اتنی خاموشی سے نکلے جس طرح پھول سے خوشبو نکلتی ہے تو یہ باتیں زندگی کی برکات اور سکون کے لئے معمولی حق ادا نہیں کرتیں اور بالآخر یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ دوسروں کی بھلائی کی خاطر اپنی خودی کا انکار کرنا آسمان کے جلالی بادشاہ کے ساتھ تعلق ہونے کا واضح ثبوت ہے جو کہ خود بھی امیر تھا مگر وہ ہماری نجات کی خاطر غریب بن گیا۔

خدا ترسی کے فعل خواہ پوشیدگی میں کئے جائیں اُن کے اثرات چال چلن پر منفی نہ ہونگے۔ اگر ہم مسیح کے خادم ہو کر دلچسپی سے کام لیں تو ہمارے دل خدا کی ہمدردی کے ساتھ پیوست ہونگے۔ اور اُس کا رُوح پاک ہم پر حکمران ہوگا جو الہی رفاقت کے عوض ہماری رُوح کو اُس کے ساتھ پاکیزہ مطابقت

میں لے آئے گا۔

وہ شخص جو اپنے فالتو توڑوں کو اُن لوگوں میں بانٹتا ہے جنہوں نے اُن انعامات کا درست استعمال کیا جو کہ اُنہیں دیئے گئے تھے دراصل وہ یسوع میں اُسکے لوگوں کی خدمت کر کے خوش ہوتا ہے جس کے فضل اور قوت سے اُس نے وہ توڑے کمائے تھے۔ وہ اشخاص جو آنے والے جہان میں اپنے بوئے ہوئے بیج کا پھل کاٹیں گے۔ وہ کام جو زمین پر شروع کیا گیا اُس کا حاصل اعلیٰ اور مقدس زندگی میں ابدیت تک حاصل رہے گا۔

”جب تم دُعا کرو تو ریاکاروں کی مانند نہ بنو“ متی 5:6

فریسیوں نے دُعا کے لئے وقت مقرر کئے ہوئے تھے اور اکثر دیکھنے میں آتا کہ اگر وہ وقت مقررہ پر باہر ہوتے تو جہاں کہیں بھی ہوتے وہاں ہی وہ دعا کے لئے رُک جاتے یہاں تک کہ گلیوں اور بازاروں میں اور لوگوں کے ہجوم کے درمیان بھی رُک جاتے اور بلند آواز سے اپنی دُعا دہراتے۔ اس طرح کی عبادت جس سے صرف اُن لوگوں کی خودی ہی جلال پاتی یسوع کی جھڑک سے بچ نہ سکی۔ اُس نے عام گروہی عبادتوں کی تردید ہرگز نہ کی۔ کیونکہ اُس نے بذاتِ خود شاگردوں کے ساتھ اور بڑی بھیڑ کے سامنے دُعا کی۔ مگر وہ یہ سکھاتا ہے کہ شخصی دُعا کا اعلان ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ پوشیدگی کی دُعا میں ہماری دُعا کسی دوسرے کے کان میں نہ پڑے بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی کان میں پڑے جو کہ دعاؤں کا سننے والا ہے اور کسی دوسرے کو مناجات کا بوجھ سننے کی ضرورت نہیں۔

”جب تو دُعا کرے تو اپنی کوٹھڑی میں جا“ پوشیدہ دُعا کے لئے جگہ تیار رکھو۔ یسوع مسیح نے خُدا تعالیٰ کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کے لئے جگہوں کا چناؤ کیا تھا اور ہمیں بھی ایسا کرنا چاہیے۔ ہمیں ایسی جگہ کا چناؤ کرنا ہے جہاں ہم حلیمانہ طریقہ سے تنہائی میں اپنے خداوند سے مل سکیں۔

دُعا کی پوشیدہ جگہ پر جہاں کوئی دُوسری آنکھ نہیں بلکہ صرف خُدا ہی دیکھتا ہے۔ جہاں دوسرا کان نہ سُنے بلکہ خُدا ہی سنتا ہو۔ وہاں ہم اپنے دل کے پوشیدہ خیالات، التجائیں لامحدود رحم کے باپ کے سامنے رکھ دیں اور تب رُوح کی بے قراری اور خاموشی کے عالم میں وہ آواز جو انسانی ضرورت کا ہمیشہ مداوا کرتی ہے وہ ہمارے دلوں سے ہمکلام ہوگی۔

”خداوند کا بہت ترس اور رحم ظاہر ہوتا ہے“ (یعقوب 5: 11) وہ اس مُحبت میں جو ماندی نہیں ہوتی گمراہ انسان کے اقرار کو سننے کے لئے تیار ہوتا ہے اور اُسکی مناجات کو قبول کرتا ہے۔ وہ ہماری جانب سے شکر گزاری کا انتظار کرتا ہے بالکل اُسی طرح جیسے ایک ماں اپنے بچے سے جواباً مسکراہٹ کا انتظار کرتی ہے۔ وہ ہمیں سکھاتا ہے کہ کتنی سنجیدگی سے اُسکا دل ہماری خاطر بے تاب ہوتا ہے وہ ہمیں مدعو کرتا ہے کہ ہم اپنی آزمائشوں کو اُس کی ہمدردی، اپنے دُکھوں کو اُسکے پیار اپنے زخموں کو اُس کی شفا، اپنی کمزوری کو اُسکی طاقت اور اپنی محرومی کو اُس کی معموری کے سامنے پیش کریں۔ آج تک اس کے پاس جانے والا کبھی خالی نہیں لوٹا۔ ”انہوں نے اُسکی طرف نظر کی اور منور ہو گئے اور اُن کے مُنہ پر کبھی شرمندگی نہ آئے گی“ (زبور 5: 34)

وہ لوگ جو خداوند کو پوشیدگی میں اپنی ضروریات بتاتے اور اُسکی خواہش کرتے اور اُسکی مدد کے لئے ہاتھ اُٹھاتے ہیں بے سُد و سب کُچھ نہیں کرتے ”تیرا باپ جو پوشیدگی میں سنتا ہے تجھے اجر دے گا“ جب ہم یسوع کو اپنا روزانہ کا ساتھی بناتے ہیں تو ہمیں یہ خیال کرنا چاہیے کہ اندیکھی دُنیا کی تمام تر قوتیں ہمارے چاروں طرف ہیں اور یسوع کو دیکھتے رہنے سے ہم اُس کی شبیہ پر ڈھلتے ہیں۔ اُسے سکتے رہنے سے ہم تبدیل ہوتے ہیں اور آسمانی بادشاہت کے لئے ہمارا اخلاق صاف، پاک اور معزز بننے کے ساتھ باہم پیوست ہونے اور دوستی رکھنے کا یقینی نتیجہ پاکیزہ و مقدس صورت میں نکلتا ہے۔ دُعا میں ذہانت پائی جاتی ہے۔ ہم الہی تعلیم حاصل کریں تو یہ تعلیم دیانت دارانہ اور پُر جوش زندگی کی صورت میں

ظاہر ہوگی۔

وہ رُوح جو اپنی طاقت روزانہ کی سنجیدہ دُعا کے وسیلہ خدا کی جانب رجوع کرتی ہے، اس کے خیالات پاکیزہ ہوں گے۔

اگر ہم خدا کی قربت میں ہونگے تو وہ ہمیں کلمات بخشتا ہے کہ اُس کی خاطر گفتگو کریں یعنی تعریف کریں۔ وہ ہمیں فرشتگان کے گیت میں سے سکھائے گا کہ آسمانی باشندوں کے ساتھ مل کر شکر گزاری کے گیت گائیں۔ زندگی کے ہر عمل سے سکونت پذیر منجی کی روشنی اور محبت ظاہر ہوگی۔ باہر کے مصائب اُس زندگی تک رسائی نہ پائیں گے جو کہ ابنِ خدا کے ساتھ ایمان میں گزرا جائے گی۔

”دُعا کرتے وقت غیر قوموں کے لوگوں کی طرح بک بک نہ کرو“ متی 7:6

غیر قوموں کے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ دعاؤں میں گناہ سے مُخلصی دینے کی طاقت ہے۔ اور وہ یہ سوچتے تھے کہ جتنی طویل دُعا اُتنے ہی فوائد بھی طویل ملیں گے۔ اگر وہ اپنے اعمال کی بدولت پاکیزہ بن سکیں تو اُن کا اپنا ہی وہ کمال ہوگا جس کے لئے وہ خوش ہوں اور جس پر فخر کر سکیں۔ دُعا کرنے کا یہ اصول خودی کو بلند کرنے کا ایک مشہور اصول ہے جو کہ چھوٹے مذاہب کے طریق و اطوار کی بنیاد ہے۔ فریسیوں نے یہی بے دین لوگوں کی دعاؤں کا طریقہ اپنایا تھا اور آج بھی یہ طریقہ مفقود نہیں۔ یہاں تک کہ یہ اُن لوگوں میں بھی پایا جاتا ہے جو اپنے آپ کو مسیحی سمجھتے ہیں۔ وہ فقرات جو ہمیں ازبر ہیں اُن کا دہرانا جبکہ ہمارا دل اصل میں خداوند کی ضرورت ہی محسوس نہ کرتا ہو دراصل اُنہی غیر قوموں کی بے سود دعاؤں کی بک بک کے مترادف ہے۔

دُعا گناہ سے بچاؤ چھکارا یا کنارہ نہیں۔ اس میں بذاتِ خود کوئی قوت یا صحت نہیں۔ وہ سب اچھے الفاظ جن پر ہماری دسترس ہے پاک مرضی کے خلاف ہرگز نہیں۔ سب سے خوب صورت دعائیں

بھی جو دل کی بات کو ظاہر نہ کریں وہ بے کار الفاظ ہیں۔ مگر وہ دُعا جو ایک سنجیدہ دل سے نکلتی ہے۔ جس میں جان کی معمولی ضروریات کی دستیابی کی منت ہوتی ہے۔ جیسے کہ ہم ایک دینی دوست سے مدد کی درخواست کریں درخواست اس اُمید میں کریں کہ پوری ہو جائے گی۔ ایسی دُعا ایمان کی دُعا کہلاتی ہے۔ خداوند ہمارے رسمی جملوں کی خواہش نہیں کرتا۔ بلکہ وہ شکستہ دل جو گناہ کی بدولت گھائل ہو چکا ہو اُسکی خاموشی، رحمتوں کے باپ تک رسائی کرتی ہے۔

”اور جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اُداس نہ بناؤ“ متی 6:16

جس روزہ کا ذکر کلام خدا میں یہاں آیا ہے وہ ایک رسم سے کہیں بڑھ کر ہے جس میں صرف بھوکے رہنا، ٹاٹ اوڑھنا اور سر میں راکھ ڈالنا ہی شامل نہیں۔ وہ شخص جو گناہ کے لئے حقیقت میں روزہ رکھتا ہے وہ کبھی ایسے اعلانات نہیں کرتا۔

وہ روزہ جو ہمیں رکھنے کے لئے کہا گیا ہے اُس کا عین مدد و مقصد یہ ہے کہ جسم کو روح کے گناہ کی وجہ سے تکلیف نہ دیں۔ بلکہ گناہ کے گھناؤنے کردار کے خلاف اُس سے مدد لیں کہ خدا تعالیٰ کے سامنے دلوں کو حلیم کر سکیں اور اس کا فضل حاصل کریں جو کہ معافی بخشتا ہے۔ اسرائیلیوں کے لئے اس کا حکم یہ تھا۔ ”اپنے کپڑوں کو نہیں بلکہ دلوں کو چاک کر کے خداوند اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو۔“ (یوایل 2:13)

یہ خیال کہ ہم اپنے کاموں اور جدوجہد یا خوشامد وغیرہ کی بدولت مقدسین کے درمیان میراث پائیں گے بے حاصل ہے۔ جب یہ سوال کیا گیا کہ ”کہ ہم کیا کریں تاکہ خدا کے کام کو سرانجام دیں“ تو مسیح نے جواب دیا ”خداوند کا کام یہ ہے کہ جیسے اس نے بھیجا ہے اس پر ایمان لاؤ“ (یوحنا 6:28، 29)۔ گناہ کا اقرار، خودی کو چھوڑنا اور یسوع کی طرف آنا ہے اور جب ہم یسوع کو حاصل کر

لیتے ہیں تو پھر ایمان کی بدولت ہم یسوع کی زندگی کو اپنے اندار رکھتے ہیں۔ تب اچھے کاموں کا اظہار ہوگا۔

یسوع مسیح نے فرمایا ”جب تو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال اور منہ دھوتا کہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے“ خداوند کے لئے جو کچھ بھی کیا جائے وہ سب کچھ خوش دلی سے ہونا چاہیے۔ ناخوش اور مغموم ہو کر نہ کریں۔ یسوع کے مذہب میں کوئی چیز بھی مغموم نہیں اگر مسیحی لوگ غمگین رویہ کے تحت یہ تصور دیں کہ وہ یسوع مسیح میں پشیمان ہوئے ہیں تو یسوع کے کردار کی غلط نمائندگی کرتے ہیں اور دشمنوں کو باتیں کرنے کا موقع دیتے ہیں اُس سے اپنے آپ کو تعلیم ظاہر کرتے ہیں۔

”اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو“ متی 19:6

زمین پر جمع شدہ مال قائم نہ رہے گا۔ چور نقب لگا کر اُسے چُرا سکتا ہے۔ کیڑا اور زنگ اُسے خراب کرتا ہے۔ آگ اور طوفان تمہاری جائیداد کو تباہ کر دیں گے اور ”جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی لگا رہے گا“۔ زمین پر جمع شدہ مال دماغ کو آسمانی چیزوں کے حصول سے محروم رکھے گا۔

یہودیوں کے زمانہ میں دولت کی ہوس عروج پر تھی۔ دینی طور و اطوار نے رُوح میں خدا اور مذہب کی جگہ لے رکھی تھی اور آجکل بھی ویسا ہی ہے۔ دولت کے حصول کے بے انتہا خود غرضی زندگی پر اس طرح جادو نما اثر رکھتی ہے کہ وہ شریفانہ طور و اطوار کو بدلتی اور انسان کی انسانیت کو خراب کرتی ہے اور اس حد تک خراب کرتی ہے کہ وہ جہالت میں ڈوب جائے۔ شیطان کی خدمت مسلسل محنت، دُکھ درد اور تھکاوٹ سے اُٹی پڑی ہے۔ اور وہ خزانہ جو آدمی اس دُنیا میں جمع کرتا ہے چند روزہ ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے فرمایا ”اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ

زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی لگا رہے گا۔“ تعلیم یہ دی گئی ہے کہ ”اپنے واسطے آسمان پر خزانہ جمع کرو۔“

یہ آپ لوگوں کی دلچسپی اور مفاد میں ہے کہ آسمان پر خزانہ جمع کرو اور جو کچھ بھی آپ کی ملکیت میں ہوگا۔ دراصل آپ کا اپنا ہوگا کیونکہ آسمان پر جمع شدہ خزانہ تباہ نہیں ہوتا۔ آگ یا سیلاب اُسے تباہ نہیں کرتے چور اُسے چُر نہیں سکتے۔ کیڑا اُسے نہیں لگتا اور نہ ہی زنگ اُسے خراب کرتا ہے۔ کیونکہ وہ خزانہ خدا کی حفاظت میں ہے۔

یہ خزانہ جس کی قیمت کا تخمینہ مسیح نے کچھ یوں لگایا ”میراث کے جلال کی دولت مقدسوں میں کیسی کچھ ہے“ (افسیوں 18:1)۔ مسیح کے شاگرد قیمتی اور قیمتی خزانہ سے تشبیہ دیئے گئے ہیں اس نے فرمایا ”وہ تاج کے جواہر کی مانند ہونگے“ (زکریا 8:9؛ یسعیاہ 14:13)۔ مسیح اپنے لوگوں کو ان کی پاکیزگی اور کاملیت میں ایسے سمجھتا ہے جیسے کہ وہ اس کے دکھوں اور حلم اور محبت اور جلال کا پرتو ہیں... مسیح جو جلال کا مرکز ہے اُسکی روشنی سب پر روشن ہے۔

ہمیں اجازت دی گئی ہے کہ یسوع مسیح کے ساتھ اُسکے عظیم مخلصی کے کام میں شامل ہوں تاکہ ایسا کرنے سے ہم اُن خزانوں کے حصہ دار بن سکیں جو کہ اس نے موت اور مصیبت کی بدولت جیتے ہیں۔ پولس نے تھسلینکے کے مسیحیوں کو لکھا، ”بھلا ہماری اُمید اور خوشی اور فخر کا تاج کیا ہے؟ کیا ہمارے خداوند یسوع کے سامنے اس کے آنے کے وقت تُم ہی نہ رہو گے۔ ہمارا جلال اور خوشی تُم ہی تو ہو“ (1 تھسلینکیوں 2:19-20)۔

یہ وہ خزانہ ہے جس کے حصول کے لئے وہ ہمیں محنت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ زندگی کی سب سے بڑی کٹائی کردار ہے۔ ہر فعل یا عمل جو مسیح کے فضل کی بدولت ایک رُوح میں روشنی جلاتا ہے تو وہ آسمان کی جانب ایک قدم ٹھہرتا ہے اور ہر تگ و دو جس سے یسوع کی مانند اخلاق بنتا ہے وہ آسمان پر

خزانہ جمع کرنے کے برابر ہے۔

”جہاں تمہارا مال ہوگا وہیں تمہارا دل بھی لگا رہے گا۔“ جب ہم دوسروں کی مدد کرتے ہیں تو دراصل ہم اُس عمل سے اپنا ہی فائدہ کرتے ہیں۔ جو شخص انجیل کی خوشخبری کے پھیلاؤ کے لئے دولت دیتا ہے وہ اپنی دلچسپی اور دُعا کو اُس کام میں لگاتا ہے۔ جس سے رُوحوں تک رسائی ہوتی ہے۔ اُسکی ہمدردیاں دوسروں سے منسلک ہوتی ہیں اور وہ خداوند کے لئے بڑی قربانی دینے کی طرف رغبت حاصل کرتا ہے تاکہ وہ بہت بڑی بھلائی کرنے کے قابل ہو سکے۔

اور روزِ محشر کو جب دینی مال تباہ ہو جائے گا تو وہ جس نے آسمان پر خزانہ جمع کیا اُسے حاصل کرے گا جسے اس نے اپنی زندگی میں جمع کیا تھا۔ اگر ہم نے یسوع کے ارشادات پر توجہ دی ہے تو جب ہم اُسے بڑے سفید تخت کے گرد جمع ہوں گے جو ہم اُن رُوحوں کو دیکھیں گے جو ہمارے وسیلہ سے بچائی گئی تھیں اور ہم دیکھیں گے کہ ایک نے دوسرے کو بچایا اور دوسروں نے دوسروں کو اس طرح اور بھی، ہماری خدمت کے نتیجے میں ایک بہت بڑا گروہ وہاں محفوظ ہوا جو کہ یسوع کے قدموں میں اپنے تاجوں کو رکھتا ہے اور اسکی تعریف نہ ختم ہونے والے زمانوں تک کرتا ہے۔ مسیح کے کارندے اتنی بڑی خوشی میں مخلصی یافتگان کو دیکھیں گے جنہوں نے منجی کے جلال کو دوسروں تک پھیلا یا۔ اُن لوگوں کے لئے آسمان کتنا ہی بیش قیمت ہوگا جو کہ رُوحوں کے بچانے کے کام میں وفادار رہے۔

”پس جب تُم مسیح کے ساتھ جلائے گئے تو عالم بالا کی چیزوں کی تلاش میں رہو۔ جہاں مسیح موجود ہے اور خدا کی وہی طرف بیٹھا ہے“ (کلیسیوں 1:3)۔

”اگر تیری آنکھ دُرسٹ ہو تو تیرا سارا بدن روشن ہوگا“ متی 6:22

منجی کے ارشادات میں مقصد کی درستی اور خداوند کے لئے دل کا تقدس شرط کی نشاندہی ہے۔

سچائی کو قبول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے اور اولوالعزمی ہونی چاہیے۔ اور کسی بھی قیمت پر الہی بصیرت کو حاصل کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ حقیقی پاکیزگی اُس وقت شروع ہوتی ہے جب گناہ کے ساتھ ہر قسم کا تعلق منقطع ہو جائے۔

اور پھر دل کی زبان پوئوس رسول کے ارشاد کے مطابق ہوگی۔ ”صرف یہ کرتا ہوں کہ جو چیزیں پیچھے رہ گئیں اُن کو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف پڑھا ہوا نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں تاکہ اُس انعام کو حاصل کروں جس کے لئے خدا نے مجھے مسیح یسوع میں اور پر بلایا ہے۔“ میں اپنے خداوند یسوع مسیح کی پہچان کی بڑی خوبی کے سبب سے سب چیزوں کو نقصان سمجھتا ہوں جس کی خاطر میں نے سب چیزوں کا نقصان اٹھایا اور اُن کو کوڑا سمجھتا ہوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں۔“ (فلپیوں 3:13; 8:14)

مگر جب خودی کی محبت سے آنکھ اندھی ہو جائے تو پھر تاریکی ہی باقی رہ جاتی ہے۔ ”اگر تیری آنکھ خراب ہو تو تیرا سارا بدن تاریک ہوگا۔“ یہ وہی ہولناک تاریکی تھی جس نے یہودیوں کو اپنی بے دینی کی لپیٹ میں لے لیا تاکہ یسوع کے کردار اور کام کو سمجھنا ناممکن ہو جائے جو کہ اس لئے آیا کہ انہیں اُن کے گناہوں سے رہائی دے۔

آزمائش میں گرنے سے دماغ ڈگمگا جاتا ہے اور خداوند میں انسانی اعتقاد کے مسلسل رابطہ کا تسلسل قائم نہیں رہتا۔ جب ہم کلیہ طور پر اپنے آپ کو خداوند کے حوالہ نہیں کرتے تو ہم تاریکی میں رہتے ہیں۔ جب ہم اپنے آپ کے کچھ حصہ کو اپنے لئے رکھ لیتے ہیں تو شیطان کے لئے ہم راستہ کھول دیتے ہیں کہ وہ ہمیں آزمائش میں ڈالے۔ شیطان جانتا ہے کہ اگر ہماری بصیرت دُھندلی ہو اور جب ہم ایمان کی آنکھ سے خدا کو نہ دیکھ سکیں تو گناہ کے خلاف کوئی بھی باڑ نہ ہوگی۔

گناہ کرنے کی خواہش کی سرفرازی دراصل رُوح کے لئے دھوکہ ہے۔ جب بھی رُوح اس

خواہش سے ملوث ہو تو اُس کے خداوند کی قربت میں جانے کے عمل میں خلل پڑتا ہے۔ شیطان کی راہ کے چناؤ سے ہم بدی کے تحت ہوتے ہیں اور اس راہ میں ہر قدم گہری تاریکی میں جاتا اور دل کے اندھے پن کو بڑھاتا ہے۔

یہ قانون روحانی اور جسمانی دونوں دنیاؤں پر جاوی ہے جو شخص تاریکی میں قید ہے۔ اور اُسکے لئے دن کی چمکدار روشنی نور کو ہرگز نہیں بکھیرتی۔ ”وہ تاریکی میں ہے اور تاریکی ہی میں چلتا ہے، اور یہ نہیں جانتا کہ کہاں جاتا ہے کیونکہ تاریکی نے اُس کی آنکھیں اندھی کر رکھی ہیں۔“ (1 یوحنا 2: 11) بدی سے مسلسل محبت رکھنا جان بوجھ کر الہی پیار کو حقیر جاننا ہے۔ یہ وہ عمل ہے جس سے گنہگار میں بھلائی کرنے کی محبت خداوند کی خواہش اور آسمانی روشنی کے حصول کی خواہش مٹ جاتی ہے۔ رحم کی اپیل اب بھی محبت بھری ہوتی ہے اور اُسکی رُوح پر روشنی اندھی آنکھوں ہی سے ٹکراتی ہے۔

جب تک کسی رُوح میں اسکی مخلصی کی آخری اُمید بھی مٹ نہ جائے خداوند اس کو اُس ہی کی راہ پر نہیں چھوڑتا۔ ”آدمی خدا سے دُور ہوتا ہے نہ کہ خدا آدمی سے دور جاتا ہے“ ہمارا آسمانی باپ ہمیں ایلیوں، آگاہیوں اور رحم کی یاد دہانیوں سے ہمارا تعاقب کرتا ہے اور وہ اس وقت تک ایسا کرتا ہے جب تک کہ اس سے زیادہ دیئے جانے والے مواقع کلیہ طور پر بے سود دکھائی دیں۔ ذمہ داری گنہگار پر ہی لادی جاتی ہے۔ ایک گنہگار آج خداوند کی رُوح کا مقابلہ کرنے سے اس راہ کو پیدا کرتا ہے جس میں وہ رُوح کا دوبارہ مقابلہ کرے گا۔ جب کہ وہ زیادہ اور شدت سے نازل ہوگا۔ ایسا کرنے سے وہ ایک مرحلہ سے نکل کر دوسرے مرحلہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ روشنی اس پر اثر انداز ہونے میں ناکام ہو جائے گی اور وہ رُوح پاک کی کسی بھی مقدار کے سامنے نہیں جھکے گا۔ پھر روشنی جو اس میں ہوتی ہے وہ مکمل طور پر تاریکی میں بدل جاتی ہے اور وہی سچائی جسے ہم جانتے ہیں رُوح کے اندھے پن کو بڑھا دیتی ہے۔

”کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا“ متی 24:6

یسوع مسیح یہ نہیں فرماتا کہ ایک آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کرے گا۔ بلکہ یوں فرماتا ہے کہ وہ نہیں کر سکتا۔ خدا سے دلچسپی اور دولت سے دلچسپی آپس میں کوئی الحاق نہیں رکھتے وہ مقام جہاں ایک مسیحی کا ضمیر اسے برداشت اور خود انکاری کو ختم کرنے کی تلقین کرے وہی وہ مقام ہوتا ہے۔ جہاں وہ دینی کاموں اور دنیا کی محبت میں الجھ جاتا ہے۔ اس مقام کے ایک جانب خود انکاری مسیح کا شاگرد ہے اور دوسری طرف خود پرست دنیا کا عاشق ہوتا ہے جو کہ فیشن اور بدی میں الجھ کر ان ممنوعہ باتوں میں خوشی ڈھونڈتا ہے اور اس مقام کی دوسری جانب ایک مسیحی شخص ہر گز نہیں جاسکتا۔

کوئی شخص درمیانی راہ پر نہیں چل سکتا۔ درمیانی طبقہ سرے سے مفقود ہے۔ یعنی ایسا طبقہ جو خداوند سے بھی محبت نہ رکھے اور صداقت کے دشمن سے بھی لگاؤ نہ رکھے۔ یسوع مسیح انسانی کارندوں میں بستا ہے اور انہی کے ذریعہ کام کرتا اور انہی کی صلاحیتوں کے ذریعہ کام سرانجام دیتا ہے۔ اس کے شاگردوں کی مرضیاں اُسکی مرضی کے تابع ہونی چاہئیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اُس کے رُوح میں کام کریں۔ تب وہ اپنے آپ میں زندہ نہیں رہتے بلکہ مسیح اُن میں زندہ رہتا ہے۔ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کو اپنا دل کلیہ طور نہیں دیتا کسی دوسری طاقت کے ماتحت ہے وہ دوسری آواز کا شواہد ہوتا ہے جس کی تمام تر تراغیب سرے سے ہی مختلف کردار کی مالک ہیں۔ پچاس فیصد خدمت ایک انسانی کارندے کو دشمن کی تاریکی کی فوجوں میں ایک کامیاب فرد کی حیثیت سے کھڑا کر دیتی ہے۔ جب وہ انسان جو یسوع کے سپاہی ہوں مگر شیطان کی چالوں شامل ہوں اور ابلیس کی طرف سے مدد کریں تو وہ خود یسوع کے دشمن ثابت کرتے ہیں۔ وہ مقدس امانتوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ وہ شیطان اور اُس کے حقیقی سپاہی کے درمیان ایک رابطہ بن جاتے ہیں۔ جس کی بدولت دشمن مسلسل اس بات پر کام کرتا ہے کہ وہ یسوع کے سپاہیوں کے دلوں کو چوری کرتا ہے۔

ہماری دُنیا میں بدی کا بدترین شاہکار وہ زندگی نہیں جو کہ ایسے گناہ گار کی ہے جس کو عام لوگ گنہگار اور حقیر سمجھتے ہیں بلکہ یہ وہ زندگی ہے جو عام طور پر اچھی باعزت اور معزز دکھائی دیتی ہے۔ مگر اُس میں ایک گناہ کی پرورش ہوتی ہے۔ اور اُسی سے کھیلا جاتا ہے۔ وہ رُوح جو پوشیدگی میں کسی بڑی مشکل کے خلاف گھاٹی کے کنارے پر کانپتے ہوئے تگ و دو کرتی ہے وہی مرغوب خاطر گناہ کے لئے ایک طاقتور مثال ہے۔ وہ شخص جسے اُسکی زندگی اور روشنی اور عزت کے اعلیٰ معیار کی واقفیت ملی۔ اگر وہ اپنی مرضی سے خدا کی شریعت کے ایک قانون کی خلاف ورزی کرتے تو دراصل اس نے اُس کے مقدس انعام کو گناہ کو رغبت کے سامنے حقیر جانا۔ ذہانت کوئی اور خوبی، ہمدردی یا کوئی بھی ہمدردی کا کام عین ممکن ہے کہ شیطان کا ہتھیار بن جائے اور دوسری رُوحوں کو ترغیب دے کہ وہ اس زندگی اور آنے والی زندگی کے اہم موڑ پر تباہ ہو جائیں۔

”نہ دُنیا سے محبت رکھو اور نہ ان چیزوں سے جو دُنیا میں ہیں۔ جو کوئی دُنیا سے محبت رکھتا ہے اُس میں باپ کی محبت نہیں۔ کیونکہ جو کچھ دُنیا میں ہے یعنی جسم کی خواہش اور آنکھوں کی خواہش اور زندگی کی شیخی وہ باپ کی طرف سے نہیں بلکہ دُنیا کی طرف سے ہے“ (1 یوحنا 2: 15، 16)۔

”فکر نہ کرنا“ متی 25:6

وہ ہستی جس نے تمہیں زندگی دی ہے وہ اُس کی خوراک کی ضرورت سے واقف ہے تاکہ وہ قائم رہے۔ وہ جس نے جسم کی تخلیق کی، جانتا ہے کہ تمہیں لباس کی ضرورت ہے کیا وہ ہستی جس نے اتنے بڑے انعامات دیئے وہ ضرورت کی چیزوں کی دستیابی نہ کرے گی۔

یسوع مسیح نے اپنے سامعین کی توجہ پرندوں کی طرف مبذول کی جو اپنے چھپانے میں مست رہتے ہیں۔ انہیں کوئی فکر دامن گیر نہیں ہوتی۔ ”وہ دیکھو نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں مگر پھر بھی آسمانی باپ

اُن کی ضروریات کو مہیا کرتا ہے، اور پھر اس نے پوچھا ”کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے؟“ پہاڑی کی ڈھلوان اور کھیت پھولوں سے اٹے پڑے تھے۔ اُنکی جانب یسوع نے صبح کے سرسبز نظارے پر توجہ دیتے ہوئے فرمایا ”جنگلی سوسن کے درختوں کو دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں۔“ پُر فضل طریقے اور درختوں اور پھولوں کے رنگ شاید انسان کے سر میں آسکیں، مگر ایک پھول یا ایک پنکھڑی کو کونسا ہاتھ زندگی بخش سکتا ہے؟ ہر نتیجہ اپنی زندگی کے لئے اسی ہستی کا محتاج ہے جس نے ستاروں کو عالم بالا میں بکھیرا۔ خداوند کی تمام مخلوقات میں زندگی اُس سے صادر ہوتی ہے۔ کھیت کے پھولوں کو خداوند اس طرح کے لباس سے ملبس کرتا ہے کہ کسی زمینی شہنشاہ نے بھی ویسا لباس کبھی نہیں پہنا۔ ”پس جب خدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جائے گی ایسی پوشاک پہناتا ہے تو اے کم اعتقاد و تم کو کیوں نہ پہنائے گا؟“

یہ یسوع مسیح ہی تھا جس نے پھولوں کو بنایا اور جس نے چڑیوں کو گیت دیئے اور جو کہتا ہے ”جنگلی سوسن کو دیکھو“ ”پرندوں پر نظر کرو“۔ فطرت کی چیزوں کے حسن میں آپ خدا کی عقل اور صنعت کے متعلق زیادہ سیکھیں گے بہ نسبت اس کے کہ ایک سکول کا آدمی جانے۔ جنگلی سوسن کی پتیوں پر خداوند خدا نے آپ کے لئے سبق لکھ دیتا ہے جو ایسی زبان میں لکھا ہے جسے آپ کا دل صرف اس وقت پڑھ سکتا ہے۔ جب وہ بے اعتقادی، خود غرضی اور دُشمنی کے اسباق کو بھلا دیتا ہے۔ اُس خدا نے آپ کو چمکانے والے پرندے اور حسین و شفاف غنچے کیوں دیئے ہیں؟ یہ محض باپ کے دل کی محبت جو اس سے باہر آ رہی ہے اُس کی بدولت ہے تاکہ اس سے تمہاری زندگی کی راہ روشن اور پرسکون ہو جائے۔ پھولوں اور پرندوں کے بغیر بھی آپ کے لئے جو کچھ درکار تھا خدا نے دے دیا ہوتا مگر حق تعالیٰ محض ضروری پر ہی اکتفا نہیں کرتا۔ اس نے زمین، فضا اور آسمان کو اپنے حسن کی جھلکیوں سے سمجھایا تاکہ ہمیں یہ بتایا جاسکے کہ اس کے تمہارے لئے خیالات کتنے پیار بھرے ہیں۔ تمام خلق شدہ چیزوں کا حسن صرف

اُس کے جلال کی ایک چمک ہے۔ اگر اس نے کائنات کی چیزوں پر اتنی بڑی مرصع کاری کی ہے تو کیا آپ شک کر سکتے ہیں کہ وہ آپ کو ضرورت کی برکات نہیں دیگا؟

”سوسن کے درخت کو دیکھو“ ہر پھول جو کھلتا ہے اس کی پنکھڑیاں اُس بڑے قانون کی فرمانبرداری کرتی ہیں جو ستاروں کی رہنمائی کرتا ہے حالانکہ اس کی زندگی کتنی ہی سادہ اور حسین ہوتی ہے۔ پھولوں کی بدولت حق تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم یسوع مسیح کی طرح کے کردار پر نظر کریں۔ وہ ہستی جس نے پھولوں کے غنچوں کو اتنا حسن دیا ہے اُسکی کہیں بڑھ کر خواہش ہے کہ ہر روح یسوع کے حسن و جمال سے ملبس ہو۔

یسوع نے فرمایا کہ اس بات کو پرکھو کہ سوسن کے درخت کیسے بڑھتے ہیں۔ وہ سرد تاریک زمین یا دریا کے دہانے کی دلدل میں کیسے پنپنے ہیں۔ پودے حسن اور خوشبو کا مظہر ہیں۔ کون اس بات کا خواب دیکھتا ہے کہ وہ سوسن کے درخت کے غنچوں کی مانند حسین ہو۔ مگر خدا تعالیٰ اپنی مخفی زندگی کی بدولت مینہ اور دھوپ کو بلا ہٹ دیتا ہے۔ تب انسان اُسکے فضل اور مہربانی پر تعجب کرتے ہیں۔ اس طرح خداوند کی زندگی ایک انسانی رُوح کے ساتھ کرے گی جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے کام کے ماتحت ہو جائے گا۔ یہ سب کچھ مینہ اور دھوپ کی طرح مفت ہی ملتے ہیں جو کہ تمام لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ کلام خدا کی بدولت پھولوں کی تخلیق ہوتی ہے اور وہی کلام تمہارے اندر رُوح کے فضل کی معموری دے گا۔

خداوند کی شرع محبت کی شرع ہے۔ وہ آپ کو اپنے حُسن کی بدولت احاطہ کرتی اور یہ تعلیم دیتی ہے کہ اس دُنیا میں محض خودی کی سر بلندی، کھودنے اور بنانے، بونے اور کاٹنے کے لئے ہی نہیں رکھا گیا بلکہ اس لئے بھی کہ آپ اپنی زندگی یسوع کی بدولت دوسروں کو خوش کرتے ہیں۔

والدین! اپنے بچوں کو پھولوں سے سیکھنے دیں۔ انہیں باغوں، کھیتوں اور گھنے درختوں کے

پاس لے جائیں اور انہیں تعلیم دیں کہ وہ خدا کے فضل کے پیغام کو فطرت میں پڑھ سکیں۔ یسوع سے متعلقہ خیالات کو پرندوں اور خدا کی محبت سے منسلک ہونے دیں۔ بچوں کی رہنمائی کریں کہ وہ ہر اچھی اور حسین چیز میں خدا کی محبت کو دیکھنا سیکھیں۔ اپنے مذہب کو اُس کی خوبصورت حالت میں ان کے سامنے پیش کریں مہربانی کی شرع تمہارے لبوں پر ہو۔

بچوں کو یہ تربیت دیں کہ محض اُسکی عظیم محبت کی بدولت ان کی زندگیاں تبدیل ہوتی اور اُس کی مطابقت میں لائی جاتی ہیں۔ انہیں سکھائیں کہ یسوع چاہتا ہے کہ پھولوں کے فضل کی بدولت ان کی زندگیاں خوبصورت بن جائیں انہیں سکھائیں کہ جونہی وہ حسین غنچوں کو دیکھیں تو محسوس کریں کہ ان کا خالق ان سے زیادہ حسین ہے۔ تب اُن کے دل کی نیل خداوند کے گرد لپٹ جائے گی وہ جو ”سراپا عشق ہے“ وہ بچوں کے لئے ہر روز کا دوست اور ساتھی بن جائے گا اور ان کی زندگیاں اُس کی پاکیزگی کی شبیہ میں ڈھل جائیں گی۔

”بلکہ تم پہلے اُسکی بادشاہی کی تلاش کرو“ متی 6:33

لوگ جو یسوع کی باتیں سُن رہے تھے وہ اس بات کے انتظار میں تھے کہ زمینی بادشاہت کا اعلان ہوگا۔ مسیح جب آسمانی خزانوں کو بھیڑ کے سامنے کھول رہا تھا تو سب سے بڑا سوال لوگوں کے دماغوں میں یہ تھا کہ یسوع کی وساطت سے دُنیا کیسے ترقی کر سکتی ہے؟ مسیح نے واضح کیا کہ دُنیا کی فکر کر کے وہ بے دین قوموں کی مانند ثابت ہوتے ہیں یعنی ایسی زندگی گزارتے ہیں جس طرح کہ خدا ہے ہی نہیں، جس خدا کی مہربانی مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہے۔

یسوع نے فرمایا ”ان سب چیزوں کی تلاش میں دُنیا کی قومیں رہتی ہیں“ اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تم ان چیزوں کے محتاج ہو۔ بلکہ تم پہلے اس کی بادشاہی اور اُسکی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ

سب چیزیں بھی تم کو مل جائیگی،‘ لوقا 12:30؛ متی 6:34۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ محبت، صداقت اور اطمینان کی بادشاہی کی بنیاد رکھوں۔ ایسی بادشاہی کے حصوں کے لئے اپنے دلوں کو کھولو اور اسکی خدمت کرنا تمہاری سب سے بڑی خواہش ہو۔ اگرچہ بادشاہی روحانیت کی ہے مگر پھر بھی نہ گھبرائیں تمہاری روزمرہ کی ضروریات زندگی بہم پہنچائی جائیں گی۔ اگر آپ اس کی خدمت میں زندگی وقف کر دیں تو وہ ہستی جس کے قبضہء قدرت میں ارض و سما کی طاقتیں ہیں ضروریات کو مہیا کرے گی۔

یسوع ہمیں تگ و دو کرنے کی ضرورت سے دستبردار نہیں کرتا بلکہ وہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم ہر معاملہ میں اُسے اول و آخر اور بہترین درجہ دیں۔ ہمیں کسی ایسے کاروبار میں ملوث نہیں ہونا چاہیے جس سے ہماری زندگی سے وابستہ صداقت کے کام رُک جائیں۔ ہم جس کام کو کریں، اجتماعی سے خدا کے لئے کریں۔

یسوع مسیح نے اپنی زندگی میں اس دُنیا میں اپنی مرضی کو خداوند کے تابع کر کے زندگی کے تمام پہلوؤں کو آدمیوں کے رُوبرُو خدا کے جلال کے لئے استعمال کیا۔ اگر ہم اُسکے نقش قدم پر چلیں تو ہمیں ”دے دی جائیں گی“ کی ضمانت حاصل ہے۔ عزت ہو یا امارت، بیماری یا صحت، کمزوری یا طاقت سب خدا کے فضل کے وعدہ میں پنہاں ہیں۔

ایک ادنیٰ رُوح کی مدد کے لئے بھی خداوند کا ابدی ہاتھ بڑھتا ہے جو مدد کے لئے پکارتی ہے۔ پہاڑوں کی قوی و قیمتی اشیاء بے شک تباہ ہو جائیں مگر خدا پر توکل کرنے والی رُوح اُس میں قائم رہے گی۔ ”دُنیا اور اس کی خواہش دونوں ٹٹی جاتی ہیں لیکن جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے وہ ابد تک قائم رہے گا۔“ آسمانی شہر کے دروازے یا پھاٹک اس شخص کے لیے کھلیں گے جس نے زمین پر نقصان اور مصیبت کے دوران بھی خداوند پر حفاظت، فہم و فراست، اطمینان اور اُمید کے لئے بھروسہ رکھا۔ فرشتوں کے گیت اسے خوش آمدید کہیں گے اور زندگی کا درخت انہی کے لئے پھل لائے گا۔ ”پہاڑ تو جاتے رہیں

اور ٹیلٹل جائیں لیکن میری شفقت کبھی تجھ پر سے جاتی نہ رہے گی اور میرا صلح کا عہد نہ ٹلیگا“
یسعیاہ 10:54۔

”کل کے لیے فکر نہ کرو... آج کے لئے آج ہی کا دُکھ کافی ہے“ متی 34:6

اگر آپ نے خداوند کے کام کے لئے خود کو دے دیا ہے تو آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ ہستی جس کے آپ خادم ہیں وہ انجام کو ابتدا ہی سے جانتا ہے۔ کل کے مخفی واقعات قادرِ مطلق کے سامنے کھلے ہیں۔

جب ہم اپنے ذمے کاموں کی مہار کو لیتے ہیں اور اپنی ہی عقلمندی میں الہی مدد کے بغیر کام کی ترقی چاہتے ہیں تو دراصل ہم اس بوجھ کو اٹھاتے ہیں جو خدا نے ہمیں نہیں دیا۔ ہم اس ذمہ داری کو اٹھاتے ہیں جو خداوند خدا کا کام ہے اور اس امر سے ہم خود کو خداوند کی جگہ کھڑا کرتے ہیں۔ ہمیں شاید کوفت ہو اور خطرہ اور نقصان بھی اٹھانا پڑے کیونکہ ایسا لازم و ملزوم ہے۔ مگر جب ہمارا یہ ایمان ہو کہ خدا ہمیں پیار کرتا ہے اور ہماری بھلائی کے لئے کام کرتا ہے تو پھر ہم فکر مند نہیں ہوتے۔ جب ہمارا ایمان خداوند پر ایسا ہی ہوگا جیسا بچوں کا شفیق ماں باپ پر ہوتا ہے۔ تب ہمارے مصائب اور خطرات موقوف ہو جائیں گے کیونکہ ہماری مرضی خداوند کی مرضی کے ساتھ پیوست ہو جاتی ہے۔

مسیح نے ہماری تمام فکریں اٹھانے کا وعدہ کیا اسی لئے تو اس نے فرمایا ”میرا فضل تیرے لئے کافی ہے“ (2 کرنتھیوں 9:12)۔ جس طرح بیابان میں روزانہ منبر ستا تھا اُسی طرح اُس کا فضل آج کی ضرورت کے لئے دیا جاتا ہے۔ اسرائیلی لشکروں کی طرح مسافرات کی زندگی میں ہم بھی روزانہ آسمانی روٹی کو آج کی ضرورت کے لئے حاصل کرتے ہیں۔

آج کا دن ہی ہمارا ہے اور اسی کو ہمیں خداوند کی خاطر گزارنا ہے۔ آج کے دن ہمیں خود کو

یسوع کے ہاتھوں میں سونپنا چاہیے، سنجیدہ خدمت اپنے تمام تر خیالات کو بھی، اس سے متعلقہ ایک نہایت ہی ضروری بات یہ ہے کہ وہ محبت اور تجاویز اور فکریں دیتے ہوئے اُسے سونپتا ہے۔ کیونکہ وہ ہماری حفاظت کرتا ہے ”کیونکہ میں تمہارے حق میں اپنے خیالات کو جانتا ہوں خداوند فرماتا ہے یعنی سلامتی کے خیالات بُرائی کے نہیں تاکہ میں تم کو نیک انجام کی اُمید بخشوں“ ”واپس آنے اور خاموش بیٹھنے میں تمہاری سلامتی ہے خاموشی اور توکل میں تمہاری قوت ہے“ (یرمیاہ 29: 11؛ یسعیاہ 15:30)۔

اگر آپ خداوند کی تلاش کریں اور ہر روز تبدیل ہوں۔ اگر آپ اپنے روحانی چناؤ میں خداوند میں آزاد اور خوش ہوں۔ اگر آپ خوشنودی دل میں یسوع کا جوا پہنے ہوئے اس کے فضل کی بلا ہٹ میں آئیں یعنی وفاداری اور خدمت کا جوا پہن کر تب تمہارا بھنھنا ختم ہو جائے گا اور تمہاری مشکلات ختم ہو جائیں گی اور وہ مشکل معاملات جن سے آپ دوچار ہیں حل ہو جائیں گے۔



دُعائے ربانی

”ثم اس طرح دُعا کرو“ متی 9:6

دُعائے ربانی کو منجی نے دو دفعہ دیا۔ پہلی دفعہ پہاڑی پر وعظ کرتے ہوئے بڑی بھیڑ کو دیا اور دوسری دفعہ کچھ مہینوں کے بعد صرف شاگردوں کو دیا تھوڑی دیر کے لئے شاگرد اپنے خداوند کداسے غیر حاضر رہے اور جب وہ واپس آئے تو اسے حق تعالیٰ کے ساتھ رابطہ میں پایا۔ مسیح نے شاگردوں کی موجودگی کا احساس کئے بغیر دعا کو بلند آواز میں جاری رکھا۔ منجی کا چہرہ متمم رہا تھا اور اس کے کلمات میں زندہ طاقت تھی جس طرح واقعی ایک ہستی قادر مطلق سے باتیں کر رہی ہو۔

شاگرد جو اس گفتگو کو سُن رہے تھے ان کے دل ہل گئے۔ شاگردوں نے یہ دیکھا تھا کہ تنہائی میں ویرانوں میں اس نے کتنی ہی دفعہ باپ کے ساتھ ایسا ملاپ رکھا۔ مسیح کا دن بھیڑ کو سکھانے اور ربیوں کے سفاکانہ تکلیف دہ کلمات اور باتوں کو سُننے میں گزرا اور یہ جانکن محنت اُسے اس حد تک تھکا دیتی کہ یسوع کی ماں اور اس کے بھائی اور یہاں تک کہ اُس کے شاگردوں کو یہ فکر دامن گیر ہوتی کہ اُس کی زندگی خطرہ میں ہے مگر جب وہ ایک دن کی محنت واکارت کو بند کرنے والی دُعا کے بعد واپس لوٹتا ہے تو وہ اُس کے چہرہ پر اطمینان اور شادابی کو دیکھتے جو اُس کی حُوری میں مسلسل قائم رہتی تھی۔ خدا کے ساتھ تنہائی میں گھنٹوں رہنے کا یہ نتیجہ تھا کہ وہ ہر صبح آدمیوں کو آسمانی جلال سے روشناس کراتا رہا۔ شاگرد اس کے کاموں اور کلام کی طاقت کے ذریعہ دُعا کے وقت کے لئے اس کے پاس آئے تھے۔ اور جب انہوں نے یسوع کی التجاؤں کو سُنا تو ان کے دل حلیم ہو گئے۔ جب اُس نے دُعا کرنا بند کی تو یہ شاگردوں کی اپنی گہری

خصوصیت کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے یہ التجا کی ”خداوند ہمیں دُعا کرنا سکھا۔“ (لوقا 11:1)

یُوع مسیح نے انہیں دُعا کوئی نیا طریقہ نہ بتایا۔ وہ دُعا جو اُس نے پہلے بھی سکھائی تھی اُسے ہی دہرایا۔ جس طرح وہ اُن سے مخاطب ہو کہ ”تمہیں اُسے سمجھنے کی ضرورت ہے جو تمہیں پہلے ہی سکھایا جا چکا ہے۔“ اس میں گہرے معانی موجو د ہیں جن کی تلاش ابھی تک تم نے نہیں کی۔

یُوع مسیح دُعا کے ربانی کے الفاظ کے ہو ہو استعمال کو منع نہیں کرتا۔ انسانیت کے ساتھ شامل ہوتے ہوئے اس نے اپنی دُعا کے شاہکار کو واضح کیا۔ اُسکے الفاظ اتنے سادہ ہیں کہ ایک چھوٹا بچہ بھی سیکھ سکتا ہے مگر اتنے معنی خیز ہیں کہ عقل مند ترین شخص بھی اس کے مکمل معانی کو ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ ہم اپنی شکر گزاری کے نذرانہ کو خداوند کے حضور لاتے ہوئے اپنی ضروریات پیش کریں۔ اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور اُس کے وعدوں کے مطابق اس کے رحم کا مطالبہ کریں۔

”جب تم دُعا کرو تو کہو.... اے باپ“ لوقا 11:2

”یُوع مسیح ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم اس کے باپ کو باپ کہیں۔ وہ ہمیں بھائی کہنے سے ہرگز نہیں شرماتا“ (عبرانیوں 11:2) منجی ہمیں خدا کے خاندان میں شامل کرنے کے لئے اتنا متمنی ہے کہ خُدا تعالیٰ تک رسائی کرنے کے حصول کے لئے پہلا لفظ جو ہمیں استعمال کراتا ہے وہ ہمارے الہی تعلق کی ضمانت ہے یعنی ”اے باپ۔“

یہاں اس عجیب و غریب سچائی کا اعلان ہے جو اطمینان اور تسلی سے اتنی معمور ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں ایسا پیار دیتا ہے جیسا کہ اُس نے اپنے بیٹے سے کیا اور یہی وہ بات ہے جسے مسیح نے شاگردوں کے لئے آخری دُعا میں کہا۔ ”اور جس طرح کہ تو نے مجھ سے محبت رکھی اُن سے بھی رکھی“ (یوحنا

(23:17)

وہ دنیا جس پر شیطان نے اتنی حکومت بنائی اور جس پر سفاکانہ طریقہ سے حکمرانی کی اسے ابن اللہ نے خدا کی محبت کی ایک عظیم یلغار میں دوبارہ یہودہ کے تخت کے ساتھ منسلک کر دیا۔ کروبیوں اور سرافیم نے اور خدا تعالیٰ کے ان رگت لشکروں نے اس یلغار کے کامیاب ہونے پر خدا تعالیٰ کے لئے اور برہ کے لئے تعریف کا گیت گایا اور وہ خوش ہوئے کہ گری ہوئی نسل کے لئے نجات کی راہ کھل گئی۔ اور زمین بھی گناہ کی لعنت سے آزاد کی جائے گی اور وہ لوگ خدا کی عظیم محبت سے براہ راست وابستہ ہیں انہیں اس سے کہیں زیادہ خوشی کیوں نہیں ہونی چاہیے!

یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم خود کو یتیم سمجھتے ہوئے کسی بھی تر دو و تذبذب میں پڑیں۔ مسیح نے انسانی لبادہ خطا کاروں ہی کی خاطر پہنا۔ ہماری خاطر وہ ہماری طرح بناتا کہ ہم دائمی اطمینان اور ضمانت حاصل کر سکیں۔ آسمانوں میں ہمارا ایک وکیل ہے اور جو شخص بھی اُسے اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرتا ہے اُسے وہ گناہوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے یتیم نہیں چھوڑتا۔

”عزیز وہم اس وقت خدا کے فرزند ہیں“ اور اگر فرزند ہیں تو وارث بھی ہیں یعنی خدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث بشر ملے کہ ہم اس کے ساتھ دکھ اٹھائیں تاکہ اُس کے ساتھ جلال بھی پائیں“ اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہونگے۔ اتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ اس کو ایسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے“ (1 یوحنا 4:16; رومیوں 8:17)

خدا تعالیٰ تک رسائی کرنے میں پہلا قدم یہ ہے کہ اس محبت کی پہچان کریں جو کہ اسے ہم سے ہے (1 یوحنا 4:16) کیونکہ یہ محض اس کی محبت کی کشش ہی ہے کہ ہم اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔

خداوند خدا کی محبت کی پہچان خود غرضی کو دور کرنے کا کام کرتی ہے۔ اُسکی بدولت ہم خدا کو اپنا باپ کہتے ہیں اور اس کے سب بچوں کو ہم اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ ہم انسانیت کے عظیم ناتے کا ایک حصہ ہیں اور سب ایک خاندان ہیں۔ اپنی مناجات میں ہمیں اپنے ہمسایہ اور اپنے آپ کو یعنی دونوں کو ہی

شامل کرنا چاہیے۔ وہ شخص جو صرف اپنے لئے ہی برکات چاہتا ہے وہ صحیح دُعا نہیں کرتا۔

مسیح نے فرمایا کہ لامحدود خدا آپ کو یہ شرف بخشا ہے کہ آپ باپ کے نام میں اس تک رسائی کریں۔ اس بات کا مطلب سمجھو۔ دینیوی باپ اپنے خطا کار بچوں کے لیے اتنی التجا نہیں کرتے حتیٰ کہ آسمانی باپ خطا کاروں کے لئے کرتا ہے۔ کسی بھی ہمدرد انسان نے آج تک دعوت کی ایسی مثال پیش نہیں کی خدا حاضر و ناظر ہے وہ ہر لفظ کو سُنتا ہے وہ پیش کی جانے والی ہر دُعا کو سُنتا ہے۔ ہر رُوح کے دُکھوں اور پریشانیوں کا مزہ چکھتا ہے۔ وہ ہر اس بات کا لحاظ رکھتا ہے جو باپ، ماں، بہن، بھائی، دوست اور پڑوسی کے لئے کی جاتی ہے۔ وہ ہماری ضروریات کی فکر کرتا ہے اور اس کا پیار اور رحم ہماری احتیاجات کو روک کر کرنے کے لئے مسلسل قائم رہتا ہے۔

جب آپ خدا کو باپ کہہ کر پکارتے ہیں تو آپ اس کے بیٹے بن جاتے ہیں تاکہ اس کی خرد میں آپ کی رہنمائی ہو اور آپ اس کے پیار کو لا تبدیل جانتے ہوئے تمام چیزوں میں فرمانبردار رہیں۔ تب آپ اُس کی تجاویز کو اپنی زندگی میں اپنائیں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے بیٹے ہونے کی حیثیت سے آپ اس کی عزت، اس کے چال چلن اس کے خاندان اور اُس کے کام کو اپنی اعلیٰ دلچسپی سمجھ کر فضیلت دیں گے۔ یہ آپ کی خوشی کا باعث ہوگا کہ آپ اپنے باپ اور اسکے خاندان کے ہر فرد کے ساتھ تعلقات کا احترام کریں۔ تب آپ معمولی کام کو بھی جس میں خداوند کو جلال ملتا اور بھائیوں کا بھلا ہوتا دکھائی دے۔ بڑی خوشی کے ساتھ کریں گے۔

”ہمارا خداوند تو آسمان پر ہے“ وہ خدا ہے جس کی جانب مسیح خداوند چاہتا ہے کہ ہم دیکھیں یعنی ”ہمارا باپ“ ہمارا خدا تو آسمان پر ہے اس نے جو کچھ چاہا وہی کیا اور اس کی راہنمائی میں یہ کہتے ہوئے ہم محفوظ ہو کر آرام پاسکتے ہیں۔

”جس وقت تجھے ڈر لگے گا میں تجھ پر توکل کروں گا۔ (زبور 3:54; 115:3)

”تیرا نام پاک مانا جائے“ متی 9:6

تیرا نام پاک مانا جائے کا مطلب یہ ہیکہ ہمارے منہ سے نکلنے والے کلمات اس پاک نام کی تعظیم کا لحاظ رکھیں۔ ”اُس کا نام قدوس اور مُہیب ہے“ (زبور 9:111) ہمیں رب العزت کی ذات سے متعلقہ خطابات، القاب اور گرامی اسماء کو معمولی درجہ ہرگز نہیں دینا چاہیے۔ دُعا میں ہم رب العظیم کی بارگاہ میں داخل ہوتے ہیں اور ہمیں ڈرتے ہوئے پاک حالت میں اُس کے حضور آنا چاہیے۔ اس کی حضور میں فرشتے اپنے چہرے چھپا لیتے ہیں۔ کروبی اور نورانی سرفہم خداوند کے تحت تک کامل تعظیم کے ساتھ رسائی کرتے ہیں۔ ذرا سوچیں کہ ہم فانی اور گنہگاروں کو کتنی زیادہ تعظیم کے ساتھ اس کی حضور میں کیوں نہیں آنا چاہیے جو کہ ہمارا خداوند ہے، ہمارا باپ ہے۔

مگر ”خداوند تیرا نام پاک مانا جائے“ کا مطلب اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ شاید ہم مسیح کے ایام کے یہودیوں کی طرح ظاہری طور پر اس کے نام کی تعظیم کریں مگر باطن میں اُس کا نام بے فائدہ لینا ٹھہرے۔

”خداوند خدا کا نام“ ”خداوند خداوند خدائے رحیم اور مہربان قہر کرنے میں دھیمہ اور شفقت و وفا میں غنی.... گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا“ (خروج 34:5-7)

یسوع کی کلیسیاء کے متعلق یہ لکھا ہے ”اُن دنوں میں..... خداوند ہماری صداقت اُس کا نام ہوگا“ (یرمیاہ 8:33)۔ یہ نام مسیح کے ہر پیروکار پر لاگو آتا ہے۔ یہ نام اُس کے فرزند کہلانے کی وجہ سے بخیرہ ہے کیونکہ خاندان کا نام باپ پر ہی ہوتا ہے۔ یرمیاہ نے اسرائیل کی انتہائی تکلیف کے وقت اس طرح دُعا کی:

”ہم تیرے نام سے کہلاتے ہیں تو ہم کو ترک نہ کر“ (یرمیاہ 9:14)

اس نام کی آسمان کے فرشتوں اور پاک دُنیاؤں کے باشندوں نے تعظیم کی ہے۔ جب ہم دُعا

کریں تو خود سے سوال کریں کہ یہ نام اس دُنیا میں پاک مانا جائے، یہ نام ہمارے اندر بھی پاک مانا جائے۔ خدا تعالیٰ نے فرشتوں اور آدمیوں کے سامنے تمہیں اپنے بیٹے کہا ہے۔ دُعا کرو کہ اس قابلِ تعظیم نام پر حرف نہ آئے یعنی اُس نام پر جس سے تم منسوب ہو۔ (یعقوب 2:7) خدا آپ کو دُنیا میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجتا ہے۔ اپنی زندگی کے ہر فعل میں آپ خدا کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ شرف کہ آپ خداوند کے سفیر ہیں بلا ہٹ پیش کرتا ہے کہ آپ اس کے چالچلن کو حاصل کریں۔ جب تک آپ کا چال چلن اور زندگی ہو، ہو خداوند کی سی نہ ہو آپ نہ تو اس کی سفارش کر سکتے ہیں اور نہ ہی اُس کا نام پاک مان سکتے ہیں اور یہ تب ممکن ہوگا جب آپ مسیح کی راستبازی اور اس کے فضل کو قبول کریں گے۔

”تیری بادشاہی آئے“ متی 6:10

خداوند ہمارا باپ ہے جو کہ ہماری اپنے بچوں کی مانند رکھوالی کرتا ہے۔ وہ کائنات کا عظیم بادشاہ بھی ہے۔ اس کی سلطنت کی دلچسپیاں ہمیں مرغوب ہیں اور ہمیں اس بادشاہت کی خاطر کام کرنا ہے۔

مسیح کے شاگرد اس کی جلالی بادشاہت کے جلد آنے کے منتظر تھے۔ اس دُعا کے دینے سے یہ ثبوت دیا گیا کہ وہ اس وقت آنے کو نہ تھی۔ انہیں یوں دُعا کرنا تھا۔ جس طرح یہ بات مستقبل میں ہونے والی تھی۔ اور یہ بات یعنی یہ دُعا شاگردوں کے لئے ایک یقین بھی تھا کہ وہ اپنے دنوں میں اگر اس بادشاہی کو آتے نہ دیکھ سکیں تو یہ حقیقت یسوع نے انہیں دی ہے جو کہ اس باپ کی گواہی ہے کہ تم دُعا کرو حق تعالیٰ اپنے صحیح وقت میں اسے یقیناً لائے گا۔

گناہ اور بغاوت سے بھرپور دل جب خُدا کی محبت کی حکمرانی میں آتا ہے تو اس وقت اس میں خدا کے فضل کی بادشاہی قائم ہوتی ہے۔ مگر یہ بادشاہی آمدِ ثانی سے پہلے ہرگز قائم نہ ہوگی۔

”اور تمام آسمان کے نیچے سب ملکوں کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو بخشی جائے گی“ (دانی ایل 7:37) اور وہ اس تیار سلطنت کو حاصل کریں گے جو ”بنائی عالم سے تیار کی گئی“ (متی 25:34) اور تب یسوع مسیح خود طاقت اور سلطنت سنبھال لے گا۔

اور دوبارہ آسمانی پھاٹک بلند کئے جائیں گے۔ اور دس ہزاروں کے دس ہزاروں ہزاروں ہزار مقدسین کے ہمراہ ہمارا منجی بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خداوند کی حیثیت سے داخل ہوگا اور عمانوئیل یہوواہ ”ساری دُنیا کا بادشاہ ہوگا۔ اس روز ایک ہی خداوند ہوگا اور اس کا نام واحد ہوگا“ ”خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہوگا“ ”اور وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ اس کے لوگ ہوں گے اور خُدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا اور ان کا خدا ہوگا۔“ (زکریا 14:9; یسعیاہ 63:21)۔

مگر اس وقت کے آنے سے پیشتر یسوع نے فرمایا ”اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دُنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لیے گواہی ہو“ (متی 24:14)۔ اُس کی بادشاہی اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ اس کی خوشخبری کی منادی روی زمین پر نہ ہو جائے۔ مگر پھر بھی جب ہم اپنے دلوں کو یسوع کی جانب لگا دیتے ہیں اور اُسی کی خاطر رُوحیں جیتتے ہیں تو ہم اُس کی بادشاہی کو نزدیک لاتے ہیں اور وہی لوگ خداوند کے کام میں اپنے آپ کو مخصوص کرتے ہوئے کہتے ہیں ”خداوند میں یہاں ہوں، مجھے بھیج“ (یسعیاہ 6:8) تاکہ میں اندھی آنکھوں کو کھولوں تاکہ انسان ”اندھیرے سے روشنی کی طرف اور شیطان کے اختیار سے خدا کی طرف رجوع لائیں اور مجھ پر ایمان لانے کے باعث گناہوں کی معافی اور مقدسوں میں شریک ہو کر میراث پائیں“ (اعمال 18:26)۔ وہی لوگ سنجیدگی سے دُعا کرتے ہیں ”تیری بادشاہی آئے۔“

”تیری مرضی جیسے آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو“ متی 10:6

خدا تعالیٰ کی مرضی اس کی پاک شریعت کے قوانین میں ظاہر ہوتی ہے اور اس شرع کے اُصول

وہ علم ہے جس سے آسمان کے فرشتوں کے پاس کوئی بڑا علم نہیں۔ سوا اسکے کہ خدا کی مرضی کو جانیں اور اسی کی مرضی کو بجالائیں اُسے ماننا ہی سب سے بڑی خدمت ہے جو کہ طاقت کا مصرف ہو۔

مگر آسمان پر خدمت اس آڑ میں نہیں کی جاتی کہ شریعت یہ فرماتی ہے سوا سے کریں۔ جب ابلیس نے یہ ہواہ کی شرع کے خلاف بغاوت کی تب فرشتوں کو احساس ہوا کہ شریعت موجود تھی۔ فرشتے اپنی خدمت میں نوکر نہیں بلکہ بیٹے ہیں اور اس بات میں خالق اور خداوند سے محبت اُن کی خدمت کو خوشی میں بدلتی ہے۔ چنانچہ اس طرح ہر اس رُوح میں جس میں یسوع رہتا ہے وہاں جلال کی اُمید اور اس کے کلمات واپس سُنائی دیتے ہیں۔ ”اے میرے خدا میری خوشی تیری مرضی پوری کرنے میں بلکہ تیری شریعت میرے دل میں ہے“ (زبور 8: 40)۔

یہ التجا ”تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو“۔ ایسی دُعا ہے کہ بدی کی حکومت کا اس دُنیا میں خاتمہ ہو۔ گناہ کا ہمیشہ کے لیے قلع قمع ہو جائے اور صداقت کی بادشاہی وجود میں آئے۔ تب زمین آسمان کی طرح ”اُس کی نیکی کی خواہش“ سے معمور ہوگی (2 تھسلینیکوں 11: 1)۔

”ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے“ متی 11: 6

یسوع مسیح نے جو دُعا سکھائی اُس کا آدھا حصہ خداوند کے نام، بادشاہی اور مرضی پوری ہو۔ چسپاں ہے تاکہ اس کا نام جلال پائے، بادشاہی قائم ہو اور اس کی مرضی پوری ہو۔

جب آپ نے خداوند کی خدمت کو اول درجہ دیا ہو تو پھر آپ کامل وثوق سے اپنی ضروریات کو بازیابی کے لئے کہہ سکتے ہیں۔ اگر آپ نے خودی کا انکار کیا اور اپنا آپ مسیح کو دے دیا تو آپ خدا کے خاندان کا ایک فرد بن گئے۔ اور باپ کے گھر میں جو کچھ بھی ہے وہ تمہارا ہے۔ اس دُنیا اور آنے والی دُنیا کے تمام خزانے تمہارے ہی ہیں۔ فرشتگان کی خدمت، روح پاک کا انعام، اُس کے کارندوں کی محنت

سب کچھ تمہارا ہے۔ دُنیا اپنی تمام تر چیزوں کے ساتھ تمہاری ہیں۔ جہاں تک وہ چیزیں تمہارے فائدہ میں ہو سکیں۔ یہاں تک کہ بد لوگوں کی مرضی بھی آپ کے لئے برکت باعث بن جاتی ہیں کیونکہ وہ تمہاری ہیں“ (1 کرنتھیوں 3:23، 21)۔

مگر آپ خداوند کے ایسے فرزند ہیں جنہیں میراث کا انتظام نہیں سونپا گیا۔ خدا تمہیں تمہارے قیمتی اثاثہ جات اس لئے نہیں دیتا کہ کہیں شیطان اپنی شیطانیت میں تمہیں ورغلا نہ سکے جیسا کہ اُس نے پہلے جوڑے کے ساتھ کیا تھا۔ مسیح تمہاری خاطر تمہارے اثاثوں کی حفاظت کرتا ہے جہاں تباہ کرنے والی پہنچ نہیں۔ ایک بچے کی مانند روزمرہ کی ضروریات کو حاصل کرنے کے لئے روزانہ لو۔ ہر روز آپ کو یہ دُعا کرنی ہے ”ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے“۔ اگر آپ کے پاس کل کے لیے کافی نہ ہو تو موت گھبرائیے آپ کو اُس کے وعدے کی ضمانت حاصل ہے ”ملک میں آباد رہ اور اُس کی وفاداری سے پرورش پا“۔ داؤد نبی لکھتا ہے ”میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہوں تو بھی میں نے صادق کو کبھی بے کس اور اُسکی اولاد کو کلڑے مانگتے نہیں دیکھا“ (زبور 37:25)۔ وہ خدا جس نے ایلیاہ کو کریت کے نالہ کے قریب کوؤں کے ذریعہ کھانا دیا۔ وہ ایک بھی وفادار اور خود انکاری کرنے والے بچے کو ہرگز نہ بھلائے گا۔ وہ شخص جو صداقت میں چلتا ہے اس کے لئے یہ لکھا ہے کہ ”اُس کو روٹی دی جائے گی اُس کا پانی مقرر ہے“۔ وہ آفت کے وقت شرمندہ نہ ہوں گے اور کال کے دنوں میں آسودہ رہینگے۔ ”جس نے اپنے بیٹے کا دریغ نہ کیا بلکہ ہم سب کی خاطر اُسے حوالہ کر دیا وہ اس کے ساتھ اور سب چیزیں بھی ہمیں کسی طرح نہ بخشے گا“ (یسعیاہ 33:16؛ زبور 19:37؛ رومیوں 8:32)۔ وہ جس نے اپنی بیوہ ماں کی احتیاجیں اور غم بانٹے اور ناصرت میں گھر مہیا کرنے کی خاطر مدد کی وہ ہر ماں کے ساتھ اس کے بچوں کی دستیابی کے لیے ہمدردی دکھاتا ہے۔ وہ ہستی جس نے اس بھیڑ پر ترس کھایا جو کہ خستہ حال اور پراگندہ تھی (متی 9:36)۔ وہ اب بھی دُکھی انسانیت کے لئے ہمدردی رکھتی ہے اُس کے ہاتھ برکات

دینے کے لئے اُس کی جانب اُٹھتے ہیں اور اس دُعا میں جو اُس نے شاگردوں کو سکھائی وہ تعلیم دیتا ہے کہ غریبوں کو یاد رکھیں۔

جب ہم یہ دُعا کرتے ہیں ”ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے“ تو ہم اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بھی دُعا مانگتے ہیں اور ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ خداوند خدا خود ودیعت کرتا ہے۔ وہ صرف ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ خداوند ہمیں اس اعتماد کے ساتھ دیتا ہے کہ ہم مسکینوں کی داریں کریں گے (زبور 68:10) اور وہ فرماتا ہے: ”جب تو دن یا رات کا کھانا تیار کرے تو اپنے دوستوں یا بھائیوں یا رشتہ داروں یا دولت مند پڑوسی کو نہ بلا... بلکہ جب تو ضیافت کرے تو غریبوں، لُجوں، لنگڑوں، اندھوں کو بلا اور تجھ پر برکت ہوگی کیونکہ انکے پاس تجھے بدلہ دینے کو کچھ نہیں اور تجھے راستبازوں کی قیامت میں بدلہ ملے گا“ (لوقا 14:12-14)۔

اور خدا تُم پر ہر طرح کا فضل کثرت سے کر سکتا ہے تاکہ تُم کو ہمیشہ ہر چیز کافی طور پر ملا کرے اور ہر نیک کام کے لئے تمہارے پاس بہت کچھ موجود رہا کرے“ ”جو تھوڑا بوتا ہے وہ تھوڑا اکالے گا اور جو بہت بوتا ہے وہ بہت کالے گا“ (2 کرنتھیوں 6:8)۔

روز کی روٹی کی دُعا نہ صرف جسم کی تقویت کے لئے خوراک پر اثر رکھتی ہے بلکہ اس میں روحانی خوراک بھی شامل ہے جو کہ رُوح کی ہمیشہ کی زندگی میں پرورش کرتی ہے۔ یسوع مسیح نے ہمیں حکم دیا ہے ”فانی خوراک کے لئے محنت نہ کرو بلکہ اس خوراک کے لئے جو ہمیشہ کی زندگی تک باقی رہتی ہے“ یوحنا 6:27۔ اس نے فرمایا ”میں ہوں وہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اُتری اگر کوئی اس روٹی میں سے کھائے گا ابد تک زندہ رہے گا“ (آیت 51)۔ ہمارا منہ زندگی کی روٹی ہے اور اس کی محبت پر تقویٰ کرنے، اُسے اپنی روزانہ کی زندگی میں قبول کرنے سے ہم اس روٹی سے سیر ہوتے ہیں جو آسمان سے اُتری۔

ہم مسیح کو اس کے کلام کے ذریعے قبول کرتے ہیں۔ ہماری سمجھ کو کھولنے کی خاطر رُوح دیا گیا ہے تاکہ کلامِ خدا کو سمجھ سکیں اور اس کی سچائیوں کو دل میں بٹھاسکیں۔ ہمیں روزانہ دُعا کرنا ہے تاکہ جو نہیں ہم اُسکے کلام کو پڑھیں تو خدا اپنا رُوح پاک بھیجے تاکہ ہمارے لئے سچائی ظاہر ہو جو ہماری رُوح کی روزانہ کی ضرورت اور تقویت کا باعث بنے۔

یہ تعلیم کہ ہم ہر روز اپنی ضرورت کے لئے التجا کریں یہ سکھاتی ہے کہ ہم مادی اور روحانی دونوں ضرورتوں کی روزانہ درخواست کریں۔ اس تعلیم میں خدا کا ایک بہتر مقصد یہ ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کی مسلسل رہنمائی پر بھروسہ کریں۔ کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کے ساتھ مل جائیں۔ مسیح یسوع کے ساتھ اس الحاق میں دُعا اور مطالعہ کے ساتھ بائبل مقدس کی بیش قیمت سچائیوں کی ہماری پیاسی روحوں کی ضرور سیر کی جائیں گی۔ اسی طرح پیاسی روحوں کی طرح ہم بھی زندگی کے چشمہ سے سیراب ہونگے۔

”اور ہمارے گناہ معاف کر کیونکہ ہم بھی اپنے قرضداروں کو معاف کرتے ہیں“ لوقا 4:11

یسوع مسیح ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ ہم دوسروں کو معاف کرنے کی صورت میں ہی معافی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ خدا کا پیار ہے جو کہ ہمیں اپنی جانب کھینچتا ہے اور وہ محبت بھائیوں کی خاطر محبت کے اجاگر ہوئے بغیر ہمارے دلوں میں بسیرا نہیں کر سکتی۔

دُعائے ربانی کی تکمیل کے بعد یسوع نے اس میں یہ شامل کیا ”اس لئے کہ اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تم کو معاف کرے گا اور اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔ وہ شخص جو دوسروں کو معاف نہیں کر سکتا وہ اس وسیلے کو کاٹ دیتا ہے جس کی بدولت ہی وہ خداوند تعالیٰ سے رحم حاصل کر سکتا ہے۔ ہمیں یہ ہرگز نہیں سوچنا چاہیے کہ جب تک وہ شخص جس نے ہمیں تکلیف دی ہم سے معافی نہیں مانگتا ہم اُسے

معاف نہ کرنے کا حق رکھتے ہیں، بے شک یہ اُن کا مقصد ہے کہ وہ اچھے دلوں کو معافی اور اقرار کے ذریعے حلیم کریں۔ مگر ان لوگوں کی جانب ہمیں ہمدردی کی رُوح کا مظاہرہ کرنا چاہیے جنہوں نے ہمارے خلاف خطا کی ہے۔ وہ خواہ اپنی غلطی کا اقرار کریں یا نہ کریں۔ ہمیں خواہ کتنی بُری طرح ہی زخمی کیوں نہ کیا گیا ہو۔ ہمیں اپنی بدلہ لینے کی رُوح کی پیروی ہرگز نہیں کرنی جس سے ہم اپنے زخموں کا مداوا کر سکیں۔ مگر جس طرح ہم چاہتے ہیں کہ خداوند ہماری غلطیوں کو معاف کرے ہمیں چاہیے کہ ہم اُن سب لوگوں کو معاف کریں جنہوں نے ہمارے خلاف بدی کی ہو۔

جیسا کہ بہت سے لوگ سوچتے ہیں کہ اس سے کہیں گہرا مطلب معافی کا ہے۔ جب خدا وعدہ کرتا ہے کہ وہ ”بہتات کے ساتھ معاف کرتا ہے“ تو وہ اس کے ساتھ یہ شامل کرتا ہے کہ آیا اُس کے معافی سمجھ کی دسترس سے آگے بھی بڑھے ہیں کہ نہیں۔ ”میرے خیال تمہارے خیال نہیں اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں۔“ ”کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے بلند ہے اُسی قدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے بلند ہیں“ (یسعیاہ 55:7، 9)۔ خدا کی معافی ایک عدالتی فیصلہ نہیں ہے جس سے وہ ہمیں جرم سے آزاد قرار دے۔ یہ گناہ کی معافی کے علاوہ گناہ سے کنارہ کشی بھی ہے۔ مخلصی دینے کی بہتات ہی دل کو تبدیل کرتی ہے۔ داؤد نبی کا حقیقی معافی کے ساتھ تعلق تھا جب اس نے یہ دُعا کی ”اے خدا میرے اندر پاک دل پیدا کر اور میرے باطن میں از سر نو مستقیم رُوح ڈال“ (زبور 10:51)۔ اور وہ دوبارہ فرماتا ہے ”جیسے پورب کچھم سے دُور ہے ویسے ہی اُس نے ہماری خطائیں ہم سے دُور کر دیں“۔ (زبور 103:12)۔

حق تعالیٰ نے مسیح میں ہمارے گناہوں کی خطا خود کو دے دیا۔ اس نے صلیب کی جانکن موت گوارہ کی۔ ہماری خطا کا بوجھ اُٹھایا۔ وہ راستباز، ناراستوں کا نعم البدل بنا۔ یہ محض اس لئے ہوا کہ وہ ہم پر اپنے پیار کا اظہار کرے اور ہمیں اپنی قربت میں کھینچ سکے اور وہ فرماتا ہے ”اور ایک دوسرے پر

مہربان اور نرم دل ہو اور جس طرح خدا نے مسیح میں تمہارے قصور معاف کئے ہیں تم بھی ایک دوسرے کے قصور معاف کرو؛ (افسیوں 32:4)۔ یسوع مسیح جو الہی زندگی ہے اسے اپنے اندر سکونت کرنے دیں تاکہ تمہارے وسیلہ سے آسمانی پیار کا نا اُمیدوں کے لئے اُمید اور اس دل کے لئے جو گناہ کی لپیٹ میں آیا ہو آسمانی اطمینان کو ظاہر کر سکے۔ جو نبی ہم خداوند کے پاس آتے ہیں تو اس کی دہلیز پر ہمیں یہی ملتا ہے کہ اس کا رحم حاصل کر کے ہم دوسروں پر اس کے فضل کو ظاہر کرتے رہیں۔

خدا کی محبت بھری معافی کے نزول اور حصول کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ ہم اُس کی محبت کو جانیں اور یقین کریں کہ اُسے واقعی ہم سے محبت ہے (1 یوحنا 4:16)۔ شیطان ہر فریب کے ذریعے کام کر رہا ہے کہ جہاں تک ہو ہم اس کی محبت کا یقین نہ کریں۔ وہ ہمیں اس بات کا یقین کرنے میں دھوکہ دیتا ہے ہم سوچیں کہ ہماری غلطیاں اور تقصیریں اتنی گھناؤنی ہیں کہ خداوند خدا ہماری دُعاؤں کا لحاظ نہیں کرے گا اور ہمیں نہ برکت دے اور نہ ہی بچائے گا۔ ہم خود میں محض کمزوریاں ہی دیکھ سکتے ہیں اور کوئی اچھی چیز نہیں رکھتے جو خداوند کی نذر کریں اور خداوند کہتا ہے کہ یہ بے سود ہے۔ ہم اپنے چال چلن کی غلاظت کا حل نہیں کر سکتے۔ جب ہم خداوند کے پاس آتے ہیں تو دشمن سرگوشی کرتا ہے کہ تیرے لئے دُعا کرنا حاصل ہے۔ کیا تُو نے وہ بڑا فعل نہیں کیا تھا۔ کیا تُو نے خداوند کے خلاف گناہ نہیں کیا اور اپنے ضمیر کے خلاف بھی۔ مگر ہم دشمن کو کہہ سکتے ہیں کہ یسوع مسیح کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے، 1 یوحنا 1:7۔ جب ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے گناہ کیا ہے اور دُعا نہیں کر سکتے تب ہی وقت ہوتا ہے کہ ہم دُعا کریں۔ ہمیں شاید شرمندگی اُٹھانا پڑے اور حلیم ہونا پڑے۔ مگر ہمیں دُعا کرنی چاہیے اور پھر ایمان رکھنا چاہیے ”یہ بات سچ اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے کہ مسیح یسوع گنہگاروں کو نجات دینے کے لئے دُنیا میں آیا۔ جن میں سب سے بڑا میں ہوں“ (1 تیمتھیس 1:15)۔ معافی خداوند کے ساتھ منسلک کرنے سے نہ کہ ہمارے اعمال کے اجر میں، گنہگار کے اچھے اعمال کی بدولت عطا نہیں

کی جاتی بلکہ مسیح کی بے داغ راستبازی کو اپنے اندر رکھنے کی بدلے میں انعام میں ملتی ہے جو کہ اس کے دیئے جانے کا منبع ہے۔

گناہ کو بھلاتے ہوئے کیا ہمیں اپنی خطا میں کمی نہیں کرنی چاہیے؟ ہمیں گناہ کے متعلق خداوند کے اندازے کو قبول کرنا چاہیے جو کہ بے شک بھاری ہے۔ کلوری ہی صرف گناہ کی خوفناک حالت کی وضاحت کر سکتی ہے۔ اگر ہمیں اپنی خطا کو اٹھانا پڑے تو وہ ہمیں پیس ڈالے گی مگر بے گناہ نے ہماری جگہ لے لی۔ اگرچہ اُس کا یہ حق نہ تھا مگر اُس نے ہماری تقصیریں اٹھائیں ”اگر ہم اپنے گناہ کا اقرار کریں تو خدا ہمارے گناہ معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے“ (1 یوحنا 1:9)۔ جلالی خدا اپنی شرع کے ساتھ سچا ہے اور تمام لوگ جو یسوع پر یقین رکھتے ہیں انہیں پاک بھی ٹھہراتا ہے۔ ”تجھ جیسا خدا کون ہے جو بدکرداری معاف کرے اور اپنی میراث کے بقیہ کی خطاؤں سے درگزرے؟ وہ اپنا قہر ہمیشہ تک نہیں رکھ چھوڑتا کیونکہ وہ شفقت کرنا پسند کرتا ہے“ (میکہ 7:18)۔

”ہمیں آزمائش میں نہ لالہ بلکہ بُرائی سے بچا“ متی 6:13

آزمائش اور گناہ کا گہرا ربط ہے۔ یہ خداوند کی طرف سے ہرگز نہیں آتی بلکہ شیطان اور ہمارے دلوں کے بد خیالات کی جانب سے آتی ہے ”خدا بدی سے آزمایا نہیں جاتا۔ وہ کسی آدمی پر آزمائش نہیں لاتا“ (یعقوب 1:13)۔

شیطان ہمیں آزمائش میں لانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ ہمارے اخلاق کی بدی آدمیوں اور فرشتوں کے سامنے ظاہر ہو اور وہ ہم پر ملکیت جتا سکے۔ زکریا نبی کی پیشگوئی میں نشان کے طور پر شیطان کو مقرب فرشتے کے دہنے ہاتھ کھڑا دیکھا گیا جہاں وہ یسوع سردار کاہن پر الزام لگا رہا ہے جو

گندے لباس میں ملیں ہے اور اُس کام کی مخالفت کر رہا ہے جو کہ فرشتہ چاہتا ہے۔ اس سے ہر ایک رُوح کے بارے میں شیطان کے رویے کا اظہار ہوتا ہے جسے یسوع مسیح اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے۔ دشمن ہمیں گناہ کی طرف کھینچتا ہے اور پھر آسمان اور کائنات کے رُوبرو الزام بھی لگاتا ہے کہ ہم اس قابل نہیں ہیں ”اور خدا نے شیطان سے کہا... اے شیطان! خودِند تجھے ملامت کرے۔ ہاں وہ خداوند جس نے یروشلیم کو قبول کیا ہے تجھے ملامت کرے۔ کیا یہ وہ لکٹی نہیں جو آگ سے نکالی گئی ہے؟“ اور یسوع نے اس سے فرمایا ”دیکھ میں نے تیری بدکرداری تجھ سے دُور کی اور میں تجھے نفیس پوشاک پہناؤں گا“ (زکریا 3: 1-4)۔

خدا تعالیٰ اپنی محبت میں اس بات کا متمنی ہے کہ ہم اُس کے رُوح کے پھل یا رحمتوں کے انعامات پائیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم مشکلات، ایذا رسانی اور سختیوں کو لعنت کی بجائے نعمت ہائے زندگی سمجھیں۔ ہر آزمائش جس کا مقابلہ کیا جائے ہر مصیبت جس کی بہادرانہ برداشت ہو۔ ہمیں نئے تجربہ سے ہمکنار کرتی ہے اور چال چلن کی استواری کے کام کو آگے بڑھاتی ہے۔ وہ رُوح جو الہی قوت کی مدد کے ساتھ آزمائش کا مقابلہ کرتی ہے وہ اس دنیا اور آسمانی مقامات کے سامنے یسوع کے فضل کی قوت کا بیان کرتی ہے۔

ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہم مشکل ترین آزمائشوں میں بھی نہ گھبرائیں بلکہ باپ سے یہ دُعا کریں کہ وہ ایسا نہ ہونے دے کہ ہم اپنی بدخیالی کی بدولت اس سے دُور چلے جائیں۔ جب ہم وہ دُعا کرتے ہیں جو یسوع مسیح نے ہمیں سکھائی ہے تو دراصل ہم اپنے آپ کو اُسکی رہنمائی میں سوئپ دیتے ہیں اور اس سے محفوظ راہ پر اپنی رہنمائی کی توقع کرتے ہیں۔ جب ہم اپنی راہ پر چلتے ہیں تو یہ حقیقت ہے کہ ہم اُس دُعا کا سنجیدگی سے اعادہ ہی نہیں کرتے۔ جب ہم سنجیدہ ہونگے تو ہم انتظار کریں گے کہ اُس کا ہاتھ ہماری رہنمائی فرمائے اور ہم یہ کہتے ہوئے اُس کی آواز سنیں گے کہ ”راہ یہی ہے اس پر چل“ (یسعیاہ 30: 21)۔

شیطان کی راہ پر چلنے کے مفادات کا مطالعہ ہمارے حق میں نہیں۔ گناہ سے کھیلنے والی رُوح کے لئے گناہ کا مطلب بے عزتی اور خستہ خالی ہی ہے۔ مگر ابلیس کی شیطانیت اندھا اور گمراہ کرنے والی ہے اور اس لئے وہ تصویر کا غلط رنگ دکھاتی ہے اگر ہم شیطان کی جانب چلیں تو اُس کی قوت یعنی شیطان کی طاقت میں حفاظت کی ضمانت نہیں ہوتی۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں چاہیے کہ ہر اُس دروازہ کو بند کر دیں جس کی بدولت آزمائش کرنے والا ہم تک رسائی کر سکتا ہے۔

”ہمیں آزمائش میں نہ لا“ یہ دعویٰ بھی بذاتِ خود ایک وعدہ ہے۔ اگر ہم خود کو خداوند کے سپرد کر دیں تو ہمیں ضمانت ملتی ہے کہ ”تم کسی ایسی آزمائش میں نہیں پڑے جو انسان کی آزمائش سے باہر ہے اور خدا سچا ہے وہ تم کو تمہاری طاقت سے زیادہ آزمائش میں نہ پڑنے دے گا بلکہ آزمائش کے ساتھ نکلنے کی راہ بھی پیدا کر دے گا تا کہ تم برداشت کر سکو“ (1 کرنتھیوں 13:10)۔

بدی کے خلاف ہمارا بچاؤ صرف اس بات میں ہے کہ یسوع مسیح اپنی راستبازی میں ایمان کے ذریعہ ہمارے دلوں میں بسیرا کرے۔ جب ہمارے دلوں میں خود غرضی کا بسیرا ہو صرف اُسی وقت آزمائش ہم پر غلبہ ڈال سکتی ہے۔ مگر جب ہمارا دھیان خدا تعالیٰ کی عظیم محبت پر ہوتا ہے جو کہ ہمیں اس پر نگاہ کرنے سے روکتی ہے تب ہماری خواہش خود غرضی کو خارج کر دینے کی ہوتی ہے۔ جب رُوح القدس یسوع کو عزت اور جلال دیتا ہے تو ہمارے دل ملائم اور اس کے تابع ہو جاتے ہیں۔ تب آزمائش اپنی گرفت کھوٹیٹھتی ہے اور خداوند یسوع کا فضل چال چلن ہی تبدیل کر دیتا ہے۔

یسوع مسیح اُس رُوح کو کبھی بھی نکال نہیں پھینکتا جس کے لئے اس نے اپنی جان دی ہے۔ رُوح شاید اُسے چھوڑ جائے اور آزمائش میں مغلوب ہو جائے۔ مگر مسیح اِس رُوح سے کبھی بھی دست بردار نہیں ہوتا جس کے لئے اُس نے اپنی جان کا فدیہ دیا۔ اگر ہماری رُوحانی آنکھیں کھل جائیں تو ہم رُوحوں کا غم و اندوہ میں بوجھ تلے دبی ہوئی پائیں گے جیسے چھکڑا پولوں کے نیچے دبا ہوا ہوتا ہے۔ وہ

رُوحیں پست ہمتی میں مرنے کو تیار ہیں۔ ہم دیکھیں گے کہ فرشتے تیزی سے انہیں مدد دینے کے لیے پرواز کرتے ہیں یعنی ان رُوحوں کے لئے جو کہ کنارے پر کھڑی ہیں۔ آسانی فرشتے بدی کی فوجوں کو اُن کی جانب سے دُور ہٹاتے ہیں جو کہ انہیں دُبار ہی ہیں۔ اور اُنہی جانوں کی رہنمائی بھی کرتے ہیں کہ وہ محفوظ مقام تک پہنچ جائیں۔ اُن دونوں فوجوں کی لڑائی دینی لڑائیوں کی طرح حقیقی ہوتی ہے اور رُوحانی مخالفت کے معاملہ میں ابدی انجام کا دار و مدار ہوتا ہے۔

پطرس کے لئے مسیح کے استعمال کیے گئے ارشادات ہمارے لیے بھی ہیں ”دیکھ شیطان نے تم لوگوں کو مانگ لیا تاکہ گیہوں کی طرح پھٹکے لیکن میں نے تیرے لئے دُعا کی کہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے“ (لوقا 22: 41، 42)۔ خداوند کا شکر ہو کہ ہمیں تنہا نہیں چھوڑا گیا۔ وہ ہستی خدا اور انسان کی دشمنی کی جنگ میں ہمیں چھوڑتی نہیں جس نے ”دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے“ (یوحنا 3: 16)۔ وہ فرماتا ہے ”دیکھو میں نے تم کو اختیار دیا کہ سانپوں اور کچھوؤں کو کچلو اور دشمن کی ساری قدرت پر غالب آؤ اور تم کو ہرگز کسی چیز سے ضرر نہیں پہنچے گا“ (لوقا 10: 19)۔

مسیح کے ساتھ یگانگت میں رہو۔ وہ تمہیں اس ہاتھ میں مضبوطی سے تھامے گا جو ڈھیلا نہیں ہوتا۔ خدا کے اُس پیار کو پہچانو اور اُس کا یقین کرو جو اُسے ہم سے ہے تو تم محفوظ رہو گے۔ یہ محبت شیطان کے حملوں اور فریب کاریوں کے خلاف ناقابلِ تسخیر قلعہ ہے ”خداوند کا نام محکم برج ہے۔ صادق اس میں بھاگ جاتا ہے اور امن میں رہتا ہے“ (امثال 18: 10)۔

”بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں“ متی 13: 6

یہ آخری فقرہ آخری فقرے کی طرح ہمارے باپ کو ہر طاقت اور منصب اور ہر اس نام سے جو

کبھی بھی لیا گیا ہو بالاتر کرتا ہے۔ منجی نے شاگردوں کے لئے آنے والے برسوں پر نظر کی۔ وہ ان کی سوچ کے مطابق دینی ترقی اور خوشی و خرمی کے دن نہ تھے بلکہ مسیح نے انہیں شیطان کے غضب اور انسانی نفرت کی بدولت تاریک دیکھا۔ یہ دیکھا کہ قومی جنگ اور تباہی کے دوران اُس کے شاگردوں کو قید کیا جائے گا اور بسا اوقات اُن کے دل ڈر سے بھر جائیں گے۔ شاگردوں کو یروشلیم کی تباہی بھی دیکھنا تھی۔ شاگردوں نے یہ بھی دیکھنا تھا کہ ہیکل یوں تباہ ہوگی کہ پھر اس میں کبھی عبادت نہ ہوگی۔ اس نے اسرائیلیوں کو نیکوں کی مانند دُنیا میں بکھرتے دیکھا۔ تب یسوع نے فرمایا ”اور تمام لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہیں سُنو گے۔“ ”قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔ لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہوں گی۔“ (متی 24: 6-8)۔ ان حالات میں بھی یسوع کے پیروکاروں کو خوف نہیں کرنا تھا کہ ان کی اُمید جاتی رہتی یا یہ کہ خدا نے زمین کو چھوڑ دیا ہے۔ قوت اور جلال صرف اُسی کیلئے مخصوص ہے جس کے عظیم مقاصد جنبش کھائے بغیر اپنے انجام تک پہنچتے ہیں۔ روزمرہ کی ضروریات کے حصول کی دُعا میں شاگردوں کی رہنمائی کی گئی کہ وہ بدی کی تمام تر قوموں اور قبضہ سے بالاتر اپنے خداوند خدا کی طرف دھیان دیں جس کی بادشاہی ابدی ہے اور جو ان کا باپ اور ابدی دوست ہے۔

یروشلیم کی تباہی آخری تباہی کی مثال تھی جو کہ پوری دُنیا کو لپیٹ میں لے گی۔ وہ نبوت جو مکمل طور پر یروشلیم کی تباہی کے وقت پوری نہ ہوئی اس کا براہ راست تعلق آخری ایام سے ہے۔ ہم عظیم سنجیدہ واقعات کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ تکالیف ہمارے سامنے ہیں۔ جیسے کہ وہ ابتدائی شاگردوں کے سامنے تھیں اور یہ مصائب اس بات کی ہمیں ضمانت دیتے ہیں کہ اس کی یعنی خدا کی بادشاہی سب پر حکومت کرتی ہے۔ ہمارے رب کے ہاتھ میں آنے والے واقعات کا پروگرام ہے۔ شاہِ آسمانی کے ہاتھ میں تو توں کی منزل ہے اور کلیسیا کی بہتری بھی ہے۔ الہی معلم اپنی تجاویز کی تکمیل کے لئے اپنے ہر کارندے

سے فرماتا ہے جیسے کہ اُس نے خورس سے کہا ”میں نے تیری کمر باندھی اگرچہ تُو نے مجھے نہ پہچانا“
(یسعیاہ 5:45)۔

حزقی ایل نبی کی روایا میں کروبیوں کے پروں تلے ایک ہاتھ نمودار ہوا اور یہ اپنے خادم کو یہ سکھانے کے لئے تھا کہ الہی قوت ہی انہیں کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔ وہ لوگ جو یسوع کے پیامبر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں انہیں یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیے کہ کام کا دار و مدار اُن پر ہے۔ فقط فانی انسانوں کو ذمہ داری اُٹھانے کے لئے نہیں چھوڑ دیا جاتا وہ جو کبھی ماند نہیں ہوتا وہ مسلسل اپنے نقشہ کے مطابق کام کی تعمیر کرتا ہے۔ وہی اپنے کام کو آگے بڑھائے گا۔ وہ بدکاروں کے خیالات کو بدل دے گا۔ وہ جو بادشاہ، رب الافواج ہے اور کروبیوں پر سوار ہوتا ہے وہ قوموں کے جنگ و جدل کے درمیان اپنے بچوں کی حفاظت کرتا ہے۔

وہ جو آسمانوں پر حکمران ہے ہمارا منجی ہے۔ وہ ہر مصیبت کو توالتا اور جلتی بھٹی کا نظارہ کرتا ہے۔ جس میں سے ایک رُوح کا گذر لازم ہوتا ہے۔ جب بادشاہوں کے مضبوط قبضے تاراج کر دیئے جائیں گے اور اس کے دشمنوں کے دل قہر و غضب کے تیروں سے چھیدے جائیں گے تو اس وقت اُس کے بیٹے اُس کے ہاتھ میں محفوظ ہوں گے۔

”اے خداوند عظمت اور قدرت اور جلال اور غلبہ اور حشمت تیرے ہی لئے ہیں کیونکہ سب کچھ جو آسمان اور زمین میں ہے تیرا ہے... تیرے ہاتھ میں قدرت اور توانائی ہیں اور سرفراز کرتا اور سمجھوں کو زور بخشنا تیرے ہاتھ میں ہے“ 1 تواریخ 12:11-29



عیب جو نہ بنو بلکہ کچھ کرنے والے بنو

”عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے“ متی 1:7

اگر ایک شخص اپنے بل بوتے پر نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ انسانی قوانین کے پلندے کو گناہ کے محاذ کے طور پر کھڑا کرتا ہے۔ شرع کی شرائط کو سخت دیکھ کر وہ نظم و ضبط کے قوانین تراشیں گے تاکہ اپنے آپ کو مجبور کریں کہ شرع کی فرمانبرداری ہو۔ اس سارے کاروبار کے نتیجہ میں ذہن خدا سے ہٹ کر خودی پر مرکوز ہو جاتا ہے۔ اس کا پیار دل میں ختم ہو جاتا ہے اور اُس کے ساتھ ہی بھائیوں کے لئے محبت بھی ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ اور انسانی قوانین کا ڈھانچہ اپنے تمام قوانین کی فہرست کے ساتھ اپنے انسانی معیار کے مطابق ہر اس شخص کا منصف بنتا ہے جو کہ ان کو پورا کرنے میں ناکام ہوتا ہے۔ خود غرضی اور تنگ ذہنی کی طنز معزز اور اچھے خیالات کے خلاف برسرِ پیکار ہو جاتی ہے اور پھر اس کی بدولت انسان ایسے منصف بن بیٹھتے ہیں جو کہ اپنی خودی کے محکوم ہوتے ہیں۔

تمام فریسی ایسی ہی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ خدمت کے کام میں اپنی کمزوریوں کی بدولت حلیمی سیکھ پر یا یہ سمجھ کر کہ یہ اُن کا شرف ہے کہ خداوند نے انہیں چُنا ہے نہیں آتے تھے وہ کام میں روحانی تکبر سے معمور ہوتے اور ان کی زندگیوں کا نصب العین ”میں“، میرے احساسات، میرا علم اور میرے راستے“ ہوتا ہے۔ اُن کے اپنے اُصول ایسے بن جاتے ہیں جن کی بدولت وہ دوسروں کا معیار بھی پرکھتے ہیں۔ خودی کا چوغہ پہن لینے سے وہ یہ سمجھتے کہ طعنہ زنی اور عدالت کی کرسی پر وہی فائز ہیں۔ عام لوگوں کے ضمیر پر علمداری کی رُوح بھی فریسیوں ہی کی رُوح تھی اور اس رُوح سے وہ اکثر رُوح اور خدا کے درمیان تعلقات پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔

”عیب جوئی نہ کرو تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے گی۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اوپر کسی معیار کو لاگو نہ کرو۔ اپنے دلائل، ذمہ داری سے متعلقہ خیالات اور کتاب مقدس کی شرع جو آپ کرتے ہیں اُسے دوسروں کے لئے معیار نہ بنائیں تا ایسا نہ ہو کہ اگر وہ تمہارے خیالات کے معیار پر پورا نہ اُتریں تو آپ انہیں اپنے دل میں مجرم ٹھہرائیں۔ دوسروں پر ان کے محرکات پر نظر ڈالتے ہوئے طنز نہ کریں اور ان پر عدالت نہ لائیں۔

”پس جب تک خداوند نہ آئے۔ وقت سے پہلے کسی بات کا فیصلہ نہ کرو۔ وہی تاریکی کی پوشیدہ باتیں روشن کر دے گا اور دلوں کے منصوبے ظاہر کر دے گا“ 1 کرنتھیوں 5:4۔ ہم دل کو نہیں پڑھ سکتے۔ چونکہ ہم خود بھی خطا کار ہیں اس لئے ہم دوسروں پر عدالت نہیں لاسکتے۔ فانی انسان صرف ظاہری طور اطوار کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ صرف اس ہستی کا کام ہے جو تنہا مخفی افعال کے سرچشمہ سے واقف ہے اور جو مہربانی اور تحمل سے پیش آتی ہے کہ وہ رُوح کے معاملہ کا فیصلہ کرے۔

”پس اے الزام لگانے والے! تُو کوئی کیوں نہ ہو تیرے پاس کوئی عذر نہیں۔ کیونکہ جس بات کا تُو دوسرے پر الزام لگاتا ہے اُسی کا تُو اپنے آپ کو مجرم ٹھہراتا ہے“ رومیوں 2:1۔ پس وہ جو دوسروں پر الزام لگاتے ہیں وہ دراصل خود مجرم ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی تو وہی کچھ کرتے ہیں۔ دوسروں پر الزام لگانے سے وہ اپنے لئے سزا کا فتویٰ دیتے ہیں اور خدا اس کی یوں وضاحت کرتا ہے کہ اُن کا فتویٰ درست ہے وہ اُن ہی کے حکم کو ان کے خلاف قبول کر لیتا ہے۔

”یہ لڑکھڑاتے قدم، جو گرد آلود ہیں

وہ ننھی کلیوں کو کچلتے ہوئے گزر رہے ہیں؛

یہ مضبوط، بااعتماد ہاتھ جنہیں ہم چلاتے ہیں

وہ کسی دوست کی تکلیف کا سبب بنتے ہیں“

”تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تینکے کو دیکھتا ہے“ متی 3:7

یہاں تک کہ یہ فقرہ ”جو عیب جوئی کرتا ہے اُس کی عیب جوئی کی جائے گی“ اس کے گناہ کے اپنے انبوه کثیر نہیں پہچانتا جو کہ دوسرے بھائی پر طنز اور الزام لگاتا ہے۔ یسوع نے کہا ”تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تینکے کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا؟“

یسوع کے ارشادات اس شخص کی نشاندہی کرتے ہیں جو کہ دوسروں کے نقائص نکالنے کے لئے مستعد اور تیز ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ اس نے کسی شخص کی زندگی میں کوئی خامی دیکھ لی ہے تو وہ بڑے جوش و خروش سے اُسکی نشاندہی کرتا ہے۔ مگر مسیح ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ اس طرح کے غیر مستحی کام کی پرورش کرنے والی خاصیت اپنے غلط طرز یہ رویہ کے ساتھ تینکے کے مقابلہ میں شہتیر ہے۔ یہ ایک شخص میں برداشت اور محبت کی رُوح کی کمی کا نتیجہ ہے کہ دُنیا اُس کے لئے ایک شرارت گاہ بن جاتی ہے وہ لوگ جو یسوع مسیح کو کلیہ طور پر اپنا آپ نہیں دیتے اور منجی کی نرم و ملائم کرنے والی محبت کے سامنے اپنی زندگی کو نہیں جھکاتے وہ انجیل کی معزز اور مودب رُوح کی غلط نمائندگی کرتے ہیں اور ان قیمتی رُوحوں کو زخمی کرتے ہیں جن کی خاطر یسوع مسیح نے جان دی۔ اس ارشاد کے مطابق جو منجی نے استعمال کیا وہ شخص جو عیب نکالنے والی رُوح کا مرتکب ہوتا ہے وہ اس شخص سے بڑی خطا کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے جس پر وہ الزام لگا رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ نہ صرف وہی گناہ دہراتا ہے بلکہ اس میں فریب اور طنز کرنے کی رُوح کو بھی بڑھاتا ہے یعنی شامل کرتا ہے۔

یسوع مسیح ہی صرف حقیقی کردار کا معیار ہے اور وہ شخص جو اپنے آپ کو دوسروں کے معیار کے لئے رکھتا ہے دراصل وہ اپنے آپ کو مسیح کی جگہ پر کھڑا کرتا ہے اور چونکہ باپ نے ”عدالت کا سارا کام بیٹے کو سونپ دیا ہے“ (یوحنا 5:22) اس لئے جو شخص لوگوں کے مقاصد و محرکات پر تنقید کرتا ہے وہ ابنِ خدا کی جگہ لینے کے برابر ہے۔ ایسے منصف اور نقاد اپنے آپ کو مخالف مسیح کی صف میں شامل کر رہے

ہیں ”جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے مقدس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے“ (2- تھسلٹنیکو 4:2)

وہ گناہ جو سردمہری، تنقید اور معاف نہ کرنے والی رُوح کی سورت میں اُبھرتا ہے ویسا ہی گناہ فریسیوں کے خواص پیدا کرتا ہے۔ جب مزہبی تجربہ محبت سے خالی ہوتا ہے تو اس میں یسوع کی موجودگی نہیں ہوتی۔ وہ مسیح کی شعاعوں سے محروم ہوتا ہے۔ کوئی بھی مرغوب خاطر مشغلہ اور ذوق شوق اس کی کوپورا نہیں کرتا۔ ممکن ہے کہ عیب جوئی کا بہترین ملکہ موجود ہو مگر ہر شخص جو غلطی کا مرتکب ہوتا ہے پہلا شخص ہوتا ہے جو کہ غلطی کی پہچان کرتا ہے۔ دوسروں پر الزام لگانے سے وہ اپنے دل کی بدی کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ محض گناہ کرنے کی وجہ ہے کہ انسان کو بدی کی پہچان کا علم ہوا۔ جب پہلا جوڑا گناہ کر بیٹھا تو فی الفور الزام تراشی شروع کر دی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان اپنی اصلی فطرت میں جب مسیح کا فضل موجود نہ ہو تو بالآخر ایسا ہی کرے گا۔

جب آدمی اس الزام تراشی کی رُوح میں ملوث ہوتا ہے تو وہ اپنے بھائی کی خامی ظاہر کرنے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اگر اُسے نقصان پہنچانا مقصود ہو تو وہ ایسا بھی کر گزرے گا اور دوسروں کو ہم خیال بنانے کے لیے جی بھر کر جھوٹ بولے گا۔ مسیح کے دنوں میں یہودیوں نے ایسا ہی کیا اور جب کلیسیا فضل سے محروم ہوئی تو ایسا ہی ہوا۔ جب کلیسیا مسیح کے شفیق پیار کی طاقت سے الگ ہوئی تو اس نے حکومت کے مضبوط ہاتھوں کی بدولت احکام و قوانین کو نافذ کیا۔ مذہبی قوانین جو فضول نافذ ہوئے ان کا منہج یہاں تھا اور ایذا رسانی کی مخفی طاقت ہابل کے دنوں سے لے کر اسی بات میں دکھائی دیتی ہے۔

مسیح دور نہیں بھگاتا بلکہ آدمیوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جو بات وہ استعمال کرتا ہے وہ صرف محبت کی پابندی ہے۔ جب کلیسیا دینیوی طاقت کی مدد کی خواہش مند ہو جاتی ہے تو یہ اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ یسوع مسیح کی طاقت اس سے الگ ہو چکی ہے جو کہ الہی محبت کی پابندی ہے۔

کلیسیا کے شرکاء کے درمیان یہ مسئلہ انفرادی ہے اور اس کا علاج بھی انفرادی ہونا چاہیے۔ الزام لگانے والے کو یسوع کہتا ہے کہ اس سے پہلے کہ تُو دوسروں کی اصلاح کرے اپنا شہر نکال، اپنی تنقیدی رُوح کا انکار کر۔ اقرار کر اور اپنے گناہ کو ترک کر۔ ”کیونکہ کوئی اچھا درخت نہیں جو بُرا پھل لائے اور نہ کوئی بُرا درخت ہے جو اچھا پھل لائے“ (لوقا 6: 43)۔ یہ الزام تراشی کی رُوح جس سے آپ کا واسطہ پڑتا ہے ایک بُرا پھل ہے اور اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ درخت بُرا ہے۔ آپ کو اپنی راستبازی میں استوار کرنا بے سود ہے۔ آپ کو تبدیلی دل کی ضرورت ہے۔ آپ کو صالح بننے سے پہلے اس تجربہ میں سے گزرنا ہے کیونکہ ”جو دل میں بھرا ہے وہی منہ پر آتا ہے“ (متی 12: 34)۔

جب ایک شخص پر مصیبت آجائے اور آپ اُسے صلاح مشورہ دیں یا اُسکی سرزنش کریں تو تمہارے الفاظ اُسے نیکی میں متاثر کرنے کی اسی حد تک تاثیر رکھتے ہیں۔ جس حد تک آپ نے خود مثال قائم کی ہے اور رُوح کو حاصل کیا ہے۔ نیکی کرنے سے پہلے آپ کو نیک ہونا چاہیے۔ آپ دوسروں کو کبھی تبدیل نہیں کر سکتے جب تک کہ آپ کا دل مسیح کے فضل سے حلیم، ملائم اور نرم نہ ہوا ہو۔ یہ تبدیلی ہو چکی ہو تو دوسروں کو با برکت بنانے کے لئے زندگی گزارنا قدرتی عمل ہے۔ جس طرح گلاب سے کلیوں کا چٹکنا اور بیل سے غنچوں کا نمودار ہونا اٹل امر ہے۔

اگر یسوع مسیح ”جلال کی اُمید“ تُم میں بسا ہو تو تمہیں دوسروں کی غلطیوں کو حاصل کرنے کے لئے ان کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں۔ الزام دینے اور مجرم ٹھہرانے کی بجائے تمہارا نصب العین یہ ہوگا کہ دوسروں کی مدد کریں، برکت دیں اور بچائیں۔ غلط لوگوں میں رہتے ہوئے خود کو پہچانو۔ تا ایسا نہ ہو کہ تُم بھی آزمائے جاؤ“ (گلتیوں 6: 1)۔ آپ اپنی غلطیوں کا اعادہ کریں اور یہ یاد رکھیں کہ خطِ مستقیم کو ایک دفعہ کھو کر دوبارہ حاصل کرنا کتنا مشکل تھا۔ آپ اپنے بھائی کو گہری تاریکی میں ہرگز نہ دھکیلیں گے بلکہ رحم سے معمور دل کے ساتھ آپ اُسے خطرات سے آگاہ کریں گے۔

وہ شخص جو یسوع کی صلیب پر یہ سوچتے ہوئے تکتا ہے کہ اس کے گناہوں نے منجی کو وہاں مصلوب کیا تو وہ اپنی خطا کے درجہ کا دوسروں کے ساتھ مقابلہ نہیں کرے گا۔ وہ عدالت کی کرسی پر کبھی نہیں بیٹھے گا کہ دوسروں پر الزام لگائے۔ وہ آدمی جو کلوری کی صلیب کے سایہ تلے چلتے ہیں اُن میں تنقید اور خود سری کی رُوح موقوف ہوتی ہے۔

جب تک آپ اپنی ذاتی شان و شوکت اور یہاں تک کہ اپنی زندگی ایک غلطی کرنے والے بھائی کو بچانے کے لئے دینے کو تیار ہیں تب آپ نے اپنی آنکھ کا شہتیر نکال لیا تا کہ آپ اپنے بھائی کی مدد کے لئے تیار ہوں۔ تب آپ اُس بھائی تک رسائی کر کے دل کو چھو سکتے ہیں۔ آج تک بات مشہر کرنے اور ملامت کرنے کی بدولت کوئی بھی غلطی سے باز نہیں آیا۔ بلکہ ایسا کرنے سے بہتیرے مسیح سے دُور جا چکے ہیں اور اُنہوں نے قائلیت کے خلاف اپنے دلوں پر مہر ثبت کر لی ہے۔ ایک ملائم، نرم اور جینے کی رُوح خطا کار کو جو جیت سکتی ہے اور گناہوں کے انبوہ کو چھپا سکتی ہے۔ یسوع مسیح کا تمہارے چال چلن میں مکافضہ تمہارے تعلقات میں آنے والے انسانوں کو تبدیل کر سکتا ہے۔ اپنی زندگیوں سے روزانہ مسیح کو ظاہر کریں اور وہ آپ کی بدولت اپنے کلام کی تخلیقی قوت کا مظاہرہ کرے گا یعنی ایک نرم، قائل کرنے والا عظیم اثر رکھے گا جس سے رُوحیں ہمارے خداوند خدا کے حسن و جمال پر دوبارہ تخلیق ہوتی جائیں۔

”پاک چیز کتوں کو نہ دو“ متی 6:7

یہاں یسوع مسیح اُس طبقہ کے لوگوں کو ظاہر کرتا ہے جن کی کوئی خواہش ہی نہیں ہوتی کہ وہ گناہ کی غلامی سے بچائے جائیں۔ بدکاری میں ملوث رہنے کی بدولت ان کی فطرت اتنی گھٹیا ہو جاتی ہے کہ وہ بدی سے چمٹے رہتے ہیں اور کبھی بھی اس سے الگ نہ ہوں گے۔ یسوع کے خادموں کو چاہیے کہ وہ اُن

لوگوں کی بدولت اپنے لئے رکاوٹ نہ ڈالیں جو کہ انجیل کو صرف ہنسی مذاق اور ٹھٹھا کا معاملہ ہی سمجھتے ہیں۔

مگر یسوع مسیح اس رُوح کو رد نہیں کرتا جو آسمان کی سچائیوں کو سننے کی متمنی ہو۔ وہ رُوح خواہ بذاتِ خود گناہ میں کتنی ہی ڈوبی ہوئی کیوں نہ ہو۔ محصول لینے والوں اور کسبیوں کے لئے اُس کے ارشادات نئی زندگی کا آغاز تھے۔ مریم مگدالینی جس میں سے یسوع نے سات بد رُوحیں نکالیں وہ منجی کی قبر پر سب سے آخر تک رہی۔ اور اس کی قیامت یعنی جی اٹھنے کی صبح سب سے پہلی تھی جو اُسے ملی۔ یہ ترسیس کا ساؤل تھا جو کہ انجیل کا چٹا ہوا دشمن تھا وہ پولس مخصوص شدہ صبح کا خادم بن گیا۔ حسد اور بغض کے نیچے اور جُرم اور گھٹیا پن کے نیچے شاید کوئی ایسی رُوح پوشیدہ ہو جسے یسوع مسیح کا فضل بچائے اور مخلصی دینے والے کے تاج میں ایک چمکتا ہوا موتی بن جائے۔

”ماگنوتو تم کو دیا جائے گا، ڈھونڈو تو پاؤ گے دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا“ متی 7:7
تین دفعہ دیئے جانے والے وعدہ کو دہرا کر یسوع مسیح نے اپنے ارشادات کے متعلق بے یقینی، غلطی کے امکان، معافی کے سمجھے جانے کے مواقع ختم کر دیئے۔ وہ اُن لوگوں کی تلاش کرتا ہے جو کہ خداوند کی تلاش کر لیں اور اس پر ایمان لائیں جو کہ تمام باتوں کے حل کرنے کے قابل ہے۔ چنانچہ وہ مزید کہتا ہے ”کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔“

خداوند خدا صرف ایک ہی حالت کا اظہار کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ اس کے رحم کے بھوکے اور اُس کی صلح کے طالب اور اُس کی محبت کے متمنی ہوں۔ پوچھئے، دریافت کیجئے، مانگیئے۔ اُس کا یہ مطلب ہے کہ آپ ضرورت مند ہیں اور اگر آپ ایمان سے مانگیں گے تو پائیں گے۔ خداوند نے اپنا

وعدہ دیا ہے۔ جو کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ اگر آپ عاجزی کے ساتھ اُس کے پاس آئیں تو آپ کو یہ محسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ آپ خداوند کے وعدہ کے مطابق مانگنے میں متکبر یا گستاخ ہیں۔ جب آپ ضرورت کی برکات کے لئے درخواست کرتے ہیں تو آپ اپنے چال چلن کو مسیح کی صورت پر کامل کریں۔ خداوند خدا یقین دلاتا ہے کہ آپ اس وعدہ کے مطابق مانگ رہے ہیں جو کہ پورا کیا جائے گا۔ جب آپ یہ محسوس کریں کہ آپ محسوس کرتے اور جانتے ہیں کہ آپ گنہگار ہیں تو محض اتنے میں ہی آپ کے پاس کافی کچھ ہوتا ہے۔ کہ آپ اس کے رحم اور ترس کی درخواست کر سکیں۔ خداوند کے قریب آنے کی یہ شرط نہیں ہے کہ تم پاک ہو کر آؤ بلکہ تمہاری یہ خواہش ہو کہ وہ تمہیں گناہ سے پاک کرے اور تمام خطاؤں سے پاک کرے۔ یہ بحث و مباحثہ کہ ہم اب اور ہمیشہ ہمیشہ اس کے سامنے درخواست کریں۔ ہماری سب سے بڑی ضرورت ہے اور یہی ہماری بیچارگی کی حالت خداوند اور اس کی مخلصی کی قوت کو ہماری ضرورت بنا دیتی ہے۔

”ڈھونڈو“ صرف اس کی برکات ہی کی خواہش نہ کریں بلکہ یسوع مسیح کی خواہش کریں ”اُس سے ملارہ تو تُو سلامت رہے گا“ ایوب 23:21۔ ”ڈھونڈو تو پاؤ گے۔“ خداوند آپ کی تلاش میں ہے اور اُس خواہش میں آپ اس کی تلاش کریں۔ اُس کا رُوح آپ کو ڈھونڈتا ہے۔ رُوح کی کشش کی طرف مڑو۔ یسوع مسیح آزمائے جانے والوں خطاکاروں اور بے ایمانوں کو بلاتا ہے اور وہ اُن کی تلاش کرتا ہے جو وہ اُنہیں اپنے ساتھ یگانگت میں لاکھڑا کرے ”اگر تو اسے ڈھونڈے تو وہ تجھ کو مل جائے گا“ (1 تواریخ 5:28)۔

”کھٹکھاٹو“ ہم خدا تعالیٰ کے پاس اُس کی خاص دعوت پر آتے ہیں اور وہ ہمارا انتظار کرتا اور ہمیں اپنے دربار میں خوش آمدید کہتا ہے۔ پہلے شاگرد راستہ بھر کی جلدی جلدی کی گفتگو سے سیر نہ ہوئے جو کہ یسوع کے ساتھ پوری راہ چلتے رہے ”اے ربی (یعنی اے اُستاد) تُو کہاں رہتا ہے؟... پس اُنہوں

نے اُس کے رہنے کی جگہ دیکھی اور اُس روز اس کے ساتھ رہے“ (یوحنا 1:38، 39)۔ اس طرح ہمیں بھی خداوند خدا کے رہنے کی جگہ میں داخلہ کی اجازت ہے اور اس کی شراکت ہوگی۔ ”جو حق تعالیٰ کے پردہ میں رہتا ہے وہ قادرِ مطلق کے سایہ میں سکونت کرے گا“ زبور 1:91۔ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی برکات چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ رحم کے دروازہ پر اس کے یقین کے ساتھ یہ کہتے ہوئے کھٹکھٹائیں کہ اے خداوند خدا تُو نے فرمایا ہے ”جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔“

یسوع مسیح نے اُن لوگوں پر نگاہ ڈالی جو اس کی باتیں سُننے کے لئے جمع ہوئے تھے اور تہ دل سے اس بات کی خواہش رکھی کہ وہ بڑی بھیڑیا ہجوم شاید خدا تعالیٰ کے رحم اور شفیق مہربانی کا شکریہ ادا کریں۔ اُنکی ضروریات اور خداوند کی عنایت کر دینے والی مرضی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس نے اُنکے سامنے ایک بھوکے بچے کی مثال پیش کی جو کہ اپنے زمینی والدین سے روٹی مانگتا ہے۔ اس نے کہا ”تم میں ایسا کونسا آدمی ہے کہ اگر اُس کا بیٹا روٹی مانگے تو وہ اُسے پتھر دے“۔ وہ والدین سے التماس کرتا ہے۔ ”جبکہ تُم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو تمہارا آسمانی باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا۔“

کوئی شخص بھی جس میں باپ کا دل ہے وہ اپنے بھوکے بچے سے منہ نہیں موڑتا جب کہ وہ روٹی کے لئے کہے۔ کیا اس کے متعلق یہ سوچتے ہیں کہ وہ ادنیٰ اشیا کی دستیابی کی حیثیت رکھتا ہے اور توقعات صرف پشیمانی میں ہی بدل جائیں گی۔ یا کوئی باپ اپنے بیٹے کو اچھی اور صحت مند غذا دینے کا وعدہ کرنے کے بعد اُسے پتھر دے اور کیا کسی شخص کو خداوند کی بے حرمتی اس طرح کرنی چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی درخواست پر کان نہیں دھرے گا۔

تب اگر آپ بدی کے بچے ہوتے ہوئے ”اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی

باپ اپنے مانگنے والوں کو رُوح القدس کیوں نہ دے گا“ لوقا 11:13۔

رُوح پاک جو یسوع مسیح کا نمائندہ ہے وہ سب انعامات میں عظیم ترین انعام ہے۔ تمام اچھی چیزیں اسی انعام میں مخفی ہوتی ہیں۔ خالق ہمیں اس سے بہتر چیز نہیں دے سکتا۔ جب ہم خدا کی تلاش کرتے ہیں کہ ہماری مصیبت میں ہم پر رحم فرمائے اور اپنے رُوح پاک کی بدولت ہماری رہنمائی فرمائے تو ہماری اس خطا سے وہ کبھی بھی منہ نہیں پھیرتا۔ والدین کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ اپنے بھوکے بچے سے منہ موڑ لیں مگر خداوند خدا اپنے متلاشی اور متجسس دل کی پکار کو کبھی بھی فراموش نہیں کرتا۔ اس نے اپنی عجیب و غریب محبت کو کتنی ہی ملائمت سے ظاہر کیا ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو تاریک دلوں میں یہ سوچتے ہیں کہ خداوند مجھے بھول گیا ہے ”لیکن صیون کہتی ہے یہوواہ نے مجھے ترک کیا ہے اور خداوند مجھے بھول گیا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی ماں اپنے شیرخوار بچے کو بھول جائے اور اپنے رحم کے فرزند پر ترس نہ کھائے۔ ہاں وہ شاید بھول جائے پر میں تجھے کبھی نہ بھولوں گا دیکھ میں نے تیری صورت اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھی ہے“ (یسعیاہ 49:14-16)

خداوند کے کلام میں دیئے گئے اس وعدہ کو یہودہ کے ساتھ اُس کے دیئے ہوئے اقرار کو دُعا کے ساتھ پیش کرنے سے ہمیں ضمانت حاصل ہوتی ہے۔ خواہ کونسی بھی روحانی برکت کی ہمیں ضرورت ہو، ہم یسوع کے ذریعہ اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے خداوند خدا کو بچوں کی سی سادگی میں بتا سکتے ہیں کہ حقیقت میں ہمیں کن کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ ہم خداوند کے سامنے اپنے دینوی مسائل خوراک اور لباس اور اس کے علاوہ زندگی کی روٹی اور یسوع کی صداقت کے حصول کے مسائل کو اُسکے سامنے رکھ سکتے ہیں۔ تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تمہیں ان چیزوں کی ضرورت ہے اور آپ کو دعوت دی جاتی ہے کہ ان چیزوں کے متعلق کہیں۔ یسوع کے نام کی بدولت ہر چیز ملتی ہے۔ خداوند اس نام کو جلال دیتا ہے اور اپنے بہتات کے خزانوں میں سے تمہاری ضرورت پوری کرتا ہے۔

مگر اس حقیقت کو نہ بھلائیں کہ خدا کے پاس آتے وقت آپ کو اس سے متعلق باپ والے رشتہ کو ظاہر کرنا ہے۔ آپ نہ صرف اس کی بھلائی میں اعتماد رکھیں بلکہ ہر معاملہ میں رضائے الہی کے تابع ہوں اور اس بات کو جانیں کہ باپ کا پیارا ٹل ہے۔ آپ اسکے کام کرنے میں اپنا سب کچھ دیں۔ یہ معاملہ اُن پر صادق آتا ہے جنہیں یسوع نے یہ حکم دیا ہے کہ پہلے اس کی بادشاہی کی تلاش کریں اور پھر اُس نے اس کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ ”ڈھونڈو تو تم پاؤ گے۔“

وہ ہستی جس کے پاس آسمان اور زمین کا اختیار ہے۔ اس کے سارے انعامات اس کے بچوں کے لئے ہیں وہ انعامات اتنے مہنگے ہیں کہ وہ منجی کے خون کی مہنگی قربانی کے عوض حاصل ہوئے ہیں وہ انعامات ایسے ہیں جو کہ دل کی ہر خواہش مطمئن کر دیں گے۔ وہ انعامات ابد تک قائم رہنے والے ہیں اور انہیں وہ لوگ حاصل کریں گے اور اُن سے خوش ہوں گے جو خداوند کے پاس چھوٹے بچے ہونے کی حیثیت میں آتے ہیں۔ خداوند کدا کے وعدوں کو اپنا وعدہ سمجھو اس کے سامنے اس طرح پکارو جیسے کہ یہ اُس کے الفاظ ہیں اور تب آپ خوشنودی سے معمور ہوں گے۔

”میں نے بے خبری سے سوچا کہ خداوند میرے گناہ یاد رکھتا ہے۔ بے خبری میں خوف و حراست اور ڈراؤنی حالت میں سوچا خداوند میری روحانی احتیاتوں کو بھول گیا ہے۔ مگر اس کے برعکس جب میں نے اُس کا پیغام پڑھا۔ تو میں نے یہ پایا کہ یہ تو میری عین ضرورت تھی جو پوری ہوئی۔ کہ مسیح خداوند میں باپ نے میرے گناہ بھٹلا دیئے ہیں۔“

”پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسے تم بھی اُن کے ساتھ کرو“ متی 12:7

باپ کے پیار کے ہمارے ساتھ ہونے کے اتحاد پر یسوع حکم دیتا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت رکھو اور یہ محبت ایک انسانی برادری کے ساتھ عالمگیر اصول پر مبنی ہے۔

یہودی ہمیشہ یہ تصور کرتے کہ وہ کیا حاصل کریں گے۔ یہودیوں کی جستجو کا بوجھ ہمیشہ یہی ہوتا کہ ان کی مطلوبہ طاقت عزت اور خدمت کیا ہے۔ مگر یسوع نے تعلیم دی کہ ہماری جستجو یہ نہیں ہونی چاہیے کہ ہم کیا کچھ حاصل کریں گے بلکہ یہ ہونی چاہیے کہ ہم کیا کچھ دے سکتے ہیں۔ ہماری دوسروں کی جانب ذمہ داریوں کا معیار اس بات میں ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ دوسرے ہماری خاطر ذمہ داری کا کونسا معیار مقرر کریں۔

دوسروں کے ساتھ واسطہ روابط میں اپنے آپ کو ان کی جگہ پر نہ دیکھیں ان کے احساسات مشکلات، پشیمانیوں، خوشیوں اور تکلیفوں میں خود کو کھڑا کریں۔ خود کو ان کے ہمراہ کھڑا کریں تب اُن کے ساتھ وہ سلوک کریں جیسے آپ اُن کی جگہ لینے والے ہیں اور آپ یہ تمنا کریں کہ آپ کے ساتھ وہ سلوک کریں۔ ایمان داری کا یہ سچا قانون ہے۔ شرع کا یہ ایک پہلو ہے ”پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھو“ (متی 22:39) اور نبیوں کی تعلیم کا بھی دار و مدار اس پر ہے یہ آسمان کا قانون ہے اور جو اُس کی شراکت کے قابل ٹھہریں گے ان میں یہ مقبول ہوگا۔ یہ سنہری حکم حقیقی عزت دینے کا اصول ہے اور اس کی سب سے حقیقی عزت یسوع مسیح کی زندگی اور چال چلن میں پائی جاتی ہے۔ یسوع مسیح کی روزمرہ کی زندگی میں ملائمت اور حسن اور جمال کی شعاعیں نمایاں تھیں۔ اُس کی حضوری سے مٹھاس ٹپکتی تھی اور اُس کے بیٹوں میں بھی ویسی ہی رُوح ظاہر ہونی چاہیے۔ وہ لوگ جن میں یسوع مسیح رہتا ہو وہ الہی فضا میں بسے رہیں گے۔ اُن کا پاکیزگی کا سفید چوغد خداوند خدا کے باغ میں سے خوشبو کے ساتھ معطر ہوگا۔ اُن کے چہروں سے اس کی روشنی چمکے گی جو کہ لڑکھڑاتے اور تھکے ماندے پاؤں کے لئے روشن ہوگی۔ کوئی شخص جو کامل چال چلن کی باتوں سے واقفیت رکھتا ہے وہ یسوع کی ہمدردی اور مہربانی کو ظاہر کرنے میں ناکام نہ ہوگا۔ فضل کا اثر جو دل قوی اور احساسات کی پاکیزگی کا اثر رکھتا ہے وہ آسمانی ملکیت کو سمجھنے کا احساس دلائے گا۔

اس سے بھی کہیں گہرا مطلب اس سنہری حکم کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہر وہ شخص جسے خداوند کے کام کا منتظم یا مختار مقرر کیا گیا ہے اُسے خداوند بلا ہٹ پیش کرتا ہے کہ وہ کو دان کی جگہ پر ہوتا تو وہ چاہتا کہ اس کے لئے فضل بانٹا جائے۔ پولس رسول نے فرمایا ”میں یونانیوں اور غیر یونانیوں داناؤں اور نادانوں کا قرضدار ہوں“ (رومیوں 1:14) خدا کا پیار اور اس کے فضل کی بخشش کی بدولت آپ ہر طریقہ سے اس بات کے قرضدار ہیں کہ وہ روحیں جو زمین پر خستہ حال اور بے یار و مددگار ہیں انہیں خداوند کے انعامات تقسیم کئے جائیں۔

زندگی کی بخشش اور انعامات میں سے جو کچھ بھی آپ کو ودیعت کیا گیا ہے آپ ایک حد تک ان لوگوں کے مقروض ہیں جنہیں کم دیا گیا ہے۔ اگر ہمارے پاس دولت اور زندگی کے آرام و آسائش ہوں تو ہم پر ان کی تقسیم کا ایک سنجیدہ اصول لاگو ہوتا ہے کہ ہم اس سے دکھی، بیمار، بیوہ اور یتیموں کی دادرسی کریں۔ بالکل اسی طرح کہ اگر ہم ان کی جگہ پر ہوتے تو ہم چاہتے کہ دوسرے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

سنہری حکم اسی اصول کی تعلیم دیتا ہے جو کہ پہاڑی وعظ میں کچھ اس طرح آیا ہے ”جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائے گا۔“

وہ فعل جو ہم دوسروں سے کرتے ہیں خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا اس کا اثر برکات یا لعنت کی صورت میں ہوگا۔ جو ہم دیتے ہیں اُسے دوبارہ حاصل کر لیں گے۔ دینیوی برکات جو ہم دوسروں میں بانٹتے ہیں شاید گنتی میں زیادہ نہ ہوں مگر ہماری ضروریات کے وقت وہ ہمیں چوگنی وصول ہو جائیں گی۔ بلکہ ان کے علاوہ زندگی میں دوسرے انعامات بھی ملنا شروع ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اُس کی محبت کی ایسی معموری حاصل ہوتی ہے جو آسمان کے جلالی خزانوں کا مجموعہ ہے اگر ہم نے بدی کی ہو تو وہ بھی واپس آ جاتی ہے۔ ہر شخص جو کہ دوسروں کو پست ہمت کرنے اور ان پر الزام لگانے میں بے لگام رہا ہو وہ اپنے

ہی تجربہ میں اس جگہ پر آجائے گا جہاں اس نے دوسروں پر الزام تراشی کی ہو اور وہ ہمدردی اور ملامت کی ایسی ضرورت محسوس کرے گا جس کی دوسروں کو ضرورت تھی۔

خُدا تعالیٰ کی محبت نے یہ حکم ہمیں دیا ہوا ہے کہ وہ ہماری مدد ہوگی۔ تاکہ ہم دلوں کی خواہشات سے نفرت کریں اور انہیں یسوع کے لئے گھیر لیں تاکہ وہ ان میں سکونت کرے اور تب بدی سے نیکی نکلے گی اور جو چیز لعنت دکھائی دیتی ہے وہ برکت دکھائی دے گی۔

سنہری اصول کا معیار مسیحیت کا حقیقی معیار ہے اور جو کچھ اس معیار تک نہ پہنچے وہ فریب ہے۔ ایک مذہب جو بنی نوع انسان کی وقعت کا کم تخمینہ لگائے۔ جب کہ یسوع نے تو ہماری ایسی قدر جانی کہ اپنی قیمتی جان دے دی۔ ایک مذہب جو ہمیں انسانی ضروریات، تکالیف اور حقوق سے بے رخی کی تلقین کرے وہ مذہب ایک جھوٹا مذہب ہوتا ہے۔ غریبوں، دکھیوں اور گنہگاروں کے مطالبات سے مُنہ موڑنے کی صورت میں ہم یسوع کے سامنے دھوکے باز ٹھہرتے ہیں۔ مگر ایسا اس لئے نہیں ہے کیونکہ انسان یسوع کے نام سے تو کہلاتے ہیں مگر اُس کے کردار سے دُور ہی رہتے ہیں اس قسم کی مسیحیت کی دُنیا میں کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ ایسی حرکات کی بدولت خداوند کا نام غلط رنگ میں لیا جاتا ہے۔

رسولی کلیسیا کے سہانے دنوں میں جب جی اُٹھنے والے مسیح کا جلال رسولوں پر چکا تو اس وقت کی بابت یوں لکھا ہے ”اور ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی اور کسی نے بھی اپنے مال کو اپنا نہ سمجھا“ ”اس لئے کہ جو لوگ زمینوں اور گھروں کے مالک تھے ان کو بیچ کر بکی ہوئی چیزوں کی قیمت لاتے“ ”اور رسول بڑی قدرت سے خداوند کے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے اور ان سب پر بڑا فضل تھا“ ”اور ہر روز ایک دل ہو کر ہیکل میں جمع ہوا کرتے اور گھروں میں روٹی توڑ کر خوشی اور سادہ دلی سے کھانا کھایا کرتے تھے اور خدا کی حمد کرتے اور سب لوگوں کو عزیز تھے اور جو نجات پاتے تھے ان کو خداوند ہر روز اُن میں ملا دیتا تھا“ (اعمال 4:32، 34، 33:2، 46:47)۔

آسمان اور زمین میں تلاش کرو تو تمہیں ڈھونڈنے سے کوئی بھی سچائی اس سچائی سے زیادہ طاقتور نہیں ملے گی جو رحم کے کاموں سے ظاہر ہوتی ہے۔ ایسے کام جو ان لوگوں کی خاطر ہوں یا کئے جائیں۔ جنہیں ہمارے رحم اور ہماری مدد کی ضرورت ہے۔ یہ وہ سچائی ہے جو خداوند مسیح میں تھی، لہذا جو لوگ مسیح کے شاگرد کہلاتے ہیں انہیں سُنہری اُصول پر کاربند رہنا پڑے گا اور تب وہ انجیل کی بشارت کے لئے وہی طاقت حاصل کریں گے جو کہ رُسولی کلیسیا کو حاصل تھی۔

”وہ دروازہ تنگ ہے اور وہ راستہ سکتڑا ہے جو زندگی کو پہنچاتا ہے“ متی 14:7

یسوع مسیح کے ایام میں لوگ فصیل دار قبضوں میں رہتے تھے جو کہ اکثر ٹیلوں اور پہاڑیوں پر قائم ہوتے تھے۔ شہروں کے پھاٹکوں تک اکثر ڈھلوانی اور پتھریلے راستے گزرتے تھے مگر شام کے وقت پھاٹک بند کر دیئے جاتے تھے اور جو مسافر شام کے وقت گھر کی طرف سفر کرتا اسے اکثر جلدی جلدی چلنا پڑتا تا کہ شام ہونے سے پہلے پھاٹک تک پہنچ جائے۔ سُست اور کاہل باہر ہی رہ جاتا۔

گھر کی جانب یعنی اوپر (آسمان) کی سمت سکتڑا ہوا راستہ رہنمائی کرتا ہے اور اس راہ میں یسوع ہی سکون مہیا کرتا ہے۔ یسوع نے فرمایا میری طرف آنے والا راستہ سکتڑا ہے۔ پھاٹک میں داخل ہونا مشکل ہے کیونکہ سُنہری حکم کی بدولت ہر قسم کے تکبر اور خودی کا حصول ختم ہو جاتا ہے۔ بے شک ایک کشادہ راہ بھی ہے مگر اس کا انجام ہلاکت ہے۔ اگر آپ رُوحانی زندگی کی راہ کو طے کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو مسلسل اوپر بڑھتے رہنا ہے کیونکہ یہ راہ اوپر کی جانب جاتی ہے۔ آپ کو صرف چند لوگوں کے ساتھ چلنا پڑتا ہے کیونکہ ہجوم تو نیچے کی جانب رواں دواں ہے۔

ہلاکت کی راہ پر شاید پوری نسل اپنے دینوی جاہ و جلال، مکمل خود غرضی، تمام تکبر، بے ایمانی اور اخلاقی پستی کے ساتھ رواں دواں ہو۔ ہر شخص کے خیالات میں یہ انتخاب موجود ہے کہ وہ اپنی من مانی

کرے۔ ہلاکت کی راہ پر چلنے کے لئے کسی راہ کی تلاش کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ پھاٹک کھلا ہوا ہے اور راہ کشادہ ہے اور پھر یہ قدرتی بات ہے کہ پاؤں اس راہ پر ہی اٹھیں گے جو کہ ہلاکت جاتی ہے۔

مگر زندگی کی راہ تنگ اور دروازہ سگڑا ہے۔ اگر آپ کسی گناہ سے چمٹے رہیں تو آپ دروازہ سے داخل نہیں ہو سکیں گے۔ آپ کی اپنی راہیں، اپنی مرضیاں، اپنی عادات اور اپنے کاموں کو لازمی بند ہونا چاہیے۔ تبھی آپ خدا کی راہ پر چل سکیں گے۔ وہ شخص جو یسوع کی پیروی کرتا ہے وہ دنیا کی بات مان نہیں سکتا اور نہ ہی دینوی معیار کو اپنا سکتا ہے۔ عہدوں اور دولت کے بھوکوں کے لیے آسمانی راہ بہت ہی تنگ ہے کہ وہ اس پر سیدھے چلیں۔ خودی کی جانب بڑھنے والے خیالات کے لئے یہ نہایت ہی سکڑی راہ ہے اور عیش و عشرت کے دلدادہ حضرات کے لئے یہ اتنی عمودی ہے کہ وہ اُسے پھلانگ نہیں سکتے۔ محنت، صبر، خود انکاری، ملامت، غربی، گنہگاروں کی مخالفت یہ سب کچھ یسوع کا بخرہ یا حصہ تھا۔ اور اگر ہم خدا کی جنت میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو یہی ہمارا حصہ ہونا چاہیے۔

ایسا ہرگز نہ سوچیں کہ اوپر کی جانب جانے والی راہ مشکل اور پٹائی جانب جانے والی راہ آسان ہے وہ راہ جو ہلاکت کو پہنچاتی ہے اس راہ پر بھی دُکھ اور مصائب ہیں۔ مشکلات اور پست ہمتیاں ہیں اور آگاہیاں بھی ہیں کہ آگے نہ بڑھو۔ خدا کی محبت نے اُن لوگوں کے لئے جو توجہ نہیں دیتے اور گردن کش ہیں، مشکلات کھڑی کی ہیں تاکہ وہ اپنے آپ کو تباہ نہ کریں۔ یہ سچ ہے کہ شیطان کی راہ زیادہ مسکور کن ہے مگر یہ سب کچھ فریب اور دھوکہ ہی تو ہے۔

بدی کی راہ میں تلخ اور جانکن تجربات میں ہم شاید یہ سوچیں کہ دینوی غرور اور خیالات کو اپنانا اچھا ہے۔ مگر اس کا انجام دُکھ اور تکلیف ہے۔ خود غرضانہ تجاویز شاید اچھے وعدے دکھائی دیں اور خوشی کی اُمید کو ظاہر کریں مگر بالا آخر ہم اس بات کو محسوس کریں گے کہ ہماری خوشی میں زہر گھول دیا گیا ہے۔ اور ہماری زندگی کی اُمیدیں اُس سے تعلق رکھنے کی وجہ سے کڑوی ہو گئی ہیں جس کا حلقہ صرف خودی پر مرکوز

تھا۔ نیچے جانے والی راہ کے کنارے پر شاید پھول ہوں مگر کانٹے بھی تو راہ میں ہی حائل ہوتے ہیں۔ وہ روشنی جو راہ کے مدخل پر چمکتی ہے وہ نا اُمیدی کی تاریکی میں بدل جاتی ہے اور وہ رُوح جو اس راہ پر گامزن ہو وہ نہ ختم ہونے والی رات میں ڈوب جاتی ہے۔

”دغا بازوں کی راہ کٹھن ہے“، لیکن ”اس کی راہیں خوشگوار راہیں اور اس کے سب راستے سلامتی کے ہیں“ (امثال 13:15؛ 17:3)۔ یسوع کی وفاداری میں کیا گیا ہر فعل اس کی خاطر خودی کا انکار، ہر مصیبت کی بہادرانہ برداشت، آزمائش پر حاصل کردہ غلبہ، ایک ایسا قدم ہے جو کہ آخری فتح کے جلال کی جانب ایک قدم ہے۔ اگر ہم یسوع کو اپنا راہنما بنالیں تو وہ ہماری محافظت فرمائے گا۔ بڑے سے بڑے گنہگار کو بھی اپنی راہ نہیں کھونی چاہیے۔ اگرچہ راستہ اتنا تنگ اور مقدس ہے کہ وہاں گناہ کی اجازت ہی نہیں دی جاتی مگر پھر بھی تمام لوگوں کے لئے اس راہ تک کی رسائی بہم پہنچائی گئی ہے اور کسی بھی شکی، کاہنتی ہوئی رُوح کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی کہ ”خداوند میری حفاظت نہیں کرتا“۔

راہ شاید کٹھن ہو اور ڈھلوان پر چڑھنا مشکل ہو۔ راہ کے دائیں بائیں شاید کھڈے ہوں مگر ہمیں اپنے سفر میں ان صعوبتوں سے ہمکنار ہونا ہے۔ جب ہم تھک کر آرام کی خواہش کریں تو شاید اس وقت بھی آگے بڑھنا پڑے۔ ہمیں شاید نڈھال حالت میں بھی مڑنا پڑے اور ہمیں پست ہمتی میں ہمت باندھنی پڑے۔ مگر جب مسیح ہمارا رہبر ہے تو بالا آخر ہم اپنی مطلوبہ آسمانی منزل پر پہنچ ہی جائیں گے۔ مسیح نے اس سخت اور درشت راہ پر ہمارے لئے پہلے سفر کر کے ہمارے پاؤں کی خاطر راہ کو ہموار کر دیا ہے۔ ابدی زندگی کی جانب رہنمائی کرنے والے عمودی ڈھلوانی راہ کے ساتھ ساتھ تھکے ماندوں کی خوشی اور تازگی کے لئے چشمے بھی موجود ہیں اور وہ جو خرد کی راہ پر چلتے ہیں وہ مصائب کے دوران بھی از حد خوش ہوتے ہیں کیونکہ جس سے وہ محبت رکھتے ہیں، وہ پوشیدہ طور پر ان کے ساتھ ساتھ سفر کرتا ہے اور اوپر کی جانب بڑھنے والے ہر قدم پر وہ اس کی طرف سے ہاتھ تھپتھپانے کو پہچانتے ہیں اور اُن کے ہر قدم کے

بعد اُن کی راہ پر جلال کی چمک خدائے ذوالجلال کی جانب سے چمکائی جاتی ہے اور ان کے تعریفی نعمات ہمیشہ بلند سے بلند تر ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ فرشتوں کے نعمات کے ساتھ شامل ہو کر اوپر تخت کے سامنے پہنچتے ہیں ”لیکن صادقوں کی راہ نُو سحر کی مانند ہے جسکی روشنی دوپہر تک بڑھتی ہی جاتی ہے“ امثال 18:4۔

”جائفثانی کرو کہ تنگ دروازہ سے داخل ہو“ (لوقا 13:24)

وہ مسافر جس کے سر پر شام کھڑی ہو اور اُسے غروبِ آفتاب تک شہر کے پھاٹک تک پہنچنے کی جلدی ہو وہ رکاوٹوں سے کبھی نہیں رکتا۔ اس کا ذہن صرف ایک ہی بات پر لگا ہوتا ہے کہ اُسے پھاٹک کے راستے داخل ہونا ہے۔ یسوع نے یہ بیان کیا کہ مسیحی زندگی کو اس قدر مستحکم ہونا چاہیے۔ میں نے اپنے چال چلن کا جلال تمہارے سامنے کھول دیا ہے اور وہ میری بادشاہی کا حقیقی جلال ہے۔ اس میں تمہیں زمینی بادشاہی کا وعدہ نہیں دیا جاتا مگر پھر بھی اس پر تمہاری اولین توجہ ہونی چاہیے۔ میں تمہیں دُنیا کی عظیم بادشاہی کی خاطر جنگ کے لئے نہیں کہتا مگر تم یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ آپ کو کوئی جنگ و جدل کرنا نہیں پڑے گا اور نہ ہی فتوحات حاصل کرنا پڑیں گی۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ میری روحانی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے جائفثانی کرو اور دُکھ بھی اٹھاؤ۔

مسیحی زندگی ایک میدانِ جنگ ہے۔ مسیحی زندگی آگے بڑھتے رہنے کا نام ہے مگر اس میں فتح انسانی زورِ بازو کا روگ نہیں، کیونکہ متنازعہ جگہ دل اور اس کی حکومت ہے۔ جو جنگ ہمیں لڑنی ہے وہ اس قدر عظیم جنگ ہے کہ آج تک کسی انسانی طاقت نے نہیں لڑی اور وہ جنگ خودی کو رضائے الہی کے سپرد کرنا اور دل کو اس کی حکمرانی کے ماتحت کر دینا ہے۔ جسم اور خون والی پرانی فطرت اور جسم کی خواہش خدا کی بادشاہی کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتی۔ موروثی خواص اور پرانی عادات کو لازماً ترک کرنا پڑے گا۔

وہ شخص جو روحانی بادشاہت میں شامل ہونے کا مصمم ارادہ کر لیتا ہے وہ اس بات کو پہچان جائے گا کہ تاریکی کی افواج کی مدد سے تمام قوتیں اس کے خلاف صف آرا ہیں۔ خود غرضی اور تکبر ہر اس چیز کے خلاف نبرد آزما ہوں گی جو کہ اسے یہ بتائیں کہ وہ گنہگار ہے۔ ہم اپنی طاقت سے اپنے بد خیالات اور بُری عادات پر قابو نہیں پاسکتے جو کہ ہم پر حکمران بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم اپنے طاقتور دشمن پر غالب نہیں آسکتے جو کہ ہم پر مسلط ہے۔

ہمیں صرف خداوند خدا ہی فتح بخش سکتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی مرضی اور راہ کی خود حکمرانی کریں مگر وہ ہماری مرضی اور رضا مندی کے بغیر ہمارے اندر کام نہیں کر سکتا۔ الہی رُوح انسانوں کی دی گئی قوتوں اور ذہانتوں کے وسیلہ سے کام کرتی ہے۔ ہماری قوتوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعاون کریں۔

دُعا اور قدم بہ قدم حلیم ہوئے بغیر آپ فتح حاصل نہیں کر سکتے۔ الہی مددگاروں کے تعاون کی صورت میں ہماری مرضی پر دباؤ نہیں ڈالا جاسکتا۔ اس لئے اپنی مرضی کو رضا کارانہ طور پر خداوند کے حوالہ کیا جانا چاہیے۔ اگر آپ کو سو گنا بخشش دینے والا رُوح پاک زبردستی دیا جائے تو اس سے آپ آسمان کے لائق نہ ہوتے ہوئے بھی مسیحی نہیں بن سکیں گے۔ آپ شیطان کا مضبوط قلعہ توڑ نہیں سکیں گے۔ ہماری مرضی خداوند کی مرضی کے تابع ہونی چاہیے۔ آپ بذاتِ خود اس قابل نہیں کہ خیالات، مقاصد اور خواہشات کو خداوند کی مرضی کے سپرد کر دیں۔

اگر آپ اپنی مرضی خداوند کی مرضی کے تابع کرنے پر راضی ہوں تو خدا آپ کے لئے اس کام کو تکمیل تک پہنچائے گا۔ چنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اونچی چیز کو جو خدا کی پہچان کے برخلاف سر اٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں۔“ (2 کرنتھیوں 5:10)۔ تب بھی تُم ”اپنی نجات کا کام کئے جاؤ کیونکہ جو تُم میں نیت اور عمل دونوں کو

اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کے لئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے“ (فلیپوں 2: 13، 14)۔

بہتیرے خداوند مسیح کے آسمانی حسن و جمال کی بدولت رجوع لاتے ہیں مگر حتی الوسع ان شرائط سے کتر اتے ہیں جن کی بدولت وہ یسوع کے جلال کو پاسکتے ہیں۔ کشادہ راہ میں بہتیرے ایسے ہیں جو اس راہ پر مطمئن نہیں جس پر کہ وہ رواں دواں ہیں۔ وہ گناہ کی غلامی سے مخلصی چاہتے ہیں اور وہ اپنی ہی طاقت کے بل بوتے پر گھناؤنی عادت کے خلاف قدم اٹھاتے ہیں۔

وہ سکڑی راہ اور تنگ دروازہ پر نگاہ ڈالتے ہیں مگر خود غرضانہ خوشی، دُنیاوی محبت، غرور اور دنیا کے ناخصوصیت لوگوں ان کے اور منجی کے درمیان ایک دیوار بن جاتے ہیں۔ اپنی مرضی کو بجانہ لانا، خصوصاً چند باتوں سے منہ موڑ لینا دراصل ایسی قربانی کا مطالبہ ہے جس سے وہ گریز کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ پھر واپس ہی مڑ جاتے ہیں ”بہتیرے داخل ہونے کی کوشش کریں گے اور نہ ہوسکیں گے“ (لوقا 13: 24)۔ وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں اور ایسا کرنے کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں مگر وہ نہیں کر پاتے۔ کیونکہ ان لوگوں کا ارادہ پختہ نہیں ہوتا کہ اُسے ہر قیمت پر حاصل کریں یا پائیں۔

اگر ہم کامیابی چاہتے ہیں تو صرف ایک ہی امید ہے کہ اپنی مرضی خداوند کی مرضی کے ساتھ متحد کر دیں اور اُسی کے ساتھ اپنے تعلقات بحال رکھیں۔ لمحہ بہ لمحہ اور روز بروز اس کے ساتھ کام کریں۔ ہم خودی سمیت خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوسکتے۔ اگر ہم پاکیزگی پانا چاہیں تو یہ خودی کا انکار کرنے اور یسوع کے اخلاقِ حسنہ کو پہننے کے وجہ سے ہی ہوگا۔ غرور، تکبر اور خودی کو صلیب دی جانی چاہیے۔ کیا ہم یہ قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہیں؟ کیا ہم راضی ہیں کہ ہماری مرضی رضائے الہی کی کامل یکسانیت میں لائی جائے؟ جب تک ہم تیار نہ ہوں گے مسیح کا تبدیل کرنے والا فضل نچھاور نہیں ہوسکتا۔

وہ لڑائی جو ہمیں لڑنی ہے وہ ”ایمان کی اچھی کشتی ہے“ رسول فرماتا ہے ”میں اس کی اس قوت

کے موافق جانفشانی سے محنت کرتا ہوں۔ جو مجھ میں زور سے اثر کرتی ہے“ (کلسیوں 1:29)۔

یعقوب اپنی زندگی کے کٹھن لمحات میں دعا کرنے کے لئے الگ گیا اُس کا صرف ایک ہی ارادہ تھا کہ اُسکے چال چلن میں تبدیلی ہو مگر جب وہ دُعا کر رہا تھا تو ایک دشمن نے (اُس کی خیال میں) اس پر ہاتھ بڑھایا اور وہ رات بھر اپنی زندگی کی خاطر اس سے کشتی لڑتا رہا۔ مگر زندگی کی تگ و دو میں اُس کا رُوحانی ہدف تبدیل نہ ہوا اور جب اس کی قوت جواب دے گئی تو فرشتہ نے اپنی الہی قوت کے ساتھ اسے چھوا اور اس کے چھوٹنے سے یعقوب کو معلوم ہو گیا کہ اس کا سامنا کس کے ساتھ ہوا ہے۔ زخمی اور بے یار و مددگار وہ منجی کی چھاتی پر برکت حاصل کرنے کی خاطر گر گیا وہ کسی دوسری طرف نہ لپکا اور نہ ہی فرشتے کو جانے دیا اور تب مسیح نے اس بے یار و مددگار اور خستہ حال رُوح کی منت کو اپنے وعدہ کے مطابق پورا کیا۔ ”پراگر کوئی میری توانائی کا دامن پکڑے تو مجھ سے صلح کرے۔ ہاں وہ مجھ سے صلح کرے“ (یسعیاہ 5:27)۔ یعقوب نے مستقل مزاجی کی رُوح کے ساتھ منت سماجت کی۔ یعقوب نے کہا ”جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہیں دوں گا“ (پیدائش 26:32)۔ جس ہستی نے اس بزرگ کے ساتھ کشتی کی اس نے اس کے اندر ایسی رُوح پیدا کر دی کہ وہ اسے جان جائے اور اسے جانے نہ دے اور یہ خداوند ہی تھا جس نے اس کا نام یعقوب سے اسرائیل رکھ دیا یہ کہتے ہوئے کہ ”تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا“ (پیدائش 28:32)۔ جس کام کے لئے یعقوب نے اپنی طاقت میں فضول کشتی لڑی وہ خودی کے تابع ہونے اور ایمان کے مستعد ہونے سے حل ہو گیا۔ ”وہ غلبہ جس سے دُنیا مغلوب ہوئی ہے ہمارا ایمان ہے“ (1 یوحنا 4:5)

”جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو“ متی 15:7

جھوٹے استاد آپ کو تنگ راستے اور سکڑے پھاٹک سے دُور لے جانے کے لئے اٹھ کھڑے

ہونگے۔ ان سے ہوشیار رہیں۔ اگرچہ وہ بھیڑوں کے روپ میں ہوں گے مگر حقیقتاً وہ بھیڑیے ہیں۔ مسیح نے ایک معیار مقرر کیا ہے جس سے آپ سچے اور جھوٹے اُستاد میں تمیز کر سکتے ہیں ”تم اُن کے پھلوں سے ان کو پہچانو گے“

ہمیں یہ حکم نہیں دیا گیا کہ ہم انہیں ان کی اچھی تقاریر اور اعلیٰ عہدوں اور کرسیوں کی بدولت پہچانیں گے۔ ان کا امتحان کلام خدا کے مطابق ہوتا ہے ”شریعت اور شہادت پر نظر کرو۔ اگر وہ اس کلام کے مطابق نہ بولیں تو ان کے لئے صبح نہ ہوگی“ ”اے میرے بیٹے اگر تو علم سے برگشتہ ہوتا ہے تو تعلیم سننے کا کیا فائدہ؟“ (یسعیاہ 20:8؛ امثال 27:19)۔ یہ استاد کیا پیغام لاتے ہیں؟ کیا اُن کا پیغام اُن کے لئے خداوند کی تعظیم کرتا ہے؟ کیا اس سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ انسان اس کے حکم ماننے میں وفادار رہے؟ اگر انسان اخلاقی شرع کی تعظیم نہ کریں اور اگر وہ خدا کے قوانین کی پرواہ نہ کریں اور اگر وہ اس کے چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے ایک کو بھی توڑیں اور آدمیوں کو بھی یہی سکھائیں تو وہ آسمان کی جانب سے مقرر کردہ نہیں ہیں ہمیں پتہ چل جائے گا کہ ان کے دعوے بے بنیاد ہیں اور وہ وہی کام کر رہے ہیں جو خدا کے دشمن، تاریکی کے شہزادہ نے شروع کیا تھا۔

وہ تمام جو یسوع کا نام لیتے اور اس کے پیروکار کہلاتے ہیں سب کے سب سچے نہیں۔ بہتیرے جنہوں نے یسوع کے نام میں تعلیم دی بالآخر ایسے نہیں پائے جائیں گے۔ ”اسی دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے۔ اس وقت میں ان سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔“

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو غلط ہونے پر بھی خود کو درست قرار دیتے ہیں۔ وہ مسیح کو اپنا خداوند خدا سمجھتے ہیں اور اس کے نام میں بڑے بڑے کام کرنے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں مگر وہ بدکاری کے

کارندے ہیں۔ ”وہ اپنے منہ سے تو بہت محبت ظاہر کرتے ہیں پر ان کا دل لالچ پر دوڑتا ہے دیکھ تو ان کے لئے نہایت مرعوب سرودی کی مانند ہے جو شخص الحان اور ماہر ساز بجانے والا ہو کیونکہ وہ تیری باتیں سنتے ہیں لیکن ان پر عمل نہیں کرتے“ (حزقی ایل 33:31, 32)۔

شاگردی کا لبادہ اوڑھ لینا کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ بہتیرے لوگ جس ایمان کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ مسیح پر ایسا ایمان نہیں رکھتے جو کہ ایک شخص کو بچاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یقین رکھئے، اعتماد رکھیں مگر شرع ماننے کی کوئی ضرورت نہیں مگر جس ایمان میں فرمانبرداری نہ ہو وہ دراصل دھوکہ ہے۔ یوحنا رسول فرماتا ہے ”جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں جان گیا ہوں اور اس کے حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور اس میں سچائی نہیں“ (1 یوحنا 2:4)۔ کسی شخص کو بھی ایسا نہیں سوچنا چاہیے کہ خاص باتوں کا واقع ہونا اور معجزانہ قوت رکھنا اس کا اصل ثبوت ہے۔ جب لوگ کلام خدا کو اہم مقام نہ دیں اور اپنے خیالات، احساسات اور مشاغل کو الہی معیار کی جگہ پر رکھ دیں تو ہم پہچان جائیں گے کہ ان لوگوں میں مسیحیت نہیں۔

یسوع کی وفاداری اس کے پیروکار ہونے کی نشانی ہے اور اس کی شریعت سے وفاداری ثابت کرتی ہے کہ ہمارے ایمان میں کتنی محبت اور فرمانبرداری ہے۔ اگر قبول کی جانے والی تعلیم دل میں موجود گناہ کو مٹائے، رُوح کو غلاظت سے مبرا کرے اور پھر پاکیزگی کا پھل لائے تو ہم جانیں گے کہ یہ خدا کی سچائی ہے۔ جب خیرات، مہربانی، دلی نرمی، ہمدردی ہماری زندگی میں ظاہر ہو اور جب خوشی اور نیکی کرنا ہمارے دل میں ہو تب ہم پہچان لیں گے کہ ہمارا ایمان درست ہے ”اگر ہم اس کے حکموں پر عمل کریں گے تو اس سے ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم اسے جان گئے ہیں“ (1 یوحنا 2:3)۔

”وہ نہ گرا کیونکہ اس کی بنیاد چٹان پر ڈالی گئی تھی“ متی 25:7

یسوع مسیح کے ارشادات نے اس کے سامعین کو ہلا کر رکھ دیا۔ انہیں ان اصولوں کی الہی

خوبصورتی اور حسن و جمال کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنا اور یسوع کی سنجیدہ گواہی خدا کے دلوں کو تلاش کرنے والی آواز کے طور پر پہنچی۔ یسوع کے کلمات نے ان لوگوں کے فرسودہ خیالات کی جڑیں ہلا دیں۔ اس کی تعلیم کو ماننے کا مطلب عادات، خیالات اور عمل میں یکسر تبدیلی ہونی چاہیے اور ایسا کرنا انہیں مذہبی رہنماؤں کے مخالف لاکھڑا کرے گا کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اپنے سارے تعلیمی ڈھانچے کو بدلیں جو کہ نسلوں سے ربی لوگ انہیں سکھا رہے تھے۔ چنانچہ جب لوگوں کے دلوں نے اس کے ارشادات پر لبیک کہا تو بہت تھوڑے تھے جو انہیں اپنی زندگی میں قبول کرنے کے لیے تیار ہوئے۔

مسیح نے پہاڑی پر اپنی تعلیم کا اختتام ان کے سامنے ایک مثال پیش کرتے ہوئے کیا جس میں اس کے کہے گئے ارشادات کی عملی مشق کی ضرورت پر زور دیا گیا تھا۔ بھیڑ میں بہتیرے ایسے لوگ تھے جنہوں نے گلیل کے سمندر کے ساتھ ہی زندگیاں گزاری تھیں۔ اور جب وہ پہاڑی کے کنارے بیٹھے مسیح کے الفاظ سن رہے تھے تو وہ ایسی وادیوں اور گھاٹیوں کو دیکھ سکتے تھے جن میں سے پہاڑی ندیوں نے سمندر تک راہیں بنا رکھی تھیں۔ موسم گرما میں یہ ندیاں تقریباً ختم ہو جاتیں اور محض سوکھی ہوئی اور سخت راہیں ہی رہ جاتیں مگر جو نہی موسم سرما کے طوفان پہاڑیوں پر نمودار ہوتے تو دریاؤں میں طغیانی آتی، طوفان اٹھتے اور وادیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے اور اپنے سیلاب میں ہر چیز کو بہا لے جاتے اور کسانوں کے میدانوں میں بنائے ہوئے جھونپڑے جو عام طور پر خطرہ سے باہر ہوتے وہ بھی طوفانوں کے ساتھ ہی بہہ جاتے۔ مگر بلندی پر اوپر کی طرف گھر بھی بنے ہوئے ہوتے تھے۔ کچھ علاقوں میں تو گھر مکمل طور پر چٹان میں ہی بنایا جاتا اور ان میں سے بہتیرے صدیوں سے اس وقت تک قائم ہیں۔ ان گھروں کو بڑی مشکل اور تکلیف کے ساتھ بنایا گیا تھا۔ ان تک رسائی آسان نہ تھی اور میدانوں کے جھونپڑوں کی نسبت یہاں کم خطرہ تھا۔ کیونکہ وہ چٹان پر بنائے گئے تھے اور ان پر آندھی طوفان اور تھپیڑے بے سود تھے۔

یسوع نے کہا جو شخص میرا یہ کلام قبول کرتا ہے وہ اُس شخص کی مانند ہے جس نے چٹان کے اوپر اپنا گھر بنایا، یعنی اُس کا چال چلن اور زندگی ٹھوس رکھتا ہے۔ صدیوں پہلے یسعیاہ نبی نے یوں لکھا ”ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم ہے“ (یسعیاہ 40:8)۔ اور اس پہاڑی وعظ کو دیئے جانے کے بعد پطرس نے یسعیاہ نبی کے کلام کو اس طرح دہرایا ”یہ خدا کا کلام ہے جو کہ انجیل کے ذریعے تمہارے سامنے پیش کیا گیا“ (1 پطرس 1:25)۔

کلام خدا ہی صرف ایسی چیز ہے جسے دُنیا جانتی ہے کہ قائم رہنے والی چیز ہے اور یہی یقینی بنیاد ہے۔ ”آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی“ (متی 24:35)۔

پہاڑی وعظ میں شرع کے عظیم و اُٹل اُصول دیئے گئے ہیں جو کہ خدا کی سیرت ہیں۔ اور جو کوئی ان میں قائم رہتا ہے وہ مسیح پر گھر بناتا ہے جو کہ صدیوں پرانی چٹان ہے۔ کلام خدا کو حاصل کرنے سے ہم مسیح کو حاصل کرتے ہیں ”سو اس نیو کے جو پڑی ہوئی ہے اور وہ یسوع مسیح ہے کوئی شخص دوسری نہیں رکھ سکتا“ (1 کرنتھیوں 3:11)۔ ”اور کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پاسکیں“ (اعمال 4:12)۔ مسیح جو حق تعالیٰ کا کلمہ، مکاشفہ، سیرت، شریعت، محبت اور زندگی ہے وہی ایسی بنیاد یا نیو ہے جس پر ہم اپنے چال چلن کو قائم کریں اور وہ قائم و دوام بھی رہے گا۔

یسوع کے کلام کے ساتھ وفادار رہنے سے ہم اُس پر مکان کی بنیاد رکھتے ہیں۔ سچائی سے خوش ہونے والا شخص اُس پر بنیاد نہیں رکھتا بلکہ صرف صادق ہی ہے جو راستبازی کے کام کرتا ہے۔ یہ پاکیزگی و بے خودی و مستانہ پن کا جذبہ نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کو تن من دھن دینے کا نتیجہ ہے۔ اور رضائے الہی کو بجا لانا ہے۔ جب بنی اسرائیل قوم موعودہ سرزمین کے کنارے پر خیمہ زن تھے تو جس قدر انہیں کنعان کے بارے میں آگاہی تھی اُن کے لئے فائدہ مند نہ تھی۔ اُن کی طرف سے کنعان کے متعلق گیت گالینا ہی

کافی نہ تھا۔ محض ایسا کرنے سے انہیں تاکستانوں اور زیتون کے باغوں اور اس اچھی زمین کی ملکیت بالکل بھی نہ ملتی۔ دراصل یہ تمام چیزیں قبضہ کر لینے کے بعد ہی ان کی کہلاتیں۔ یعنی خداوند کی شرائط کو پورا کرتے ہوئے خدا پر زندہ ایمان رکھتے ہوئے اور اپنے آپ کو اس کے وعدوں تک پہنچاتے ہوئے قبضہ کرتے ہوئے۔ قبضہ تب ممکن ہوا جب انہوں نے خدا کی بات کے عین مطابق کیا۔

مذہب یسوع مسیح کے کلام پر عمل کرنے پر مشتمل ہے اور اس پر عمل کرنے سے خداوند کا کرم حاصل ہوتا ہے جو ہمارا حصہ نہیں ہوتا مگر ہم اس کی محبت کے انعام کو حاصل کرتے ہیں۔ خداوند مسیح انسان کی مخلصی کا دار و مدار اس بات پر نہیں رکھتا کہ ہم اس کو ماننے والے ہیں بلکہ اس ایمان پر اُس کا دار و مدار رکھتا ہے جو کہ راستبازی کے کاموں میں ظاہر ہوتا ہے۔ صرف گفتار سے نہیں بلکہ عملی طور پر کام کئے جانے کا مسیح کے پیروکاروں سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ چال چلن کی اُستواری عملی طور پر فضل کے کئے جانے سے ہوتی ہے۔ ”جتنے خدا کے رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں“ رومیوں 14:8۔ وہ نہیں جن کے دل رُوح پاک سے چھوئے گئے وہ بھی نہیں جو کبھی کبھار اس کی طاقت کے سامنے جھکتے ہیں بلکہ وہ جو اس کے رُوح کی رہنمائی میں چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں۔

کیا آپ مسیح کے شاگرد بننے کی خواہش رکھتے ہیں مگر جانتے نہیں کہ اُسے شروع کسی طرح سے کیا جائے؟ کیا آپ تاریکی میں ہیں اور جانتے نہیں کہ روشنی کی تلاش کیسے کی جائے؟ جو روشنی آپ کے پاس ہے اس کی پیروی کریں اور اُس بات پر دل لگائیں جو کہ آپ کو کلام میں سے یاد ہو۔ اس کی طاقت، اس کی زندگی اس کے کلام میں ہے اور جب آپ کلام خدا کو بذریعہ ایمان قبول کریں گے تو اس سے آپ کو وفاداری کی قوت ملے گی اور جب آپ اس روشنی پر دھیان دیں گے تو مزید روشنی یا سچائی بھی آپ کو دی جائے گی۔ آپ کلام مقدس پر قائم ہوں گے تو آپ کا چال چلن مسیح کے چال چلن کے نمونہ پر قائم ہوگا۔

یسوع جو حقیقی بنیاد ہے وہی زندہ چٹان ہے اور اس کی زندگی ہر اس آدمی میں منتقل ہوتی ہے جو اس پر اپنا گھر بناتا ہے۔ ”تُم بھی زندہ پتھروں کی طرح رُوحانی گھر بنتے جاتے ہو“ اسی میں ہر ایک عمارت مل کر خداوند میں ایک پاک مقدس بنتا جاتا ہے“ (1 پطرس 2:5؛ افسیوں 2:21)۔ پھر نیو کے ساتھ ایک ہو جاتے ہیں کیونکہ سب میں ایک ہی زندگی رائج ہو جاتی ہے اور اس عمارت کو کوئی بھی طوفان گرا نہیں کر سکتا کیونکہ

”وہ جس میں حق تعالیٰ کی زندگی ہے اس کے ساتھ سب بچائے جاتے ہیں۔“

وہ عمارت جس کی بنیاد کلامِ خدا پر نہ ہو وہ گر جائے گی۔ وہ شخص جو مسیح کے زمانہ کے یہودیوں کی طرح اپنے چال چلن کی عمارت کو انسانی خیالات، ارادوں اور رسوم پر قائم رکھتا ہے جو کہ انسان کی تخلیق ہیں، ایسے کاموں کی بدولت وہ اپنا ایسا کردار مرتب کرتا ہے جس میں خدا کا فضل شامل نہیں ہوتا۔ وہ اس عمارت کا ڈھانچہ ریت پر کھڑا کر رہا ہے۔ آزمائشوں کے طوفانی تھپڑے اس ریت کی بنیاد کو بہالے جائیں گے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کی عمارت تباہ کر دیں گے۔

”اس لئے خداوند خدا یوں فرماتا ہے... اور میں عدالت کو سوت اور صداقت کو ساہول بناؤں گا اور اولے جھوٹ کی پناہ گاہ کو صاف کر دیں گے اور پانی چھپنے کے مکان پر پھیل جائے گا“ (یسعیاہ 48:16-17)۔

مگر آج اس کا رحم گنہگار کے ساتھ منت سماجت کرتا ہے ”تُو ان سے کہہ خداوند خدا فرماتا ہے۔ مجھے اپنی حیات کی قسم شریر کے مرنے میں مجھے کچھ خوشی نہیں بلکہ اس میں ہے کہ شریر اپنی راہ سے باز آئے اور زندہ رہے۔ اے اسرائیل باز آؤ تُم اپنی بُری روش سے باز آؤ تُم کیوں مرو گے“ (حزقی ایل 11:23)۔ وہ آواز جو گنہگار سے آج مخاطب ہے اس ہستی کی آواز ہے جس نے دلی جانکئی کی حالت میں اس بات کا اظہار کیا جب اس نے اپنے عزیز شہر کو دیکھا ”اے یروشلم! اے یروشلم! اے یروشلم!“

تُو جو نبیوں کو قتل کرتی ہے اور جو تیرے پاس بھیجے گئے ان کو سنگسار کرتی ہے کتنی ہی بار میں نے چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پیروں تلے جمع کر لیتی ہے اسی طرح میں بھی تیرے بچوں کو جمع کر لوں مگر تم نے نہ چاہا۔ دیکھو تمہارا گھر تمہارے ہی لئے چھوڑا جاتا ہے‘ (لوقا 14: 34-35)۔ یسوع مسیح نے یروشلم میں دُنیا کا نشان دیکھا جس نے اس کے فضل کو رد کیا اور حقیر جانا۔ یسوع رو رہا تھا۔ اے سخت دل انسان! وہ تیرے لئے رُورہا تھا۔ جب یسوع پہاڑی پر رویا تو اس وقت بھی وقت تھا کہ یروشلم کا شہر توبہ کر لیتا اور اپنی تباہی سے بچ جاتا۔ کافی دیر تک خداوند کے فضل نے اس بات کا انتظار کیا کہ شاید یروشلم اسے قبول کرے۔ پس اے دلِ انساں! آج تجھ سے بھی یسوع محبت بھرے لہجے میں ہم کلام ہے۔ ”دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سُن کر دروازہ کھولے گا تو میں اس کے پاس اندر جا کر اس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ“ ”دیکھو اب مقبولیت کا وقت ہے دیکھو یہ نجات کا دن ہے“ (مکاشفہ 20: 3؛ 2: 6)۔

جب تم اپنی اُمیدوں کا دار و مدار خودی پر رکھتے ہو تو تم بھی ریت پر گھر بناتے ہو۔ گناہ کی تباہی سے بچاؤ کے لئے ابھی وقت گزر نہیں۔ اس سے پہلے کہ طوفان تمہاری عمارت کو گرا دے مستحکم بنیاد کی جانب لوٹ جاؤ ”خداوند خدا یوں فرماتا ہے دیکھو میں صیون میں بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھوں گا، آزمودہ پتھر محکم بنیاد کے لئے کونے کے سرے کا قیمتی پتھر جو کوئی ایمان لاتا ہے قائم رہے گا۔“

”اے انتہائے زمین کے سب رہنے والو! تم میری طرف متوجہ ہو اور نجات پاؤ کیونکہ میں خدا ہوا اور میرے سوا کوئی نہیں“ ”تُو مت ڈر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں ہر اسماں نہ ہو کیونکہ میں تیرا خدا ہوں۔“

”تجھے زور بخشوں گا۔ میں یقیناً تیری مدد کروں گا اور میں اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ سے تجھے سنبھالوں گا۔“ ”تم ابدال آباد تک کبھی پشیمان اور سراسیمہ نہ ہو گے“ (یسعیاہ 16: 28؛ 22: 45؛ 41: 10؛ 45: 17)۔





INTERNET:

ONLINE-BIBLE:

wordproject.org

RADIO:

awr.org (Urdu, Hindi)

ELLEN G. WHITE BOOKS:

egwwritings.org (Urdu, Hindi)

ONLINE-TV & VIDEOS:

GOD IS LIFE: god-is-life.org

Amazing Facts India: aftv.in (Hindi)

YouTube channel: [Hope TV India \(Hindi\)](#)



A glass jar lying on its side with coins spilling out, next to a red wallet.

YOU CAN SUPPORT US:

ADVEDIA VISION e. V.

REASON FOR TRANSFER: Nahost Projekt

BANK: Postbank

IBAN: DE48600100700838068701

BIC: PBNKDEFF

PayPal ACCOUNT: advedia-vision@gmx.net

REASON FOR TRANSFER: Nahost Projekt

E-MAIL CONTACT: advedia-vision@gmx.net

ایکلیں جی وائٹ

با برکت پہاڑی کے خیالات

اور وہ اپنی زبان کھولکر اُن کو یوں تعلیم دینے لگا۔ مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو رحمت ہیں کیونکہ اُن پر رحم کیا جائے گا۔ مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔ جب میرے سبب سے لوگ ٹم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہو گے۔ خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے اِس لئے کہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اِسی طرح ستایا تھا۔

متی 5: 2 - 12



www.god-is-life.org